









جولائی تا ستمبر 2016ء

فروغِ فکر و آگہی کے لئے

ماہنامہ

پیام

اسلام آباد

ABC سے تصدیق شدہ اشاعت

ملی یکجہتی کونسل نمبر









کانفرنسیں و سیمینارز









حکومت پنجاب کی طرف سے تعلیمی اداروں اور پبلک لائبریریز کے لیے منظور شدہ

ماہنامہ پیام اسلام آباد

جلد 19 شمارہ 7-8-9

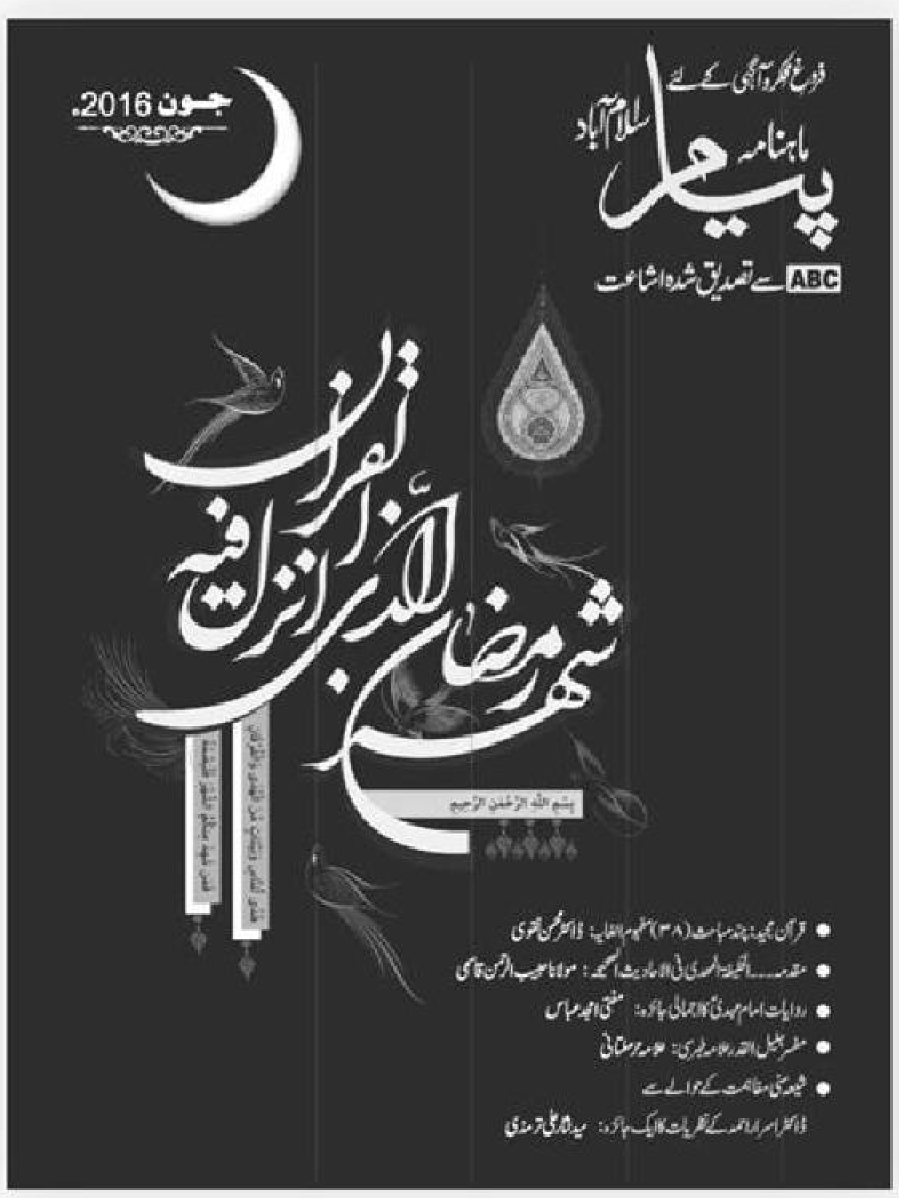
فروغِ فکر و آگہی کے لیے

ABC سے تصدیق شدہ اشاعت

Regd. No. ID 311

جولائی تا ستمبر 2016، شوال المکرم تا ذوالحجہ ۱۴۳۷ھ

ISSN 1562-0018



فی شمارہ: -/60 روپے   زر سالانہ -/300 روپے

زر سالانہ امریکہ، کینیڈا، یورپ -/120 ڈالر

مڈل ایسٹ -/50 ڈالر

ہیڈ آفس:

البصیرہ A-246 سٹریٹ 39،

ایف الیون تھری، اسلام آباد

+92 51 2225415

+92 51 2225416

ukhuwat@gmail.com

murtaza@albasirah.com

publications@albasirah.com

www.albasirah.com

ملی یکجہتی کونسل قدم بہ قدم۔۔اتحاد امت کے سفر کی روداد

ملی یکجہتی کونسل پاکستان، خصوصی نمبر

سید اسد عباس

ماہنامہ پیام کا ملی یکجہتی کونسل نمبر آپ کے پیش خدمت ہے، اس خصوصی نمبر کی اشاعت کا سبب ملی یکجہتی کونسل کی گذشتہ تین برس کی کارکردگی کا اجمالی احاطہ کرنا اور اتحاد وحدت کے عنوان سے ایک نئے سنگ میل کی یاد کو تازہ رکھنا ہے۔ ماہنامہ پیام اور تحقیقی ادارہ البصیرہ قرآن وسنت کے تقاضوں کی روشنی میں اتحاد امت کے لیے جدوجہد کو اپنے ایمان کا حصہ سمجھتا ہے۔ یہی سبب ہے کہ ملی یکجہتی کونسل پاکستان کے احیاء کے وقت سے ہمارے ادارے نے کونسل کی پیشرفت میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا اور مجلّے نے کونسل کی سرگرمیوں کو اپنے صفحات کی زینت بنایا۔ اس سلسلے میں ادارہ یا مجلّہ کسی ستائش کا طلب گار نہیں ہے کیونکہ ہم نے فقط اپنی ذمہ داری کو انجام دیا اور اس کا اجر ہم اللہ کی بارگاہ سے چاہتے ہیں۔ ماہنامہ پیام کو منفی تبصروں اور آرا کا بھی سامنا رہا تاہم ہم نے قرآنی اصول **و اذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاما** (فرقان۔۶۳) کے مدنظر اپنے سفر کو سلامتی کی دعا دے کر جاری وساری رکھا۔

زیر نظر مجلّے میں جمع کی گئی دستاویزات، رپورٹس، کارروائیاں البصیرہ کے کارکنان کی برسوں کی کاوش کا نتیجہ ہیں۔ ہم نے حتی المقدور کوشش کی کہ ان گزشتہ برسوں میں ہونے والے ملی یکجہتی کونسل پاکستان کے تمام تر پروگراموں، سیمینارز، محافل کا ایک خلاصہ اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کریں۔ اس کوشش میں مکمل تو نہیں تاہم جاننے والے اس بات کی ضرور تائید کریں گے کہ ہم بہت حد تک کامیاب ہوئے ہیں۔ ہماری کوشش رہی کہ رپورٹس کی تیاری، سیمینارز کی روداد بیان، دستاویزات کی جمع بندی کے دوران میں حفظ مراتب، ترتیب، سلیقے اور بیان کا خیال رکھا جائے۔ مجلّے کی تیاری کے دوران میں بھی اس امر پر خصوصی توجہ مرکوز رہی تاہم اس کے باوجود اگر کہیں کوئی کمی نظر آئے تو امید ہے ہمارے قارئین ہمارے حسن نیت کو جانتے ہوئے اسے انسانی غلطی سمجھیں گے اور درگزر فرمائیں گے۔

ماہنامہ پیام ملی یکجہتی کونسل پاکستان کے 2011ء میں احیاء کے وقت سے ہی کونسل کی سرگرمیوں کو اپنے صفحات میں جگہ دیتا

جولائی تا ستمبر 2016ء

آیا ہے۔اس مجلّے نے کونسل کی سرگرمیوں نیز خصوصی مناسبتوں کے حوالے سے خصوصی نمبرز بھی شائع کیے جن میں ''عالمی اتحاد امت کانفرنس نمبر''، ''قاضی حسین احمد نمبر'' اور ''اتحاد امت نمبر'' قابل ذکر ہیں۔

پیش نظر مجلّہ ملی یکجہتی کونسل پاکستان کے موجودہ صدر جناب ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر کے دور صدارت کے دوران میں ہونے والی فعالیتوں کا ذکر لیے ہوئے ہے۔اس شمارے میں کونسل کے احیاء کا اجمالی تذکرہ، عبوری دور کی روداد، کونسل کے نئے صدر کے چناؤ، ملی یکجہتی کونسل پاکستان کے کمیشنز کے مقاصد، کونسل کے دستور اور دیگر اہم دستاویزات شامل ہیں۔سترہ نکاتی ضابطہ اخلاق، اکتیس علماء کے تاریخ ساز بائیس نکات بھی اس شمارے کا حصہ ہیں۔مزید برآن اس مجلّے میں 2013ء سے 2016ء تک ہونے والی کانفرنسوں، سیمینارز، سربراہی اجلاسوں، عاملہ کی میٹنگز، اہم صوبائی اجلاس، کمیشن کے اجلاس اور دیگر اہم نشستوں کا اجمالی تذکرہ بھی موجود ہے۔اگرچہ ہم نے متعلقہ احباب سے رپورٹس کی ترسیل کے لیے گذارشات کی ہیں تاہم زیادہ تر اپنے دفتر میں موجود معلومات اور ریکارڈ پر ہی انحصار کرنا پڑا ہے۔ ہمارے پاس موجود ریکارڈ میں جماعت کے مرکزی دفتر سے قبل ازیں موصول ہونے والی رپورٹس کا بھی حصہ ہے۔

مجلّے کی تیاری کے دوران میں ہم نے کونسل کے قائدین، صوبائی مراکز اور دیگر شخصیات کو مراسلے بھی تحریر کیے تاکہ اگر یہ شخصیات بھی اس اشاعت میں کچھ حصہ ڈالنا چاہیں تو مجلّے کے صفحات اس خدمت کے لیے حاضر ہیں۔ہمیں کونسل کے سربراہ جناب ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، کونسل کے سیکریٹری جنرل جناب لیاقت بلوچ، جمعیت علمائے اسلام پاکستان کے سربراہ جناب پیر عبد الرحیم نقشبندی نیز تنظیم اسلامی کے سربراہ جناب حافظ عاکف سعید کے جوابی مراسلے موصول ہوئے۔ یہ مراسلے بھی اس مجلّے کا حصہ ہیں۔باقی قائدین کے افکار کونسل کے مختلف سیمینارز کی تقاریر سے اخذ کیے گئے ہیں جن کو مجلّے میں جگہ دی گئی ہے۔

علمی و تحقیقی ادارہ البصیرہ اس کے کارکنان اور ماہنامہ پیام کی ٹیم آئندہ بھی اتحاد امت کے اس مشن پر کاربند رہے گی۔ مجلّے کی بہتری کے عنوان سے ہر قابل عمل تجویز کو خوش آمدید کہا جائے گا۔ خداوند کریم امت مسلمہ کو دین کی سربلندی کے لیے متحد و متفق فرمائے۔آخر میں ادارہ ان تمام کارکنان کا بھی شکر گزار ہے جنھوں نے اس سفر میں ہمارا بھرپور ساتھ دیا۔رپورٹس کی تیاری، سیمینارز کی کوریج، معلومات کی حفاظت اور اس خصوصی شمارے کی اشاعت ان احباب کی ان تھک محنت کے بغیر ممکن نہیں تھی۔ خداوند کریم اتحاد امت کے اس عظیم مقصد اور مشن میں ساتھ دینے پر آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

□□□□□

ملی یکجہتی کونسل قدم بہ قدم ۔۔ اتحاد امت کے سفر کی روداد

احیائے ملی یکجہتی کونسل کا اجمالی جائزہ



ملی یکجہتی کونسل ملک میں موجود دینی و مذہبی جماعتوں، اداروں اور مشائخ عظام کا ایسا اتحاد ہے جو غیر انتخابی ہونے کے ساتھ ساتھ مشترکات کی بنیاد پر اجتماعی اور سیاسی افکار کا حامل ہے۔ ملی یکجہتی کونسل بنیادی طور ملک سے فرقہ وارانہ کشیدگی کے خاتمے کے لیے وجود میں لائی گئی تھی۔ پاکستان کے معروف عالم دین اور مذہبی و سیاسی راہنما مولانا شاہ احمد نورانی اس کونسل کے پہلے صدر منتخب ہوئے۔ ابتداء سے ہی کونسل میں مختلف مسالک سے تعلق رکھنے والی بہت سی جماعتیں اور ادارے شامل تھے۔ بعد ازاں بعض اہم مذہبی جماعتوں کے مابین سیاسی اشتراکات کی بنیاد پر ایک نیا سیاسی پلیٹ فارم قائم ہوگیا۔ اس کی پیش رفت اور زیادہ فعالیت کی وجہ سے کچھ عرصہ کے لیے اس کا نام پس منظر میں چلا گیا۔

کونسل کا احیاء

2011 میں محترم قاضی حسین احمد مرحوم نے اس تنظیم کو نئے سرے سے فعال کرنے اور اسے اتحاد امت نیز ملک میں نفاذ اسلام کے لیے اجتماعی قوت سے آواز بلند کرنے جیسے بڑے مقاصد کے لیے زندہ کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ اسی مقصد کے مد نظر ملک کی مذہبی جماعتوں، اداروں اور مشائخ عظام کا ایک سربراہی اجلاس 21 مئی 2012 کو میریٹ ہوٹل اسلام آباد میں بلوایا گیا۔ اس اجلاس کی میزبانی جماعت اسلامی پاکستان نے کی۔ اس اہم اجلاس میں ایک اعلامیہ کے ذریعے شریک مذہبی جماعتوں نے ملی یکجہتی کونسل کے احیاء کا اعلان کیا۔ 21 مئی 2012 کے اجلاس کے اعلامیہ کی اصل عبارت حسب ذیل ہے:

اعلامیہ 21 مئی 2012



اتحاد امت اور اسلامی یکجہتی کے زیر عنوان آج مورخہ 21 مئی 2012 بروز اتوار میریٹ ہوٹل اسلام آباد میں منعقد ہونے والی پاکستان کے مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کی مشترکہ کانفرنس نے مندرجہ ذیل اعلامیہ پر اتفاق کیا ہے:

”متحدہ مجلس عمل کے انتخابی پلیٹ فارم اور دفاع پاکستان کونسل کی موجودگی اور افادیت کا اعتراف کرتے ہوئے ”ملی یکجہتی کونسل“ کی بحالی کا اعلان کیا جاتا ہے۔“

محترم قاضی حسین احمد مرحوم کی سرپرستی میں کونسل کا سفر

قاضی حسین احمد مرحوم کی سربراہی میں کونسل کو ایک نئی زندگی عطا ہوئی۔ اس کے کمیشنز، عاملہ اور سربراہی اجلاسوں کی ایک تفصیل ہے جو متعدد مقامات پر شائع کی جا چکی ہے۔ قاضی صاحب مرحوم ہی کی سربراہی میں کونسل کے پلیٹ فارم سے پہلی عالمی اتحاد امت کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ جس میں پاکستان بھر سے سربرآوردہ علماء کے علاوہ دنیا کے دیگر ممالک سے بھی اعلیٰ سطحی وفود نے شرکت کی۔ ترکی، ملائشیا، آذربائیجان اور ایران کے اعلیٰ سطحی وفود کی آمد قاضی حسین احمد مرحوم کی محنتوں اور کوششوں کا نتیجہ ہے۔ پہلی عالمی اتحاد امت کانفرنس ملی یکجہتی کونسل پاکستان کا وہ سنگ میل ہے جس نے اس اتحاد کو پاکستان کی سطح سے بلند کر کے عالمی سطح پر متعارف کروایا۔ اسی دور میں کونسل کے مختلف اجلاسوں میں ملی یکجہتی کونسل پاکستان کے کمیشنز اور دیگر اداروں کے اغراض و مقاصد طے پائے۔ اس دور کو حقیقی معنوں میں ملی یکجہتی کونسل پاکستان کا سنہرا دور قرار دیا جا سکتا ہے۔

محترم قاضی حسین احمد مرحوم کی رحلت کے بعد

قاضی حسین احمد مرحوم کی 6 جنوری 2013ء کو رحلت کے بعد ملی یکجہتی کونسل پاکستان میں پایا جانے والا تحرک یک دم تعطل کا شکار ہو گیا۔ کونسل کو اب قاضی حسین احمد جیسی پرعزم، مستعد اور فعال قیادت دستیاب نہ رہی، کونسل میں موجود جماعتوں کے قائدین کی اپنی تنظیمی مصروفیات کے سبب شاید ان کے لیے قاضی صاحب جتنا وقت کونسل کی مصروفیات کو دینا ممکن نہ تھا۔ اس دور میں اسلامی تحریک کے سربراہ علامہ سید ساجد علی نقوی پر کونسل کے تمام ممبران نے اتفاق کرتے ہوئے انہیں نئے صدر کے چناؤ تک قائمقام صدر کی ذمہ داریاں تفویض کیں۔ وہ قاضی صاحب کی کابینہ میں سینئر نائب صدر کی ذمہ داریاں انجام دے رہے تھے۔ علامہ سید ساجد علی نقوی نے اس عرصے میں نئے صدر کے چناؤ کے حوالے سے



متعدد اہم اقدامات کیے جن میں صدر کے چناؤ کے لیے مختلف دینی و مذہبی جماعتوں سے رابطے کے لیے کمیٹی کا قیام ہے۔ اس کمیٹی کی ان تھک محنت اور موثر رابطوں کے بعد کونسل اس قابل ہوئی کہ اپنے نئے میر کارواں کا انتخاب کر سکے۔

نئے میر کارواں کا چناؤ

قاضی حسین احمد مرحوم کی رحلت کے بعد ایک عبوری سیٹ اپ کے ذریعے کونسل کے انتظامات کو چلایا گیا۔ اسلامی تحریک کے سربراہ علامہ سید ساجد علی نقوی اس دوران میں کونسل کے قائم مقام صدر رہے۔ علامہ سید ساجد علی نقوی نے کونسل کا سربراہی اجلاس 28 اکتوبر 2013 کو بلوایا جس میں اتفاق رائے سے ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر کو کونسل کا صدر جبکہ محترم جناب لیاقت بلوچ کو کونسل کا سیکریٹری جنرل منتخب کیا گیا۔

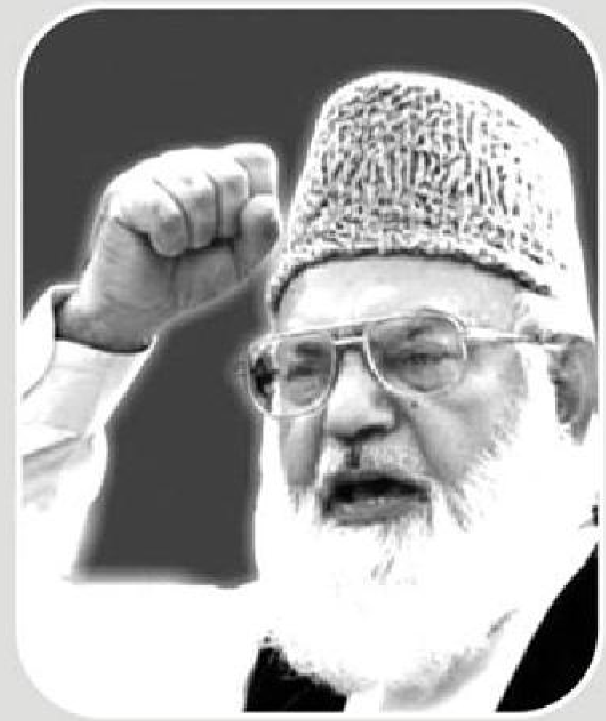
کونسل کا دستور

علامہ ساجد علی نقوی کی سفارش تھی کہ کونسل کا دستور تشکیل دیا جائے جس کے لیے ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر کی صدارت میں منعقدہ ایک اجلاس میں دستور کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اس کمیٹی کے متعدد اجلاسوں کے بعد کونسل کے دستور کی مجوزہ شکل سامنے لائی گئی۔ 7 جنوری 2015 کے سربراہی اجلاس میں تفصیلی غور و خوض اور مباحثے کے بعد اتفاق رائے سے منظوری لی گئی۔

تنظیم نو

دستور کی تیاری کے بعد اگلے مرحلے پر صوبائی تنظیم نو کی گئی۔ اس سلسلے میں صوبہ خیبر پختونخوا، صوبہ سندھ، صوبہ پنجاب اور صوبہ بلوچستان میں دستور کے مطابق تنظیمی ڈھانچے کو از سر نو تشکیل دیا گیا۔ گلگت بلتستان کی تنظیم سازی مختلف وجوہات کے سبب متعدد بار تعطل کا شکار ہوئی۔ صوبائی نظم کی تشکیل کے بعد ملی یکجہتی کونسل کے کمیشنز کی بھی تنظیم نو کی گئی۔ ہر کمیشن کے لیے نئے کنوینئر کا انتخاب عمل میں آیا۔

مرحوم قاضی حسین احمد
سابق صدر ملی یکجہتی کونسل پاکستان



ملی یکجہتی کونسل کے احیاء کا یہی مقصد ہے کہ کم از کم کوئی ایک ایسا پلیٹ فارم ہو جس سے عالم اسلام کی بات کی جائے اور پوری انسانیت کو اسلام کا ایک ہی چہرہ پیش کیا جا سکے۔ اب وقت آچکا ہے کہ ہمیں متحد ہونا ہوگا ورنہ عالمی استعمار اور اسلام دشمن قوتیں ہمارے لیے جینا دوبھر کر دیں گی۔

(۱۱ اکتوبر ۲۰۱۲ء اتحاد امت کانفرنس سے خطاب)

ملی یکجہتی کونسل کے کمیشنز



ملی یکجہتی کونسل پاکستان کے تحت درج ذیل کمیشن کام کررہے ہیں ان کمیشنز کے اجلاس گاہے بگاہے منعقد ہوتے رہتے ہیں۔

خطبات جمعہ کمیشن

یہ کمیشن خطبات جمعہ کے میڈیم کو استعمال میں لاتے ہوئے معاشرے میں ہم آہنگی اور باہمی احترام کی فضا سازگار کرنے کا ذمہ دار ہے۔اس کمیشن کے اجلاس منعقد ہوتے ہیں جن میں خطبات جمعہ کے لیے موضوعات تجویز کیے جاتے ہیں۔

مصالحتی کمیشن

یہ کمیشن ملک میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے فروغ کے لیے کام کرتا ہے، غلط فہمیوں کا ازالہ کرتا ہے، تصادم ومنافرت کو روکنے کے لیے اقدامات کرتا ہے نیز تمام مسالک کے افراد کو اعلی دینی مقاصد کی جانب متوجہ کرنا بھی اس کمیشن کی ذمہ داری ہے تا کہ مسلمانوں کی قوت کو اسلام اور مسلمانوں کے دفاع کے لیے بروئے کار لایا جاسکے۔اس کمیشن نے اب تک متعدد معاملات میں مصالحتی کردار ادا کیا ہے جس میں چکوال، ملہوالی اور راولپنڈی وغیرہ کے سانحات میں اصلاحی کردار قابل ذکر ہے۔

اسلامی نظریاتی کونسل سفارشات کمیشن

اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات جو تقریباً 9000 صفحات پر مشتمل ہیں، میں ترجیحات کو طے کرنے نیز ان پر قانون سازی کے لیے طریقہ کار وضع کرنے کے لیے یہ کمیشن تشکیل دیا گیا۔ابتدائی اجلاسوں میں طے پایا تھا کہ اس کمیشن کی ترجیحات اور سفارشات کی منظوری سپریم کونسل سے حاصل کی جائے گی اور سپریم کونسل ان سفارشات کی قانون سازی نیز نفاذ کے لیے حکمت عملی و

جدوجہد کی منظوری دے گی۔ یہ کمیشن فعال نہیں ہے۔

علمی تحقیقاتی کمیشن

یہ کمیشن مسلمانوں کے مابین یکجہتی اور اتحاد کے فروغ کے لیے علمی و تحقیقی روش سے استفادہ کے لیے تشکیل دیا گیا۔ اس کمیشن کا مقصد وحدت آفرین لٹریچر کی تیاری کے لیے مختلف مسالک کے اہل علم افراد کی تحقیق کو بروئے کار لانا نیز مسلمانوں کے مشترکات اور متفقات کی نشاندہی اور اشاعت کے لیے اقدام قرار پایا۔

کمیشنز کے اہداف و مقاصد

ملی یکجہتی کونسل کے کمیشنز کی باقاعدہ تشکیل، عہدیداروں کے انتخاب نیز کمیشنز کے امور کی تفصیلات، ترجیحات اور حکمت عملی طے کرنے کے لیے اعلیٰ سطحی اجلاس 18 جون 2012 کو قاضی حسین احمد صاحب کی زیر صدارت الفلاح ہال، اسلام آباد میں منعقد ہوا۔ قاضی حسین احمد مرحوم نے حاضرین کو کمیشنز کے بارے میں تفصیلات بتائیں نیز ان کے مقاصد پر روشنی ڈالی نیز مرکز کی طرف سے ہر کمیشن کے غور کے لیے تجویز کردہ نکات پڑھ کر سنائے۔ ذیل میں تمام کمیشنز کے مقاصد اور اتفاق رائے سے منظور کردہ سفارشات پیش کی جاتی ہیں۔

خطبات جمعہ کمیشن

مقاصد:

☆ پوری قوم میں ہم آہنگی پیدا کرنا۔

☆ دینی ضروریات اور عصری ترجیحات کے مطابق افراد قوم کے اذہان کی تیاری۔

☆ ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے افراد قوم کی آمادگی۔

☆ عالم اسلام کے مسائل سے آگاہی۔

سفارشات:

- آئمہ جمعہ و جامع مساجد کی جامع فہرست کی تیاری۔
- نام امام جمعہ، رابطہ نمبر (موبائل و لینڈ لائن) مکمل پتہ اور ای میل کی فراہمی۔
- رمضان المبارک کے پہلے جمعہ پر خطبے کا خاکہ کمیشن کی طرف سے جاری ہو اور پھر ہر جمعہ کے لیے خطبے کا خاکہ جاری کیا جائے۔

- ای میل، کونسل کی ویب سائٹ، رکن تنظیموں کی ویب سائٹس نیز اخبارات اور ٹیلی ویژن پر اس خطبے کو جاری کیا جائے۔
- دو صفحات پر مشتمل متعلقہ موضوع پر آیات، احادیث، اقوال، فتاویٰ، واقعات اور ضروری ہو تو سائنسی تحقیق پر مبنی مواد آئمہ جمعہ کی خدمت میں روانہ کیا جائے۔
- تقاریر کا مواد دعوہ اکیڈمی (بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد) کے پاس بھی موجود ہے اسے حاصل کیا جائے۔
- ضابطہ اخلاق کی وسیع پیمانے پر تشہیر
- ملی یکجہتی کونسل کے مسائل کے علاوہ ہنگامی مسائل اور بنیادی مسائل امن وامان کی بحالی پر خطبہ جمعہ

مصالحتی کمیشن

مقاصد:

☆ فرقہ وارانہ ہم آہنگی پیدا کرنا۔

☆ غلط فہمیوں کا ازالہ کرنا۔

☆ تصادم ومنافرت کو روکنے کے لیے اقدامات کرنا۔

☆ تمام مسالک کے افراد کو اعلیٰ دینی مقاصد کی طرف متوجہ کرنا تاکہ مسلمانوں کی قوت کو اسلام اور مسلمانوں کے دفاع کے لیے بروئے کار لایا جاسکے۔

سفارشات:

- اس کمیشن میں مختلف جماعتوں اور مسالک کے موثر افراد شامل کرنے کی ضرورت ہے تاکہ مصالحت کے لیے مفید کردار ادا کرسکیں۔
- کسی جگہ پر خطرہ ہو یا کوئی تصادم ہو یا کوئی واقعہ رونما ہو جائے تو یہ کمیشن وہاں رابطہ کرے گا اور اپنا مصالحتی کردار ادا کرے گا۔
- اس وقت ملک کے وہ مقامات جہاں عام طور پر خطرہ رہتا ہے یا فرقہ وارانہ واقعات رونما ہو رہے ہیں وہاں رابطہ قائم کرکے صورت حال کا جائزہ لے کر رپورٹ مرتب کرے اور حالات کی بہتری کے لیے اپنا کردار ادا کرے۔
- محرم الحرام کے آنے سے پہلے پہلے اہم اضلاع اور مقامات کی نشاندہی کرکے وہاں مدعو ذا کرین،

خطباء اور بانیان مجالس سے رابطہ کیا جائے تا کہ وہ اپنے اجتماعات اور پروگراموں کو منفی باتوں کے لیے استعمال نہ ہونے دیں۔ اس مقصد کے لیے کمیشن کو ضروری ڈیٹا جمع کرنا ہوگا۔

- منفی جذبات ابھارنے والے افراد نیز مصالحت میں مددگار افراد کی فہرست تیار کرنا تا کہ بوقت ضرورت مصالحت قائم کرنے کے لیے استفادہ کیا جا سکے اور منفی فکر والے افراد کو روکا جا سکے۔
- محرم الحرام، ربیع الاول اور دیگر اہم مواقع پر ملی یکجہتی کونسل کی طرف سے علماء اور ذاکرین و خطباء کے نام ایک مراسلہ جاری کیا جائے تا کہ ہم آہنگی کی فضا پیدا کرنے میں ان سے مدد لی جا سکے۔
- کمیشن مرکز کی طرف سے فراہم کردہ مقاصد اور مجوزہ نکات سے مکمل طور پر اتفاق کرتا ہے۔
- کمیشن یہ تجویز کرتا ہے کہ ملی یکجہتی کونسل میں شامل تمام جماعتوں کو یہ تحریک کی جائے کہ وہ اس کمیشن کی باضابطہ تشکیل کے لیے اپنی جماعت میں ایک باصلاحیت اور معروف فرد کو نامزد کریں پھر کمیشن اپنا اجلاس بلا کر اس کے ذمہ داران کا تعین کر کے کام شروع کرے۔

علمی تحقیقاتی کمیشن

مقاصد:

☆ مسلمانوں کے مابین یکجہتی اور اتحاد کے فروغ کے لیے علمی و تحقیقاتی روش سے استفادہ۔

☆ وحدت آفرین لٹریچر کی تیاری کے لیے مختلف مسالک کے اہل علم تحقیق سے استفادہ۔

☆ مسلمانوں کے مشترکات اور متفقات کی نشاندہی اور اشاعت۔

سفارشات:

- ۲۲ نکات سمیت وہ تمام دستاویزات جو مشترکات اور ہم آہنگی کے لیے مفید ہیں، ملکی سطح کی ہو یا عالمی سطح کی، انھیں جمع کیا جائے۔
- اتحاد و وحدت کے لیے مفید مختلف مسالک کے بزرگ علماء فقہاء، مراجع کے فتاوی کی جمع آوری۔
- دینی مدارس کے نصاب میں بہتری اور ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے تجاویز مرتب کرنا اور اتحاد تنظیمات مدارس کے پلیٹ فارم سے متعلقہ وفاق کی خدمت میں پیش کرنا۔
- ایک ماہنامہ کا اجراء جو اتحاد امت اور وحدت اسلامی نیز آفاقی دینی تعلیمات کے فروغ و اشاعت میں اپنا کردار ادا کرے۔
- ایسی کتب جو یکجہتی کے فروغ میں مددگار رہیں ان کی جمع آوری اور نشاندہی۔

- اخبارات، میڈیا کو اشاعت کے لیے مواد اور مضامین کی فراہمی۔
- مذہبی رسائل کو بھی مواد اشاعت کے لیے بھیجا جائے۔
- جو رسائل، اخبارات منفی مواد شائع کریں انھیں گزارش کی جائے کہ ایسا مواد شائع نہ کریں۔
- وحدت مسلمین پر مشتمل کتب اور امور پر مشتمل لائبریری قائم کی جائے۔

کمیشن برائے عملدرآمد سفارشات اسلامی نظریاتی کونسل

مقاصد:

اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان کا ایک آئینی ادارہ ہے۔ اس میں تمام مسالک کے علمائے کرام موجود رہے ہیں اور آج بھی ہیں۔ پاکستان میں اسلامی قوانین کے نفاذ نیز معاشرے کی اسلامی تربیت کے لیے اب تک یہ کونسل جو سفارشات مرتب کرچکی ہے وہ تقریباً 9000 صفحات پر مشتمل ہیں۔ ان سفارشات کو مرتب کرنے میں جدید تعلیم یافتہ اور تجربہ کار ماہرین قانون کا بھی حصہ ہے۔ پاکستان کی تمام دینی جماعتیں بالعموم کونسل کی سفارشات کو احترام کی نظر سے دیکھتی ہیں۔ اگرچہ ان تمام سفارشات کا جائزہ لینے اور ترجیحات کے تعین کی ضرورت ہے۔ ملی یکجہتی کونسل کا یہ کمیشن ان سفارشات کا جائزہ لے کر ترجیحات کی فہرست مرتب کرے گا۔ اس کی منظوری سربراہی اجلاس سے حاصل کی جائے گی۔ ان پر عمل درآمد کے لیے اقدامات کی حکمت عملی نیز اس مقصد کے لیے مرحلہ وار تحریک چلانے کی منظوری بھی سربراہی اجلاس سے حاصل کی جائے گی۔

ابتدائی اجلاس چاروں کمشنز (کمیشن برائے عملدرآمد سفارشات اسلامی نظریاتی کونسل، علمی تحقیقاتی کمیشن، مصالحتی کمیشن اور خطبات جمعہ کمیشن) نے اپنے لیے مندرجہ ذیل چار افراد کو کنوینر منتخب کیا۔

صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر
صدر ملی یکجہتی کونسل پاکستان



ملی یکجہتی کونسل اہلیان پاکستان کے لیے رب العزت کا ایک خوبصورت عطیہ ہے جو اتحاد و اتفاق کی خوشبوؤں سے ان کی مشامِ جاں معطر کررہا ہے۔ ہمارے اکابرین نے جو ایک پودا لگایا تھا وہ اب ایک تناور درخت کی صورت اختیار کرچکا ہے جو فرقہ وارانہ نفرت کی جھلسا دینے والی دھوپ میں امت کو محبت و الفت کا ایک گھنا سایہ فراہم کررہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد مبارک کی رو سے مسلمان بھائیوں کے درمیان صلح کرادینا ان کی باہم رنجشوں کو دور کرنا اور ان کے درمیان محبت واخوت کی فضا قائم کرنا نماز، روزے اور صدقہ سے بھی افضل کام ہے (ترمذی، ابوداؤد)۔ الحمدللہ ملی یکجہتی کونسل اس اہم ترین نیک عبادت میں ہمہ تن مصروف ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری ان کوششوں کو قبول فرمائے اور کل قیامت کے دن ہمارے لیے اس کو بخشش اور مغفرت کا ذریعہ بنادے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین

☆ جناب ڈاکٹر عابد رووٗف اور کزئی صاحب (کمیشن برائے عملدر آمد سفارشات اسلامی نظریاتی کونسل)

☆ جناب محمد خالد صاحب (علمی تحقیقاتی کمیشن)

☆ جناب پروفیسر ابراہیم صاحب (خطبات جمعہ کمیشن)

☆ جناب ڈاکٹر وسیم اختر صاحب (مصالحتی کمیشن)

مندرجہ ذیل نکات پر اتفاق ہوا

☆ 17 نکات کو جمع کرنا

☆ 22 نکات کا حصول

☆ سفارشات کا جائزہ

☆ اسلامی نظام کے حوالے سے بریفنگ

☆ آئینی حوالے سے سفارشات کے لیے بریفنگ

☆ شریعت ایکٹ کا حصول

☆ تمام دستاویزات کا حصول اور تشہیر

❑❑❑❑❑

ملی یکجہتی کونسل پاکستان کی اہم دستاویزات



دستور

ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر کی سربراہی میں ملی یکجہتی کونسل پاکستان کے زیرِ اہتمام ہونے والے نہایت اہم اجلاس میں اس کونسل کے دستور کی تشکیل عمل میں آئی۔ دستور کی تشکیل کی خواہش اسلامی تحریک کے سربراہ علامہ سید ساجد علی نقوی نے کی جس پر ایک دستور ساز کمیٹی تشکیل دی گئی۔ اس دستور ساز کمیٹی نے انتہائی کم مدت میں ملی یکجہتی کونسل پاکستان کا دستور تشکیل دیا۔ 7 جنوری 2015ء کو مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ اسلام آباد میں مسودہ دستور کی اتفاق رائے سے منظوری دی گئی۔ اس دستور کے چند اہم نکات حسب ذیل ہیں:

نام

پاکستان میں موجود مذہبی جماعتوں، اداروں کے اس اتحاد کا نام ''ملی یکجہتی کونسل پاکستان'' ہوگا۔

نصب العین

اس اتحاد کا نصب العین امت مسلمہ میں بالعموم اور پاکستان کے مسلمانوں کے مابین بالخصوص اتحاد و وحدت اور قربت پیدا کرنے کے لیے مساعی بروئے کار لانا ہے تاکہ ایک اجتماعی قوت کے ذریعے ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کی جدوجہد کی جا سکے۔

شعار

ملی یکجہتی کونسل جسے آئندہ سطور میں کونسل بھی کہا جائے گا کا شعار قرآن کریم کی یہ آیۃ مجیدہ ہوگی:

''اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ''

حکمت عملی

☆ ملی یکجہتی کونسل ایک غیر انتخابی اتحاد ہوگا۔

☆ کونسل کی تمام کاوشوں اور اقدامات کے لیے نیز ملک میں قانون سازی کے لیے اس کے تمام اراکین کے نزدیک

قرآن وسنت کو ماخذ تشریعی کی حیثیت حاصل ہوگی۔

☆ کونسل قدر مشترک اور درد مشترک کی بنیاد پر مسلمانوں میں وحدت واتحاد پیدا کرنے اور قائم رکھنے کی کوشش کرے گی۔

☆ کونسل کے فیصلے بالعموم اتفاق رائے سے کیے جائیں گے، ناگزیر صورت میں کثرت رائے سے بھی فیصلے کئے جاسکیں گے۔

بنیادی دستاویزات

کونسل کے نزدیک درج ذیل دستاویزات کو بنیادی حیثیت حاصل ہوگی۔

☆ آئین پاکستان (1973ء)

☆ قرارداد مقاصد (جو آئین کا ناگزیر حصہ ہے)

☆ اکتیس علماء کے بائیس نکات (1951ء)

☆ ملی یکجہتی کونسل کا ضابطہ اخلاق (23 اپریل 1995ء)

اہداف ومقاصد

☆ پاکستان میں اسلامی نظام کے قیام کی کوشش اور قرآن وسنت کی بالادستی کو یقینی بنانا۔

☆ عوام کے حقوق کے تحفظ کے لیے اقدامات کرنا۔

☆ نسلی، لسانی، علاقائی، مذہبی اور فرقہ وارانہ تعصبات کو ختم کر کے اخوت اور بھائی چارے کی فضا پیدا کرنا۔

☆ قرآن وسنت کے مطابق قانون سازی کو آئین پاکستان کی دیگر شقوں پر بالادستی دلوانا۔

☆ پاکستان کے تمام قوانین کو قرآن وسنت کے مطابق بنانے کے لیے اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو پارلیمنٹ میں زیر بحث لانے اور ان کی روشنی میں قانون سازی کے لیے کوشش کرنا۔

☆ ملک سے فحاشی، لادینیت، بے راہ روی، اقربا پروری، سفارش اور اسی قسم کی دیگر معاشرتی برائیوں کے خاتمے کی جدوجہد کرنا جو اسلامی تعلیمات سے متصادم ہیں اور کسی بھی مہذب معاشرے کی ترقی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔

☆ باشندگان ملک کو وہ تمام حقوق دلوانے کی جدوجہد کرنا جو شریعت اسلامیہ نے ان کو عطا کیے ہیں یعنی حدود قانون کے اندر تحفظ جان و مال و آبرو، آزادی مذہب و مسلک، آزادی عبادت، شخصی آزادی، آزادی اظہار رائے، آزادی نقل وحرکت، آزادی اجتماع، آزادی اکتساب رزق، ترقی کے مواقع میں یکسانیت اور رفاہی ادارات سے استفادہ کا حق۔

☆ غیر مسلم باشندگان مملکت کو حدود قانون کے اندر مذہب وعبادت، تہذیب وثقافت اور مذہبی تعلیم کی پوری آزادی ہوگی اور انہیں اپنے شخصی معاملات کا فیصلہ اپنے مذہبی قانون یا رسم ورواج کے مطابق کرانے کا حق حاصل ہوگا۔

☆ عربی زبان کی ترویج واشاعت کی کوشش کرنا۔

☆ اردو زبان جو ہمارا رشتہ دین اسلام سے استوار کرتی ہے اور ہمارے قومی افتخار کا باعث ہے کو سرکاری سطح پر نافذ کرنے کی کوشش کرنا نیز علاقائی زبانیں جو ہماری ثقافت کا حصہ ہیں کو رواج دینے اور ان کے مکمل تحفظ کے لیے اقدامات کرنا۔

☆ پاکستان کی نظریاتی، جغرافیائی سرحدوں اور قومی آزادی کا تحفظ نیز ہر قسم کی بیرونی مداخلت کے سد باب کے لیے آئین وقانون میں رہتے ہوئے مساعی کو بروئے کار لانا۔

☆ پورے خطہ جموں وکشمیر کی آزادی کے لیے جدوجہد کرنا کیونکہ اس خطے کے پاکستان سے الحاق کے بغیر پاکستان نامکمل رہے گا۔

تنظیمی ڈھانچہ

مجلس قائدین / سپریم کونسل

یہ پالیسی ساز ادارہ ہے جو کونسل کی تمام بنیادی پالیسیوں کو طے کرے گا۔ کونسل کی کارکردگی پر نظر رکھے گا اور ضرورت پڑنے پر اس کے دیگر اداروں کی راہنمائی کرے گا۔

ارکان مجلس قائدین

۱۔ تمام رکن جماعتوں کے سربراہ اس مجلس کے رکن ہوں گے۔

۲۔ ملک گیر جماعتوں کا ایک اضافی نمائندہ جسے وہ جماعت ہی نامزد کرے گی اس مجلس کا رکن ہوگا۔

۳۔ مرکزی صدر اور مرکزی کابینہ کے اراکین بلحاظ عہدہ اس مجلس کے رکن ہوں گے۔

اس مجلس کے اجلاسوں کی صدارت مرکزی صدر کرے گا۔ حسب ضرورت اور معاونت کے لیے مجلس قائدین کثرت رائے سے مزید پانچ افراد کو اس مجلس کا رکن مقرر کر سکتی ہے۔ اس ادارے کے سال میں کم از کم دو اجلاس ضرور منعقد کیے جائیں گے علاوہ ازیں صدر، مجلس قائدین کے دیگر اراکین کی مشاورت سے ہنگامی اجلاس بھی طلب کر سکتا ہے۔

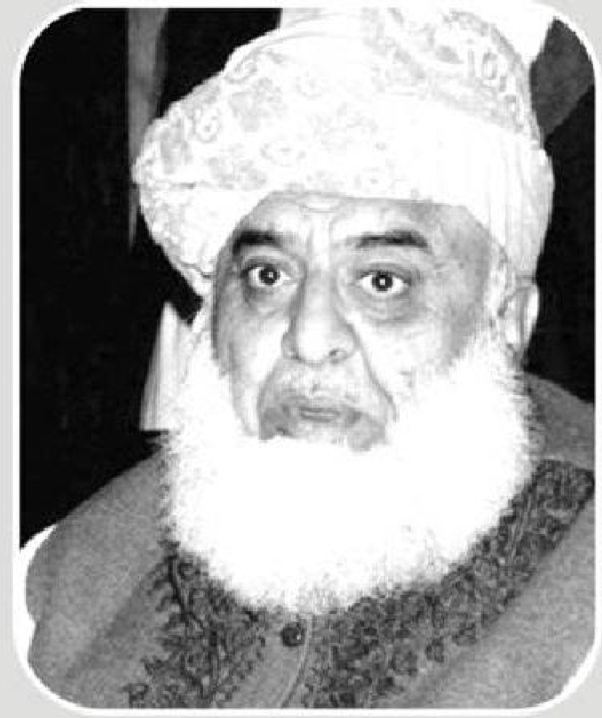
مرکزی عہدیداران

صدر

مرکزی صدر کونسل کا سربراہ ہوگا جس کا انتخاب مجلس قائدین اتفاق رائے سے کرے گی۔ اتفاق رائے نہ ہونے کی صورت میں تین چوتھائی اراکین کی تائید سے صدر کا انتخاب کیا جا سکے گا، نئے صدر کے تعین تک موجودہ صدر اپنی ذمہ داریاں انجام دیتا رہے گا۔

مولانا فضل الرحمٰن

قائد جمعیت علمائے اسلام (ف)



قاضی حسین احمد نے ہمیں موقع دیا ہے کہ امت مسلمہ جن حالات، کرب وابتلا سے گزر رہی ہے اس حوالے سے پوری امت کو اور امت کی قیادت کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلایا جائے۔ ہم اپنی صورتحال کو سطحی نہیں لے سکتے، اسے روزمرہ کے واقعات کی طرح نہیں دیکھ سکتے۔ ہم نے اپنی اجتماعی مشکل کے اسباب وعوامل تک پہنچنا ہے۔ پھر اس کے علاج کی حکمت عملی پر غور کرنا ہے۔ ہمارے خطے کی ایک تاریخ ہے، ہم سو سال سے زیادہ انگریزوں کے غلام رہے ہیں۔ جس مکتب سے ہمارا اور آپ کا تعلق ہے نے انگریز سے مراعات اور خطابات نہیں لیے۔ ہم نے مسلسل آزادی کی جنگ لڑی ہے۔ آج ہمیں امریکی غلامی میں دیا جا رہا ہے۔ آج ہمیں فیصلہ کرنا ہے کہ ہم اس کا مراعات یافتہ گروہ بنیں یا اسی آزادی کے جذبے سے عالمی استکباری قوت کے خلاف جنگ لڑیں۔ ملک کی صورتحال مخدوش ہے ان حالات میں بھی ہم متحد نہ ہوں تو کب ہوں گے۔

(۱۱، اکتوبر ۲۰۱۲ء اتحاد امت کانفرنس سے خطاب)

سیکریٹری جنرل

کونسل کے تمام انتظامی امور سیکریٹری جنرل صدر کی راہنمائی اور مشاورت سے انجام دے گا۔ سیکریٹری جنرل کی تقرری کا فیصلہ مرکزی صدر کی مانند مجلس قائدین میں کونسل کے انتخابی اصولوں کے مطابق ہوگا۔

سینئر نائب صدر

صدر کی عدم موجودگی میں صدر کی ذمہ داریاں ادا کرے گا اور عام حالات میں صدر کا معاون اول ہوگا۔

نائب صدور

نائب صدور صدر اور سینئر نائب صدر کے معاونین کا کردار ادا کریں گے۔

ڈپٹی سیکریٹری جنرل

حسب ضرورت ایک سے زیادہ ڈپٹی سیکریٹری جنرل مقرر کیے جاسکتے ہیں جو سیکریٹری جنرل کی معاونت کریں گے۔

سیکریٹری اطلاعات

نشر واشاعت اور کونسل کے پیغام کی تشہیر کی کمیٹی کا سربراہ ہوگا اور ان امور کی انجام دہی کو یقینی بنائے گا۔

سیکریٹری مالیات

کونسل کی مالیاتی کمیٹی کا سربراہ ہوگا، مالیات کی جمع آوری، حسابات، بجٹ کی تیاری، حسب ضرورت آڈٹ وغیرہ سیکریٹری مالیات کے ذمے ہوں گے۔

حسب ضرورت دیگر عہدیدار

مرکزی عہدیداران کی نامزدگی صدر کرے گا اور ان کی منظوری مجلس قائدین سے لے گا۔ تمام مرکزی، صوبائی اور کمیشنز کے ذمہ داران کی مدت عہدہ تین سال ہوگی تاہم تمام ذمہ داران اگلے ذمہ دار کے تعین تک اپنی ذمہ داریاں انجام دیتے رہیں گے۔

مجلس عاملہ

یہ کونسل کا انتظامی اور اجرائی ادارہ ہوگا، جو کونسل کے امور کو مجلس قائدین کی

راہنمائی کے مطابق چلانے کا ذمہ دار ہے۔اس مجلس کے مندرجہ ذیل اراکین ہوں گے۔

۱۔ مرکزی عہدیداران۔

۲۔ تمام صوبوں کے صدور اور سیکریٹری جنرل صاحبان۔

۳۔ کونسل کے تمام کمیشنز کے مرکزی سربراہان۔

یہ مجلس سپریم کونسل کے مقرر کردہ اہداف اور راہنمائی کے مطابق اقدامات کرے گی۔

مجلس عاملہ کے سال میں کم از کم چار اجلاس منعقد کیے جائیں گے۔ عاملہ کے اجلاس صدر کے مشورے سے سیکریٹری جنرل طلب کرے گا۔صدر کسی بھی ہنگامی صورتحال کے لیے اجلاس طلب کرسکتا ہے۔

ملی یکجہتی کونسل کے کمیشنز

ملی یکجہتی کونسل کے مندرجہ ذیل کمیشنز ہوں گے جو اپنے طے شدہ اہداف و مقاصد کے تحت فعالیت کریں گے:

1۔خطبات جمعہ کمیشن

اس کمیشن کے اہداف و مقاصد مندرجہ ذیل ہوں گے:

☆ عوام میں عالم اسلام کے مسائل سے آگہی پیدا کرنا۔

☆ پوری قوم میں ہم آہنگی اور یکجہتی کے فروغ کے لیے خطبات جمعہ کے فورم کو استعمال کرنا۔

☆ ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے مساجد کے توسط سے افراد قوم کو تیار کرنا۔

☆ دینی ضروریات اور عصری ترجیحات کے مطابق افراد قوم کے اذہان کی تیاری کی کوشش کرنا۔

2۔مصالحتی کمیشن

اس کمیشن کے اہداف و مقاصد مندرجہ ذیل ہوں گے:

☆ فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے فروغ کے لیے عملی اقدامات کرنا۔

☆ مختلف مسالک یا گروہوں کے مابین غلط فہمیوں کا ازالہ کرنا۔

☆ مسالک کے مابین تصادم و منافرت کو روکنے کے لیے اقدامات کرنا۔

☆ تمام مسالک کے افراد کو اعلیٰ دینی مقاصد کی جانب متوجہ کرنا تاکہ مسلمانوں کی قوت کو اسلام اور مسلمانوں کے دفاع کے لیے بروئے کار لایا جاسکے۔

3۔اسلامی نظریاتی کونسل سفارشات کمیشن

اس کمیشن کے اہداف و مقاصد مندرجہ ذیل ہوں گے:



☆ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کا جائزہ اور ترجیحات کا تعین کرنا۔

☆ ترجیحات پر عمل درآمد کے لیے اقدامات کی حکمت عملی نیز اس کے لیے مرحلہ وار تحریک چلانے کی سفارش کرنا۔

4۔علمی تحقیقاتی کمیشن

اس کمیشن کے اہداف ومقاصد مندرجہ ذیل ہوں گے:

☆ مسلمانوں کے مابین یکجہتی اور اتحاد کے فروغ کے لیے علمی وتحقیقاتی روش سے استفادہ کرنا۔

☆ وحدت آفرین لٹریچر کی تیاری کے لیے مختلف مسالک کے اہل علم وتحقیق سے استفادہ کرنا۔

☆ مسلمانوں کے مشترکات اور متفقات کی نشاندہی اور اشاعت کی سفارش نیز کوشش کرنا۔



کونسل کی تمام رکن جماعتوں کا ایک ایک نمائندہ مندرجہ بالا کمیشنز کا رکن ہوگا۔اس نمائندے کا تعین متعلقہ جماعت کی طرف سے کیا جائے گا۔ اس کا سربراہ انہی اراکین میں سے کونسل کے انتخابی اصول کے مطابق منتخب کیا جائے گا۔تمام کمیشنز کے سربراہ مرکزی مجلس عاملہ کے رکن ہوں گے اور ان کی مدت عہدہ بھی تین سال ہوگی۔

ملی جرائد کونسل

کے مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:

☆ ملی جرائد اور اخبارات کے ذریعے امت کی راہنمائی کرنا۔

☆ جرائد واخبارات کے ذریعے ملت اسلامیہ پاکستان میں ہم آہنگی اور یکجہتی کو فروغ دینے کی کوشش کرنا۔

☆ مذہبی رسائل وجرائد میں ایسی باتیں شائع کرنے سے اجتناب کرنا جو کسی کی دل آزاری کا باعث ہوں۔

☆ ایسی تحریروں کے شائع کرنے سے اجتناب کرنا جس سے دینی ہم آہنگی کے وسیع تر مقاصد کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہو۔

ملی جرائد کونسل کا سربراہ جرائد کونسل کے اراکین، کونسل کے انتخابی اصول کے مطابق منتخب کریں گے، جس کی مدت عہدہ تین سال ہوگی۔ جرائد کونسل کا سربراہ سال میں کم از کم تین مرتبہ جرائد کونسل کے اجلاس کو بلانے کا ذمہ دار ہے۔ سربراہ جرائد کونسل، صدر ملی یکجہتی کونسل کو جوابدہ ہوگا۔



کونسل میں شمولیت

کوئی بھی جماعت جو کونسل کے نصب العین سے متفق ہے اس کونسل کی رکن بن سکتی ہے۔ اس کے لیے وہ خود خواہش کا اظہار کرسکتی ہے یا کونسل کے ذمہ داران ان کو شامل ہونے کی دعوت۔ کسی بھی جماعت کی رکنیت کی منظوری مجلس قائدین دے گی۔

صوبائی اور ذیلی تنظیمیں

ہر رکن جماعت کے صوبائی عہدیداران پر مشتمل صوبائی اور ذیلی یکجہتی کونسلیں قائم کی جائیں گی۔ صوبائی کونسلیں، کونسل کے انتخابی اصول کے مطابق اپنے ذمہ داران کا انتخاب کریں گی تاہم تمام انتخابی عمل ہر کونسل سے بالائی کونسل کے نمائندہ کی موجودگی میں انجام پائے گا۔صوبائی اور ذیلی کونسلوں کے عہدیدار بھی تین سال کے لیے منتخب کیے جائیں گے۔

صوبائی سطح کی مذہبی جماعتیں اور دینی ادارے جو ملی یکجہتی کونسل کے اہداف کو قبول کریں اور جن کا ملکی سطح پر کوئی نظم نہ ہو بھی ملی یکجہتی کونسل کے صوبائی نظم میں شریک ہوسکتی ہیں جس کا فیصلہ صوبائی نظم کے عہدیدار کریں گے۔صوبائی عہدیداران ضلعی سطح تک کونسل کا نظم تشکیل دینے کے ذمہ دار ہیں۔

ضرورت کے مطابق مرکزی کمیشنز کی مانند صوبائی کمیشنز تشکیل دیے جائیں گے۔ یہ کمیشنز علاقائی مسائل کو علاقائی سطح پر حل کرنے کی کوشش کریں گے تاہم اگر معاملہ ان کی استطاعت سے باہر ہو تو صوبائی کمیشن کا سربراہ مرکزی کمیشن کے سربراہ کو مداخلت کی درخواست کرے گا۔

سترہ نکاتی ضابطہ اخلاق

یہ ضابطہ اخلاق ملی یکجہتی کونسل پاکستان کی اہم دستاویز تصور کیا جاتا ہے جو 1995ء میں مختلف ملی جماعتوں کے مابین اتفاق رائے سے منظور کیا گیا۔

1. اختلافات اور بگاڑ کو دور کرنے کے لئے ایک اہم ضرورت یہ ہے کہ تمام مکاتب فکر نظم مملکت اور نفاذ شریعت کے لئے ایک بنیاد پر متفق ہوں۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے ہم 31 سرکردہ علماء کے 22 نکات کو بنیاد بنانے پر متفق ہیں۔

2. ہم ملک میں مذہب کے نام پر دہشت گردی اور قتل و غارت گری کو اسلام کے خلاف سمجھنے، اس کی پرزور مذمت کرنے اور اس سے اظہار برات کرنے پر متفق ہیں۔

3. کسی بھی اسلامی فرقہ کو کافر اور اس کے افراد کو واجب القتل قرار دینا غیر اسلامی اور قابل نفرت فعل ہے۔

4. نبی اکرم ﷺ کی عظمت وحرمت ہمارے ایمان کی بنیاد ہے اور آپ ﷺ کی کسی طرح کی توہین کے مرتکب فرد کے شرعاً قانوناً موت کی سزا کا مستحق ہونے پر ہم متفق ہیں۔ اس لئے توہین رسالت ﷺ کے ملکی قانون میں ہم ہر ترمیم کو مسترد کریں گے اور متفق اور متحد ہو کر اس کی مخالفت کریں گے۔ عظمت اہل بیت اطہار و امام مہدیؑ، عظمت ازواج مطہراتؓ اور عظمت صحابہ کرامؓ و خلفائے راشدین رضوان اللہ علیھم اجمعین ایمان کا جز ہے۔ انکی تکفیر کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے اور ان کی توہین و تنقیص حرام اور قابل مذمت و تعزیری جرم ہے۔

5. ایسی ہر تقریر و تحریر سے گریز و اجتناب کیا جائے گا جو کسی بھی مکتب فکر کی دل آزاری اور اشتعال کا باعث بن سکتی ہے۔

6. شر انگیز اور دل آزار کتابوں، پمفلٹوں اور تحریروں کی اشاعت، تقسیم و ترسیل نہیں کی جائے گی۔

7. اشتعال انگیز اور نفرت انگیز مواد پر مبنی کیسٹوں پر مکمل پابندی ہوگی اور ایسی کیسٹیں چلانے والا قابل سزا ہوگا۔

8. دل آزار، نفرت آمیز اور اشتعال انگیز نعروں سے مکمل احتراز کیا جائے گا۔

9. دیواروں، ریل گاڑیوں، بسوں اور دیگر مقامات پر دل آزار نعرے اور عبارتیں لکھنے پر مکمل پابندی ہوگی۔

10. تمام مسالک کے اکابرین کا احترام کیا جائے گا۔

11. تمام مکاتب فکر کے مقامات مقدسہ اور عبادت گاہوں کے احترام و تحفظ کو یقینی بنایا جائے گا۔

12. جلسوں، جلوسوں، مساجد اور عبادت گاہوں میں اسلحہ خصوصاً غیر قانونی اسلحہ کی نمائش نہیں ہوگی۔

13. عوامی اجتماعات اور جمعہ کے خطبات میں ایسی تقریریں کی جائیں گی جن سے مسلمانوں کے درمیان اتحاد و اتفاق پیدا کرنے میں مدد ملے۔

14. عوامی سطح پر ایسے اجتماعات منعقد کیے جائیں گے جن سے تمام مکاتب فکر کے علماء بیک وقت خطاب کر کے ملی یکجہتی کا عملی مظاہرہ کریں۔

15. مختلف مکاتب فکر کے متفقات اور مشترکہ عقائد و نکات کی تبلیغ اور نشر و اشاعت کا اہتمام کیا جائے گا۔

16. باہمی تنازعات کو افہام و تفہیم اور تحمل و رواداری کی بنیاد پر طے کیا جائے گا۔

17. ضابطہ اخلاق کے عملی نفاذ کے لئے ایک اعلی اختیاراتی بورڈ تشکیل دیا جائے گا جو اس ضابطہ کی خلاف ورزی کی شکایات کا جائزہ لے کر اپنا فیصلہ صادر کرے گا اور خلاف ورزی کے مرتکب کے خلاف کارروائی کی سفارش کرے گا۔

اکتیس علمائے کرام کے بائیس نکات

ذیل میں ''اکتیس علمائے کرام کے بائیس نکات'' قارئین کرام کی خدمت میں پیش کیے جا رہے ہیں جو پاکستان ہی کے لیے نہیں بلکہ تمام عالم اسلام کے لیے ایک تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان نکات کو ملی یکجہتی کونسل کے اپنے اتحاد کی اساس کے طور پر اختیار کر رکھا ہے۔

مدتِ دراز سے اسلامی دستورِ مملکت کے بارے میں طرح طرح کی غلط فہمیاں لوگوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اسلام کا کوئی دستورِ مملکت ہے بھی یا نہیں؟ اگر ہے تو اس کے اُصول کیا ہیں اور اس کی عملی شکل کیا ہوسکتی ہے؟ اور کیا اُصول اور عملی تفصیلات میں کوئی چیز بھی ایسی ہے جس پر مختلف اسلامی فرقوں کے علما متفق ہوسکیں؟ یہ ایسے سوالات ہیں جن کے متعلق عام طور پر ایک ذہنی پریشانی پائی جاتی ہے اور اس ذہنی پریشانی میں ان مختلف دستوری تجویزوں نے اور بھی اضافہ کردیا ہے جو مختلف حلقوں کی طرف سے اسلام کے نام پر وقتاً فوقتاً پیش کی گئیں۔

اس کیفیت کو دیکھ کر یہ ضرورت محسوس کی گئی کہ تمام اسلامی فرقوں کے چیدہ اور معتمد علما کی ایک مجلس منعقد کی جائے اور وہ بالاتفاق صرف اسلامی دستور کے بنیادی اُصول ہی بیان کرنے پر اکتفا نہ کرے بلکہ ان اُصولوں کے مطابق ایک ایسا دستوری خاکہ بھی مرتب کردے جو تمام اسلامی فرقوں کے لیے قابل قبول بھی ہو۔ اس غرض کے لیے کراچی میں بتاریخ ۱۲، ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۷۰ھ بمطابق ۲۱، ۲۲، ۲۳ اور ۲۴ جنوری ۱۹۵۱ء بصدارت مولانا سید سلیمان ندوی ایک اجتماع منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں اسلامی دستور کے جو بنیادی اُصول بالاتفاق طے ہوئے وہ حسب ذیل ہیں:

اسلامی مملکت کے بنیادی اُصول

اسلامی مملکت کے دستور میں حسبِ ذیل اُصول کی تصریح لازمی ہے:

1۔ اصل حاکم تشریعی وتکوینی حیثیت سے اللہ رب العالمین ہے۔

2۔ ملک کا قانون کتاب وسنت پر مبنی ہوگا اور کوئی ایسا قانون نہ بنایا جاسکے گا، نہ کوئی ایسا انتظامی حکم دیا جاسکے گا، جو کتاب و سنت کے خلاف ہو۔

(تشریحی نوٹ) اگر ملک میں پہلے سے کچھ ایسے قوانین جاری ہوں جو کتاب وسنت کے خلاف ہوں تو اس کی تصریح بھی ضروری ہے کہ وہ بتدریج ایک معینہ مدت کے اندر منسوخ یا شریعت کے مطابق تبدیل کردیئے جائیں گے۔

3۔ مملکت کسی جغرافیائی، نسلی، لسانی یا کسی اور تصور پر نہیں بلکہ ان اُصول ومقاصد پر مبنی ہوگی جن کی اساس اسلام کا پیش کیا ہوا ضابطۂ حیات ہے۔

4۔ اسلامی مملکت کا یہ فرض ہوگا کہ قرآن وسنت کے بتائے ہوئے معروفات کو قائم کرکے منکرات کو مٹائے اور شعائر اسلامی کے احیاء واعلاء اور مسلّمہ اسلامی فرقوں کے لیے ان کے اپنے مذہب کے مطابق ضروری اسلامی تعلیم کا انتظام کرے۔

5۔ اسلامی مملکت کا یہ فرض ہوگا کہ وہ مسلمانانِ عالم کے رشتہ اتحاد واخوّت کو قوی سے قوی تر کرنے اور ریاست کے مسلم



باشندوں کے درمیان عصبیت جاہلیہ کی بنیادوں پر نسلی ولسانی، علاقائی یا دیگر مادی امتیازات کے ابھرنے کی راہیں مسدود کر کے ملت اسلامیہ کی وحدت کے تحفظ و استحکام کا انتظام کرے۔

6۔ مملکت بلا امتیاز مذہب و نسل وغیرہ تمام ایسے لوگوں کی لابدی انسانی ضروریات یعنی غذا، لباس، مسکن، معالجہ اور تعلیم کی کفیل ہوگی جو اکتساب رزق کے قابل نہ ہوں، یا نہ رہے ہوں یا عارضی طور پر بے روزگاری، بیماری یا دوسرے وجوہ سے فی الحال سعی اکتساب پر قادر نہ ہوں۔

7۔ باشندگانِ ملک کو وہ تمام حقوق حاصل ہوں گے جو شریعت اسلامیہ نے ان کو عطا کئے ہیں۔ یعنی حدودِ قانون کے اندر تحفظ جان و مال و آبرو، آزادی مذہب و مسلک، آزادی عبادت، آزادی ذات، آزادی اظہار رائے، آزادی نقل و حرکت، آزادی اجتماع، آزادی اکتساب رزق، ترقی کے مواقع میں یکسانی اور رفاہی ادارات سے استفادہ کا حق۔

8۔ مذکورہ بالا حقوق میں سے کسی شہری کا کوئی حق اسلامی قانون کی سندِ جواز کے بغیر کسی وقت سلب نہ کیا جائے گا اور کسی جرم کے الزام میں کسی کو بغیر فراہم موقعہ صفائی و فیصلہ عدالت کوئی سزا نہ دی جائے گی۔

9۔ مسلّمہ اسلامی فرقوں کو حدودِ قانون کے اندر پوری مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔ انہیں اپنے پیروؤں کو اپنے مذہب کی تعلیم دینے کا حق حاصل ہوگا۔ وہ اپنے خیالات کی آزادی کے ساتھ اشاعت کرسکیں گے۔ ان کے شخصی معاملات کے فیصلے ان کے اپنے فقہی مذہب کے مطابق ہوں گے اور ایسا انتظام کرنا مناسب ہوگا کہ انہیں کے قاضی یہ فیصلہ کریں۔

10۔ غیر مسلم باشندگان مملکت کو حدودِ قانون کے اندر مذہب و عبادت، تہذیب و ثقافت اور مذہبی تعلیم کی پوری آزادی حاصل ہوگی اور انہیں اپنے شخصی معاملات کا فیصلہ اپنے مذہبی قانون یا رسم و رواج کے مطابق کرانے کا حق حاصل ہوگا۔

11۔ غیر مسلم باشندگان مملکت سے حدودِ شریعہ کے اندر جو معاہدات کئے گئے ہوں ان کی پابندی لازمی ہوگی اور جن حقوق شہری کا ذکر دفعہ نمبر 7 میں کیا گیا ہے ان میں غیر مسلم باشندگانِ ملک اور مسلم باشندگانِ ملک سب برابر کے شریک ہوں گے۔

12۔ رئیس مملکت کا مسلمان مرد ہونا ضروری ہے جس کے تدین، صلاحیت اور اصابتِ رائے پر ان کے جمہوری منتخب نمائندوں کو اعتماد ہو۔

13۔ رئیس مملکت ہی نظمِ مملکت کا اصل ذمہ دار ہوگا۔ البتہ وہ اپنے اختیارات کا کوئی جزو کسی فرد یا جماعت کو تفویض کر سکتا ہے۔

14۔ رئیس مملکت کی حکومت مستبدانہ نہیں بلکہ شورائی ہوگی یعنی وہ ارکانِ حکومت اور منتخب نمائندگانِ جمہور سے مشورہ لے کر اپنے فرائض انجام دے گا۔

15۔ رئیس مملکت کو یہ حق حاصل نہ ہوگا کہ وہ دستور کو کُلًا یا جزواً معطل کر کے شوریٰ کے بغیر حکومت کرنے لگے۔



16۔ جو جماعت رئیس مملکت کے انتخاب کی مجاز ہوگی وہی کثرت آراء سے اسے معزول کرنے کی بھی مجاز ہوگی۔

17۔ رئیس مملکت شہری حقوق میں عامۃ المسلمین کے برابر ہوگا اور قانونی مواخذہ سے بالاتر نہ ہوگا۔

18۔ ارکان وعمال حکومت اور عام شہریوں کے لیے ایک ہی قانون وضابطہ ہوگا اور دونوں پر عام عدالتیں ہی اس کو نافذ کریں گی۔

19۔ محکمہ عدلیہ، محکمہ انتظامیہ سے علیحدہ اور آزاد ہوگا تاکہ عدلیہ اپنے فرائض کی انجام دہی میں ہیئتِ انتظامیہ سے اثر پذیر نہ ہو۔

20۔ ایسے افکار ونظریات کی تبلیغ واشاعت ممنوع ہوگی جو مملکت اسلامی کے اساسی اصول ومبادی کے انہدام کا باعث ہوں۔

21۔ ملک کے مختلف ولایات واقطاع مملکت واحدہ کے اجزائے انتظامی متصور ہوں گے۔ ان کی حیثیت نسلی، لسانی یا قبائلی واحدہ جات کی نہیں محض انتظامی علاقوں کی ہوگی جنہیں انتظامی سہولتوں کے پیش نظر مرکز کی سیادت کے تابع انتظامی اختیارات سپرد کرنا جائز ہوگا۔ مگر انہیں مرکز سے علیحدگی کا حق حاصل نہ ہوگا۔

22۔ دستور کی کوئی ایسی تعبیر معتبر نہ ہوگی جو کتاب وسنت کے خلاف ہو۔

اسمائے گرامی حضرات شرکائے مجلس

1۔ (علامہ) سلیمان ندوی (صدر مجلس ہذا)

2۔ (مولانا) سید ابوالاعلیٰ مودودی (امیر جماعت اسلامی پاکستان)

3۔ (مولانا) شمس الحق افغانی (وزیر معارف، ریاست قلات)

4۔ (مولانا) محمد بدر عالم (اُستاذ الحدیث، دار العلوم الاسلامیہ اشرف آباد، ٹنڈو الہ یار، سندھ)

5۔ (مولانا) احتشام الحق تھانوی (مہتمم دار العلوم الاسلامیہ اشرف آباد، سندھ)

6۔ (مولانا) محمد عبد الحامد قادری بدایونی (صدر جمعیۃ العلمائے پاکستان، سندھ)

7۔ (مفتی) محمد شفیع (رکن بورڈ آف تعلیمات اسلام مجلس دستور ساز پاکستان)

8۔ (مولانا) محمد ادریس (شیخ الجامعہ، جامعہ عباسیہ، بہاولپور)

9۔ (مولانا) خیر محمد (مہتمم، مدرسہ خیر المدارس، ملتان شہر)

10۔ (مولانا مفتی) محمد حسن (مہتمم مدرسہ اشرفیہ، نیلا گنبد، لاہور)

11۔ (پیر صاحب) محمد امین الحسنات (مانکی شریف، سرحد)

12۔ (مولانا) محمد یوسف بنوری (شیخ التفسیر، دار العلوم الاسلامیہ، اشرف آباد، سندھ)

13۔ (حاجی) خادم الاسلام محمد امین (خلیفہ حاجی ترنگ زئی، المجاہد آباد، پشاور صوبہ سرحد)

14۔ (قاضی) عبد الصمد سر بازی (قاضی قلات، بلوچستان)

15۔ (مولانا) اطہر علی (صدر عامل جمعیۃ علمائے اسلام، مشرقی پاکستان)

16۔ (مولانا) ابو جعفر محمد صالح (امیر جمعیت حزب اللہ، مشرقی پاکستان)

17۔ (مولانا) راغب احسن (نائب صدر جمعیۃ العلمائے اسلام، مشرقی پاکستان)

18۔ (مولانا) محمد حبیب الرحمٰن (نائب صدر جمعیۃ المدرسین، سرسینہ شریف، مشرقی پاکستان)

19۔ (مولانا) محمد علی جالندھری (مجلس احرارِ اسلام پاکستان)

20۔ (مولانا) داؤد غزنوی (صدر جمعیۃ اہلحدیث، مغربی پاکستان)

21۔ (مفتی) جعفر حسین مجتہد (رکن بورڈ آف تعلیمات اسلام، مجلس دستور ساز پاکستان)

22۔ (مفتی حافظ) کفایت حسین مجتہد (ادارہ عالیہ تحفظِ حقوقِ شیعہ پاکستان لاہور)

23۔ (مولانا) محمد اسماعیل سلفی (ناظم جمعیت اہلحدیث پاکستان گوجرانوالہ)

24۔ (مولانا) حبیب اللہ (جامعہ دینیہ دار الہدیٰ، ٹیڑھی، خیر پور میرس)

25۔ (مولانا) احمد علی (امیر انجمن خدام الدین، شیرانوالہ دروازہ، لاہور)

26۔ (مولانا) محمد صادق (مہتمم مدرسہ مظہر العلوم، کھڈہ، کراچی)

27۔ (پروفیسر) عبد الخالق (رکن بورڈ آف تعلیماتِ اسلام، مجلس دستور ساز پاکستان)

28۔ (مولانا) شمس الحق فرید پوری (صدر مہتمم مدرسہ اشرف العلوم، ڈھاکہ)

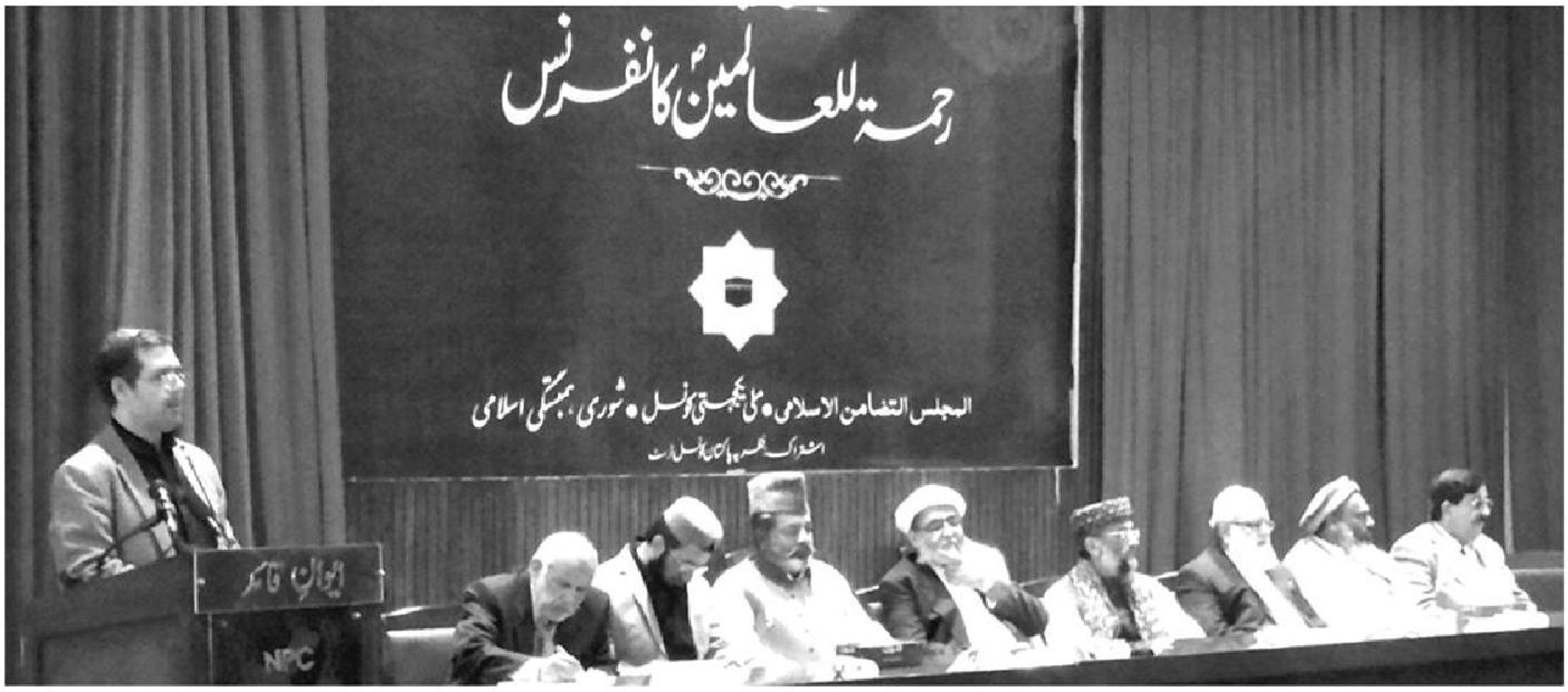
29۔ (مفتی) محمد صاحبداد عفی عنہ (سندھ مدرسۃ الاسلام، کراچی)

30۔ (مولانا) محمد ظفر احمد انصاری (سیکرٹری بورڈ آف تعلیمات اسلام، مجلس دستور ساز پاکستان)

31۔ (پیر صاحب) محمد ہاشم مجددی (ٹنڈو سائیں داد، سندھ)

□□□□□

2013ء تا 2016ء کانفرنسیں و سیمینارز



رحمۃ للعالمین کانفرنسیں

ملی یکجہتی کونسل کے زیر اہتمام روز ولادت رسول اکرمؐ کی مناسبت سے ماہ ربیع الاول میں رحمت للعالمین کانفرنسوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں ایک مرکزی کانفرنس ہوتی ہے جبکہ صوبائی سطح پر بھی کانفرنسیں منعقد کی جاتی ہیں۔ ان کانفرنسوں میں کونسل کی مرکزی اور صوبائی قیادت کے علاوہ دیگر راہنما بھی شرکت کرتے ہیں۔ گذشتہ تین برس میں اس سلسلے کی تین کانفرنسیں منعقد ہوئیں جن کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

☆ 30 جنوری 2014ء رحمۃ للعالمین کانفرنس، اسلام آباد

یہ کانفرنس اسلامی تحریک کی میزبانی میں نظریہ پاکستان کونسل ٹرسٹ کے ہال ایوان قائد میں منعقد کی گئی جس میں ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، جناب لیاقت بلوچ، جناب حافظ حسین احمد، جناب دیوان عظمت سید محمد چشتی، جناب خرم نواز گنڈاپور، جناب حافظ ابتسام الٰہی ظہیر، جناب صاحبزادہ سلطان احمد علی، جناب قاضی ظفر الحق اور جناب آصف لقمان قاضی نے شرکت کی۔ کانفرنس کی نظامت کے فرائض جناب ثاقب اکبر ڈپٹی سیکریٹری جنرل ملی یکجہتی کونسل پاکستان نے انجام دیئے۔

☆ 4 فروری 2015ء، رحمۃ للعالمین کانفرنس، لاہور

یہ کانفرنس 4 فروری 2015ء کو لاہور میں تنظیم اسلامی کے زیر اہتمام منعقد ہوئی جس میں ملی یکجہتی کونسل پاکستان کے مرکزی قائدین منجملہ جناب ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، جناب لیاقت بلوچ، جناب پیر محفوظ مشہدی، جناب علامہ امین شہیدی، جناب

ثاقب اکبر، جناب حافظ عاکف سعید، جناب سردار محمد خان لغاری، جناب ڈاکٹر وسیم اختر اور دیگر احباب نے شرکت کی۔ کانفرنس میں احباب نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہ رسالت ماب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ذات مسلمانوں کے مابین اتحاد کا مرکزی محور ہیں۔

☆ جنوری 2016ء، رحمۃ للعالمین کانفرنس، لاہور۔

یہ کانفرنس جماعت اہل حدیث کی میزبانی میں منعقد ہوئی۔ جس میں ملی یکجہتی کونسل پاکستان کی مرکزی قیادت نے شرکت کی۔ اس کانفرنس میں رسالت ماب صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زندگی کے مختلف گوشوں کے حوالے سے حاضرین نے خطاب کیا۔ اس کانفرنس کی صدارت جناب حافظ عبد الغفار روپڑی امیر جماعت اہل حدیث نے کی جب کہ مقررین میں جناب ثاقب اکبر، پروفیسر حافظ عبد الرحمٰن مکی، حافظ کاظم رضا نقوی، قاری شیخ یعقوب، پیر ہاروں گیلانی اور دیگر شامل تھے۔



اتحاد امت کانفرنس

کونسل نے اپنے احیاء کے اگلے سال قاضی حسین احمد مرحوم کی زیر قیادت عالمی اتحاد امت کانفرنس کا انعقاد کیا جس میں ملکی و بین الاقوامی شخصیات کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی اس دو روزہ کانفرنس کی یادیں لوگوں کے دلوں میں آج بھی تازہ ہیں۔ اسی کانفرنس کے تسلسل میں ملی یکجہتی کونسل پاکستان نے ہر سال اتحاد امت کانفرنسوں کا سلسلہ جاری رکھا۔ اس سلسلے میں مرکزی اور صوبائی سطح پر پروگرام منعقد ہوئے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

☆ 5 نومبر 2013 اتحاد امت کانفرنس، ادارہ نور حق، کراچی

جماعت اسلامی سندھ کی میزبانی میں یہ کانفرنس منعقد ہوئی جس میں صوبائی قیادت کے علاوہ مرکز سے ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، جناب لیاقت بلوچ جناب آصف لقمان قاضی اور جناب ثاقب اکبر نے بھی شرکت کی۔

☆ 15 اپریل 2014ء اتحاد امت کانفرنس میریٹ ہوٹل اسلام آباد

ملی یکجہتی کونسل پاکستان کے زیر اہتمام دوسری عالمی اتحاد امت کانفرنس کا انعقاد اسلام آباد کے ایک مقامی ہوٹل میں کیا گیا۔ کانفرنس میں کونسل کی نمائندہ جماعتوں کے وفود کے ساتھ ساتھ ایران اور افغانستان سے بھی مندوبین نے شرکت کی۔ ایرانی وفد میں آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی کے دفتر کے مسئول سید مہدی علی زادہ موسوی اور اس دفتر کے بین الاقوامی امور کے سربراہ ڈاکٹر محمود وزیری نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ کانفرنس سے صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، لیاقت بلوچ، علامہ سید ساجد علی نقوی، پروفیسر حافظ محمد سعید، سراج الحق، علامہ عبدالغفور حیدری، حافظ حسین احمد، حافظ ابتسام الٰہی ظہیر، قاری حنیف جالندھری، مفتی تقی عثمانی، مولانا عبد الغفار روپڑی، حافظ عاکف سعید، جناب قاضی نیاز حسین نقوی، جناب خرم نواز گنڈاپور، علامہ امین شہیدی، صاحبزادہ سلطان احمد علی، پیر ناصر جمیل ہاشمی، حافظ زبیر احمد ظہیر، پیر محفوظ مشہدی، ڈاکٹر فرید پراچہ، پروفیسر محمد ابراہیم، عبد الرشید ترابی، پیر عبدالشکور نقشبندی، علامہ عارف حسین واحدی، جنرل (ر) حمید گل، جنرل (ر) مرزا اسلم بیگ، جنرل (ر) عبدالقیوم، ڈاکٹر محسن نقوی، علامہ شفقت شیرازی، ڈاکٹر نور احمد شاہتاز، کے علاوہ راہنما ڈاکٹر غیرت بھیر نے خطاب کیا۔

ملی یکجہتی کونسل کے مرکزی راہنماؤں جناب ثاقب اکبر، قاضی ظفر الحق اور ڈاکٹر عابد رؤف اورکزئی نے اس موقع پر اپنے مقالات بھی پیش کیے۔ کانفرنس تین سیشنز پر مشتمل تھی۔ پہلے سیشن کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ کانفرنس میں نظامت کے فرائض جماعت اسلامی کے قیم اور ملی یکجہتی کونسل کے سیکریٹری جنرل جناب لیاقت بلوچ نے انجام دیے۔ کانفرنس کا اعلامیہ حسب ذیل ہے۔

قرآن اور صاحب قرآن کی تعلیمات پر عمل کر کے بہت مختصر مدت میں، پیغام رحمت کو سینے سے لگانے والے عالم عرب میں حکمران بن گئے، آپس میں جھگڑنے کے بجائے اسلام کے زرین اصولوں کی بنیاد پر باہم شیر وشکر ہو گئے اور راہ ہدایت پر چلنے والے امن کے علم بردار بنے اور دنیا کے لیے رول ماڈل بن گئے، جب تک مسلمان دینی احکامات کے خادم رہے، اس پر عمل پیرا رہے امن وسکون قائم رہا۔ (اعلامیہ عالمی اتحاد امت کانفرنس ۲۰۱۴)

اعلامیہ عالمی اتحاد کانفرنس

(مورخہ ۱۵ اپریل ۲۰۱۴...... میریٹ ہوٹل، اسلام آباد)

وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ۔ (آلِ عمران 103)

''اور اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو اور یاد کرو اللہ کی نعمت کو جو اس نے

فرمائے۔ ہماری نیک خواہشات اور کوششوں کو شرفِ قبولیت فرمائے۔ مسلمانوں کی عظمت رفتہ بحال ہو۔ اُمت محمدیہ انسانیت کی فلاح اور خدمت کے لیے اپنا بھرپور کردار ادا کرے۔ آمین

تو نے پوچھی ہے امامت کی حقیقت مجھ سے
حق تجھے میری طرح صاحب اسرار کرے
ہے وہی تیرے زمانے کا امام برحق
جو تجھے حاضر و موجود سے بیزار کرے
موت کے آئینے میں تجھ کو دکھا کر رُخ دوست
زندگی تیرے لیے اور بھی دشوار کرے
دے کے احساس زیاں تیرا لہو گرما دے
فقر کی سان چڑھا کر تجھے تلوار کرے
فتنہ ملت بیضا ہے امامت اس کی
جو مسلماں کو سلاطیں کا پرستار کرے

تحفظِ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کا مسئلہ اُمت مسلمہ کے لے انتہائی بنیادی اہمیت کا حامل ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات اہلِ ایمان کے لیے ان کی جان، مال، اولاد سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ (اعلامیہ اتحاد امت کانفرنس ۲۰۱۵)

☆ 14 مئی 2014ء کانفرنس بعنوان: اتحاد امت وقت کی ضرورت، کراچی

اس کانفرنس میں ملی یکجہتی کونسل کی مرکزی وصوبائی قیادت کے علاوہ دیگر اہم شخصیات کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اس کانفرنس میں مرکز کی جانب سے جناب ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، جناب لیاقت بلوچ اور جناب ثاقب اکبر نے شرکت کی جبکہ صوبائی قائدین میں سے جناب اسد اللہ بھٹو، جناب حافظ نعیم الرحمٰن، جناب صادق تقوی، جناب علامہ باقر عباس زیدی، علامہ ضمیر اختر منصوری، علامہ عقیل انجم، قاضی احمد نورانی، مولانا عبدالکریم عابد، جناب اسلم غوری، جناب قاری محمد اصغر، جناب عبدالحق ہاشمی، جناب محمد حسین محنتی، جناب فضل عثمانی، جناب عثمان علی نظامی، جناب محمد نسیم الدین اور جناب ضیاء الرحمٰن فاروقی نے شرکت کی۔

کانفرنس میں امت مسلمہ میں بالعموم اور پاکستان کے مسلمانوں کے مابین بالخصوص اتحاد و وحدت کی اہمیت پر زور دیا گیا۔ اس سلسلے میں ملی یکجہتی کونسل پاکستان کی کوششوں کو سراہا گیا۔

گستاخی برداشت نہیں کرسکتا۔ یہ کانفرنس واضح کرتی ہے کہ قرآن پاک اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں مغرب میں ہونے والے گستاخانہ واقعات میں مسلسل اضافہ سے امنِ عالم کو بھی شدید خطرات درپیش ہوسکتے ہیں۔

ملی یکجہتی کونسل کے زیر اہتمام اتحادِ امت کانفرنس 17 فروری 2015ء کو منصورہ لاہور میں منعقد ہونے والی کل جماعتی قومی کانفرنس بسلسلہ تحفظِ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشترکہ اعلامیہ کی مکمل تائید کرتے ہوئے مطالبہ کرتی ہے کہ

۱۔ پاکستان مسلم ممالک کی سربراہی کانفرنس کی میزبانی کرے تاکہ ناموسِ رسالتؐ کے تحفظ کے لیے مشترکہ لائحہ عمل تشکیل دیا جائے۔

۲۔ تمام مسلم ممالک باہم مل کر آزادیٔ اظہار کے نام پر ڈیڑھ ارب مسلمانوں کی مسلسل دل آزاری کی مستقل روک تھام کے لیے اقوامِ متحدہ کے انسانی حقوق کے چارٹر کے آرٹیکل 2 اور 5 کے مطابق عالمی سطح پر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمیت تمام انبیاء کی شان میں گستاخی کی سزا موت اور تمام آسمانی مذاہب کی توہین کو فوجداری جرم قرار دینے کے قوانین منظور کروائیں۔

۳۔ تمام مسلمان ممالک گستاخانہ کارروائیوں کے مرتکب و سرپرست فرانس و دیگر یورپی ممالک سے سرکاری سطح پر باضابطہ احتجاج کریں اور اگر وہ باز نہ آئیں اور گستاخانہ حرکت کے مرتکب مجرموں کو قرار واقعی سزا نہ دیں تو ان کی مصنوعات کے بائیکاٹ اور ان سے سفارتی، تجارتی و ثقافتی تعلقات منقطع کرنے کا اعلان کیا جائے۔

۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمۃ للعالمین اور پیغمبر و محسن انسانیت ہیں۔ قرآن پاک آخری الہامی کتاب اور سیرتِ طیبہ شرق و غرب اور عرب و عجم کے لیے پیغامِ رحمت ہے، جو تمام مذاہب کے پیروکاروں کے لیے اُمتِ مسلمہ کے پاس امانت ہے۔ اس لیے یہ قومی کانفرنس دنیا بھر کی مسلمان حکومتوں اور اسلامی تحریکوں اور تنظیموں سے اپیل کرتی ہے کہ دنیا بھر

مسلک کے نام پر ہونے والی پر تشدد کارروائیاں اسلام کی بدنامی کا باعث بنتی ہیں۔

ان حالات میں امت مسلمہ کے اتحاد کی اہمیت اور ضرورت دو چند ہو جاتی ہے اور اس اتحاد کے راستہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنا ناگزیر اور وقت کا تقاضا ہے۔ جماعت اسلامی پاکستان کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ امت کے تمام حصے متحد و یکجا ہوں۔ اس کا نتیجہ ہے کہ اس کی آگہی بڑھتی جاتی ہے اور نتیجۃً دوسری جماعتوں کی معاونت بھی۔

اتحاد و یگانگت کی آبیاری اخوت و بھائی چارے کا فروغ، فرقہ واریت کا خاتمہ امت کے عروج اور آگے بڑھنے میں بنیادی پتھر کی حیثیت رکھتے ہیں۔ نبی مہربان کا فرمان ذیشان ہے کہ امت جسد واحد کی طرح ہے۔ جسم کے ایک حصہ کو تکلیف پہنچتی ہے تو سارا جسم اس دکھ درد کو محسوس کرتا ہے۔

اتحاد و یگانگت کا فروغ، یکجہتی امت اور فرقہ واریت کے خاتمے لیے ہونے والی جدوجہد قابل قدر ہے۔ امت کو اس جدوجہد میں اپنا حصہ ڈالنا چاہیے۔ اس کے بغیر امت کے دلدر دور ہوسکتے ہیں اور نہ پریشانیوں کا خاتمہ۔ ضرورت ہے کہ اس جدوجہد میں ہر فرد اپنا حصہ ڈالے۔ ایک اجتماعی جدوجہد کے نتیجے میں امت اپنی منزل کی جانب اپنا سفر تیز تر کر سکے گی۔

ماہنامہ ''پیام'' اور علمی و تحقیقی ادارہ ''البصیرہ'' ملی یکجہتی کے لیے ہمارے اس مشن میں ممد و معاون کا کردار ادا کر رہے ہیں۔ میں آپ کی ان کاوشوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ماہنامہ اور ادارہ کو دن دوگنی، رات چوگنی ترقی دے۔ آمین۔

اسلامی پاکستان۔ خوشحال پاکستان

والسلام، لیاقت بلوچ

بالخصوص مغربی ممالک میں ''سیرتِ طیبہ پیغامِ امن وسلامتی'' کے موضوع پر عظیم الشان کانفرنسوں اور سیمینارز کا اہتمام کریں۔ نیز تمام بڑی بڑی زبانوں میں پیغامِ سیرت پر مشتمل مختصر موثر اور جامع کتابیں دنیا بھر میں پھیلائی اور پہنچائی جائیں۔ اس مقصد کے لیے پاکستان سمیت تمام مسلمان ممالک مستقل بجٹ مختص کریں۔

۵۔ کانفرنس میں شامل تمام دینی وسیاسی جماعتیں، سیاسی وسماجی رہنما اور تمام علمائے کرام، مشائخ عظام، وکلاء، طلبہ، رہنما اس عزم کا اظہار کرتے ہیں کہ سیرت طیبہ کے پیغام کو عام کرنے اور تحفظِ ناموسِ رسالتؐ کے مقاصد کے لیے ملک بھر کی مساجد، اداروں، بار ایسوسی ایشنوں اور دیگر مقامات پر سیرت کانفرنسوں اور سیمینارز کا مسلسل اہتمام کریں گے اور علمائے کرام اسے خطباتِ جمعہ کا مستقل موضوع بنائیں گے۔

۶۔ اتحاد امت کانفرنس سانحہ پشاور اور ملک بھر میں مساجد، مدارس، امام بارگاہوں، خانقاہوں اور دیگر مذاہب کی عبادت گاہوں پر حملوں کی مذمت کرتی ہے اور واضح کرتی ہے کہ دہشت گردی کے واقعات کا کوئی تعلق اسلام کے ساتھ نہیں۔

۷۔ اسی طرح ہم دہشت گردی کے خلاف قوم کے مشترکہ عزم کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور کراچی آپریشن کے دوران میں بڑے پیمانے پر ملکی وغیر ملکی اسلحہ کی برآمدگی، سزا یافتہ ودیگر ٹارگٹ کلرز کی گرفتاری اور ایک ہی گروہ کے ٹارگٹ کلرز کی طرف سے شیعہ وسنی علمائے کرام وعوام کے قتل کے اعتراف کے بعد ایک مرتبہ پھر حکومت پر واضح کرتے ہیں کہ دہشت گردی کو مذہب کے ساتھ جوڑنا اور مدارس ومساجد کے خلاف مہم چلانا کسی عالمی ایجنڈے کا حصہ ہے حکمران مدارس ومساجد کے خلاف مہم جوئی ختم کریں۔ تمام بے گناہ گرفتار علمائے کرام کو رہا کیا جائے اور لاؤڈ سپیکر کے استعمال کے سلسلہ میں دینی ضروریات اور تقاضوں کو مدنظر رکھ کر حقیقت پسندانہ پالیسی اپنائیں۔ نیز لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ ناچ گانے اور بدتہذیبی کے پروگراموں پر بھی پابندی لگائی جائے۔ یہ کانفرنس علمائے کرام وآئمہ مساجد سے بھی اپیل کرتی ہے کہ وہ لاؤڈ سپیکر کے استعمال میں توازن واعتدال پیدا کریں۔ اتحاد امت کانفرنس ،اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ کے تمام فیصلوں اور مطالبات کی بھی مکمل تائید وحمایت کرتی ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ ان مطالبات کو فی الفور تسلیم کیا جائے۔

۸۔ اتحاد امت کانفرنس اسلامی جمہوریہ پاکستان کی نظریاتی اساس کے تحفظ کے عزم کا اظہار کرتی ہے اور واضح کرتی ہے کہ پاکستان کی بقاوسلامتی اور استحکام ودوام نظریہ پاکستان کے ساتھ وابستہ ہے۔

۹۔ یہ کانفرنس نظریہ پاکستان اور مقاصد پاکستان کے خلاف مہم چلانے اور پاکستان کو لادین بنانے کی باتیں کرنے والے نام نہاد دانشوروں اور لادین وقادیانی عناصر پر واضح کرتی ہے کہ نظریہ پاکستان کے خلاف مہم جوئی کسی صورت برداشت نہیں کی جائے گی اور ایسے عناصر ماضی کی طرح ذلیل ورسوا اور خائب وخاسر ہوں گے۔

۱۰۔ یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئین پاکستان کے مطابق پاکستان کو ایک مکمل اسلامی ریاست بنانے اور ایک صحیح اسلامی معاشرہ تشکیل دینے کے لیے ٹھوس اقدامات کرے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی تمام سفارشات پر پارلیمنٹ میں بحث لاکر ان پر عملدرآمد کے لیے قانون سازی کرے۔ سود کے خاتمے کے سلسلہ میں وفاقی شرعی عدالت اور سپریم کورٹ آف

پاکستان کے تاریخی فیصلوں کے خلاف وفاقی شرعی عدالت میں کی جانے والی اپیل کی واپسی کے لیے اقدامات کرے اور تاریخی فیصلوں پر عملدرآمد کیا جائے۔

۱۱۔ مساجد و مدارس کی رجسٹریشن کے معاملات کو سہل بنایا جائے اور غیر قانونی رکاوٹوں کو ختم کیا جائے۔

۱۲۔ یہ کانفرنس پاکستان سمیت مختلف مسلم ممالک میں فرقہ واریت پیدا کرنے کی سازشوں کی بھرپور مذمت کرتی ہے اور واضح کرتی ہے کہ فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا کرنے والے عناصر اسلام اور امت مسلمہ کے دشمن ہیں۔ یہ کانفرنس اعلان کرتی ہے کہ امت مسلمہ کے اتحاد کے لیے جدوجہد جاری رکھیں گے اور امت مسلمہ کو باہم متصادم کرنے کی عالمی سازش کو ناکام بنادیں گے۔ نیز کشمیر و فلسطین کی آزادی کے لیے جدوجہد پر پوری امت کو متحد کریں گے۔

نوٹ: ان بڑی کانفرنسوں کے علاوہ اتحاد امت کے عنوان سے متعدد صوبائی اور علاقائی سطح کی نشستیں، پریس کانفرنسیں بھی منعقد ہوئیں۔ یہاں ہمارا مقصد فقط 2013ء تا 2016ء میں ہونے والے کونسل کے بڑے پروگرموں کا ایک اجمالی جائزہ پیش کرنا ہے۔ صوبائی اور علاقائی پروگراموں کی تفصیل اس مجلّہ کی گنجائش سے باہر ہے۔

ملی یکجہتی کونسل پاکستان ۲۷ رمضان المبارک شب آزادی پاکستان اور جمعۃ الوداع روز قدس کی مناسبت سے مظلوم فلسطینیوں سے اظہار یکجہتی کے لیے پروگرامات کا انعقاد کرتی ہے۔ یہ اصولی فیصلہ کونسل کے قائدین نے سربراہی اجلاس میں کیا۔

یوم آزادی پاکستان و یوم القدس

ملی یکجہتی کونسل پاکستان کے مرکزی قائدین نے فیصلہ کیا کہ چونکہ پاکستان 27 رمضان المبارک کی مبارک رات معرض وجود میں آیا لہذا اس مناسبت کو زندہ رکھنے اور اسلامیان پاکستان کو اس مملکت کی اہمیت و افادیت سے روشناس کروانے کے لیے چودہ اگست کے ساتھ ساتھ اس روز کو بھی شایان شان طریقے سے منایا جائے۔ اسی طرح رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو قبلہ اول کی آزادی کے دن کے عنوان سے منانے کا فیصلہ بھی کیا گیا۔ ملی یکجہتی کونسل پاکستان ہر برس یوم آزادی پاکستان اور قبلہ اول کی آزادی کے عنوان سے پروگرام منعقد کرتی ہے۔ ان پروگراموں کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

☆ 24 جولائی 2014ء یوم آزادی پاکستان و یوم القدس سیمینار، اسلام آباد۔

اس سیمینار کی میزبانی البصیرہ نے کی۔ یہ تقریب ایک مقامی ہوٹل میں منعقد ہوئی۔ سیمینار سے علامہ سید ساجد علی نقوی سینئر نائب صدر ملی یکجہتی کونسل سربراہ اسلامی تحریک پاکستان، لیاقت بلوچ سیکریٹری جنرل ملی یکجہتی کونسل و جماعت اسلامی پاکستان، آصف

لقمان قاضی نائب صدر ملی یکجہتی کونسل، ثاقب اکبر ڈپٹی سیکریٹری جنرل ملی یکجہتی کونسل وسیکریٹری جنرل تحریک فیضان اولیاء، پیر ناصر جمیل ہاشمی سینئر نائب صدر جمعیت علمائے پاکستان، میاں محمد اسلم نائب امیر جماعت اسلامی پاکستان، قاضی ظفر الحق سربراہ تحریک احیائے خلافۃ علی منہاج النبوۃ، علامہ عارف حسین واحدی سیکریٹری جنرل اسلامی تحریک پاکستان، مولانا عبدالجلیل نقشبندی نائب صدر اتحاد علمائے پاکستان، علامہ اصغر عسکری صوبائی سیکریٹری جنرل مجلس وحدت مسلمین پنجاب اور دیگر شخصیات نے خطاب کیا۔

☆ 25 جون 2016ء یوم آزادی پاکستان و یوم القدس سیمینار۔ اسلام آباد

اس پروگرام کی میزبانی بھی البصیرہ نے کی۔ یہ پروگرام نظریہ پاکستان کونسل ٹرسٹ کے اشتراک سے منعقد ہوا جس سے جناب علامہ سید ساجد علی نقوی، راجہ ظفر الحق، جناب لیاقت بلوچ، سینیٹر فضل علی (جے یو آئی)، صاحبزادہ سلطان احمد علی، جناب آصف لقمان قاضی، جناب پیر عبدالرحیم نقشبندی، جناب علامہ امین شہیدی، جناب میاں محمد اسلم، جناب پیر سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، جناب قاضی ظفر الحق، جناب علامہ عارف حسین واحدی، جناب علامہ انیس الحسنین خان، جناب عبداللہ گل، جناب خالد محمود عباسی علامہ اعجاز بہشتی اور نظریہ پاکستان کونسل ٹرسٹ کے قائمقام چیئرمین نے بھی خطاب کیا۔ اس کانفرنس میں ادارہ میثاق کی جانب سے قدس کے حوالے سے ایک ڈاکومینٹری بھی پیش کی گئی۔ کانفرنس میں جڑواں شہروں سے مذہبی جماعتوں کے کارکنان کے علاوہ سول سوسائٹی کے اراکین کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔

اسلام کا چہرہ مسخ کرنے والوں کے عزائم کو ناکام بنادیں گے، دشمنان اسلام امت مسلمہ کو تقسیم کرنے کی سازشوں میں مصروف ہیں، اسرائیل اور بھارت دنیا کے سب سے بڑے بدمعاش ہیں، شیعہ سنی کا اکٹھا بیٹھنا ملی یکجہتی کونسل کی کامیابی ہے۔ (عالمی دہشتگردی و پاکستان قومی کانفرنس ۲۰۱۶ء)

احترام محرم الحرام

ملی یکجہتی کونسل پاکستان کے زیر اہتمام احترام محرم الحرام کے عنوان سے گزشتہ برسوں میں متعدد نشستوں کا اہتمام کیا گیا۔ ان نشستوں میں محرم الحرام میں بین المسالک ہم آہنگی، فلسفہ کربلا سے درست استفادہ کی راہیں اور دیگر امور زیر بحث آئے۔ گزشتہ برسوں میں راولپنڈی میں عاشورہ کے جلوس میں ہونے والے واقعات کے اثرات کو کنٹرول کرنے کے عنوان سے بھی ملی یکجہتی کونسل پاکستان نے انتہائی اہم اور کلیدی کردار ادا کیا۔ اس سلسلے میں درج ذیل اہم اجلاس منعقد کیے گئے۔

☆ 18 نومبر 2013ء سانحہ عاشورہ راولپنڈی کے عنوان سے نشست، مرکزی دفتر ملی یکجہتی کونسل پاکستان

سانحہ یوم عاشورہ راولپنڈی نے پاکستانی معاشرے کے اندر مسلکی تقسیم کو گہرا کیا، جڑواں شہروں اور پاکستان بھر میں بے چینی

کی فضا تھی، اس سانحہ کے بعد متعدد مذہبی مقامات پر حملے ہوئے ایسی صورتحال میں ملی یکجہتی کونسل پاکستان نے اہم کردار ادا کیا۔ ملی یکجہتی کونسل پاکستان کا ایک مرکزی وفد جناب لیاقت بلوچ کی سربراہی میں فریقین سے ملا اور صورتحال کو سمجھنے نیز حالات کو معمول پر لانے کی کوشش کی۔ چہلم سید الشہداء سے قبل ملی یکجہتی کونسل پاکستان کے زیر اہتمام ایک خصوصی اجلاس الفلاح ہال میں منعقد ہوا جس میں جنرل حمید گل نے خصوصی شرکت کی۔ اس اجلاس میں جنرل صاحب کی قیادت میں کمیٹی قائم کی گئی تا کہ وہ فریقین سے ملاقات کرے نیز چہلم سید الشہداء کے موقع پر امن وامان کو بحال رکھنے کے لیے لائحہ عمل تیار کرے۔ اس کمیٹی کے اراکین نے فریقین سے ملاقاتیں کیں۔ اس کمیٹی کی کوششوں سے چہلم کا جلوس نہایت پرامن انداز سے وقوع پذیر ہوا۔

☆ 13 اکتوبر 2015 استقبال محرم اجلاس، منصورہ لاہور۔

ملی یکجہتی کونسل کے زیر اہتمام استقبال محرم کانفرنس جماعت اسلامی کی میزبانی میں تیرہ اکتوبر دو ہزار پندرہ کو منصورہ لاہور میں منعقد ہوئی جس میں کونسل میں شامل جماعتوں کے قائدین کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔ یہ اجلاس کونسل کے سیکریٹری جنرل جناب لیاقت بلوچ کی نظامت میں منعقد ہوا جس میں کونسل کے مرکزی قائدین منجملہ جناب حافظ اللہ وسایا، جناب قاضی سید نیاز حسین نقوی، جناب ثاقب اکبر، پیر ہارون گیلانی نے خصوصی شرکت کی۔ تقریب میں مذہبی مقدسات کے احترام اور ایک دوسرے سے پیار و محبت پر کی اہمیت وافادیت پر زور دیا گیا۔





استقبالیہ مجمع تقریب بین المذاہب اسلامی

مجمع تقریب بین المذاہب اسلامی کا وفد جو مجمع کے سربراہ آیت اللہ محسن اراکی کی سربراہی میں پاکستان تشریف لایا کے اعزاز میں ملی یکجہتی کونسل پاکستان کے زیر اہتمام اسلام آباد کے ایک مقامی ہوٹل میں استقبالیہ کی تقریب منعقد کی گئی۔ مجمع کے وفد میں آیت اللہ محسن اراکی کے علاوہ محترم حجۃ الاسلام سید علم الہدیٰ، محترم حجۃ الاسلام اوحدی، محترم مولوی نظیر احمد سلامی، مجلس خبرگان ایران (اہل سنت عالم دین) محترم حجۃ الاسلام سید جلالی، محترم آقای عسکری دوست شامل تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا، تلاوت کی سعادت قاری سید بزرگ شاہ الازھری نے حاصل کی۔ نعت رسول مقبول کونسل کے ڈپٹی سیکریٹری جنرل جناب ثاقب اکبر نے پیش کی۔ اس موقع پر متعدد راہنماؤں نے اظہار خیال کیا۔ ان کی گفتگو کے اہم نکات ذیل میں پیش کیے جارہے ہیں:

ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر

خطبہ صدارت دیتے ہوئے ملی یکجہتی کونسل پاکستان کے صدر ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر زبیر نے کہا کہ کونسل اور ادارہ تقریب بین المذاہب کا کام ایک ہی ہے۔ ہمارا ہدف ایک ہے۔ ملی یکجہتی کونسل مختلف مسلمان ممالک میں اتحاد و وحدت کا جو کام پاکستان کی سطح پر انجام دے رہی ہے وہی کام ادارہ تقریب عالمی سطح پر کر رہا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ آج امت مسلمہ کو بہت سے چیلنجز کا سامنا ہے جس میں تکفیریت، دہشت گردی اور شدت پسندی بڑے مسائل ہیں۔ داعش جیسی تنظیمیں پوری امت مسلمہ میں خون کی ہولی کھیل رہی ہیں۔ انھوں نے کہا کہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ وہ دین جو سلامتی کا پیامبر بن کر آیا اس کے پیروکار ایک دوسرے کے گلے کاٹ رہے ہیں۔ اس سلسلے کو روکنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں اس حوالے سے مشترکہ جدوجہد کا آغاز کرنا چاہیے۔

ثاقب اکبر

جناب ثاقب اکبر نے فارسی میں خطاب کرتے ہوئے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور کونسل کی پاکستان میں کارکردگی اور فعالیت پر روشنی ڈالی انہوں نے کہا کہ ملی یکجہتی کونسل نوے کی دہائی سے پاکستان میں مختلف مسالک کے مابین ہم آہنگی کے فروغ کے لیے کوشاں ہے۔ ہمارے اکابرین مولانا شاہ احمد نورانی، مرحوم قاضی حسین احمد اور دیگر علماء نے انتہائی سخت حالات میں اپنی ذمہ داری کو انجام دیا اور مسلمانوں کے مابین ہم آہنگی کو فروغ دیا۔ جناب ثاقب اکبر نے کہا کہ اس ادارے کو حکومتی سرپرستی حاصل نہیں ہے۔ آج تک ہم نے جو کچھ کیا اپنے دینی جذبے اور احساس ذمہ داری کے تحت کیا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اتحاد و وحدت پر یقین رکھنے والی تمام قوتیں مجتمع ہوں اور مشترکہ حکمت عملی کے تحت امت مسلمہ کے مسائل کو حل کرنے کے لیے اپنا کردار ادا کریں۔

لقمان قاضی

کونسل کے نائب صدر جناب آصف لقمان قاضی نے استقبالیہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان معزز مہمانوں کا دوسرا گھر ہے۔ امت مسلمہ آج بہت سے مسائل سے دوچار ہے ہمیں ان مسائل کے حل کے لیے مل کر کوششیں کرنی ہوں گی۔

آیت اللہ محسن اراکی، سیکرٹری جنرل عالمی مجمع التقریب بین المذاہب الاسلامیہ کے اعزاز میں ملی یکجہتی کونسل پاکستان کی جانب سے استقبالیہ تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ منعقدہ تقریب میں ایران سے آئے وفد نے شرکت کی، جس کی سربراہی آیت اللہ محسن اراکی، سیکرٹری جنرل عالمی مجمع التقریب بین المذاہب الاسلامیہ کر رہے تھے، تقریب میں شہاب الدین دارائی، کلچرل قونصلر سفارت اسلامی جمہوری ایران، جناب قاسم مرادی، ڈپٹی کلچرل قونصلر جمہوری اسلامی ایران، اسلام آباد بھی شریک تھے۔ اسلام آباد میں منعقدہ استقبالیہ تقریب میں ملی یکجہتی کونسل میں شامل تمام جماعتوں کے نمائندہ وفود شریک تھے۔

تعزیتی ریفرنس

☆ ستمبر 2015ء، تعزیتی ریفرنس جنرل حمید گل وشجاع خانزادہ، اسلام آباد

جنرل (ر) حمید گل کی رحلت اور وزیر داخلہ پنجاب شجاع خانزادہ کی خودکش دھماکے میں شہادت کے عنوان سے ملی یکجہتی کونسل پاکستان کے زیر اہتمام ایک تعزیتی ریفرنس کا انعقاد کیا گیا۔اس ریفرنس میں جناب لیاقت بلوچ، جناب میاں محمد اسلم، جناب آصف لقمان قاضی، جناب پیر عبدالرحیم نقشبندی، جناب پیر چراغ الدین شاہ، جناب ثاقب اکبر، جناب علامہ عارف حسین واحدی، جناب حاجی ابوشریف، جناب عبدالجلیل نقشبندی، جناب شاہد شمسی، جناب کاشف چوہدری، جناب عبدالوحید شاہ، جناب ڈاکٹر سید محمد نجفی، جناب فرحت حسین شاہ اور دیگر احباب نے شرکت کی اور ان دونوں افراد کی ملک وملت کے لیے خدمات کو سراہا۔



عالمی دہشت گردی اور پاکستان قومی کانفرنس

8 اگست 2016ء

ملی یکجہتی کونسل پاکستان کے زیر اہتمام ''عالمی دہشت گردی اور پاکستان'' کے زیر عنوان ایک قومی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں کونسل میں شامل جماعتوں کے قائدین کے علاوہ ملک کی سیاسی وعسکری قیادت نے شرکت کی ۔کانفرنس کے شرکاء میں جناب سراج الحق، جناب صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، جناب پروفیسر حافظ محمد سعید، جناب شیخ رشید احمد، جناب لیاقت بلوچ، جناب حافظ عاکف سعید، جناب مولانا عبدالغفار روپڑی، جناب مولانا عبدالمالک، جناب علامہ قاضی نیاز حسین نقوی، جناب صاحبزادہ سلطان احمد علی، جناب علامہ محمد امین شہیدی، جناب جنرل (ر) عبدالقیوم، جناب ثاقب اکبر، جناب جنرل (ر) امجد شعیب، جناب پروفیسر ڈاکٹر قبلہ ایاز، جناب سید ضیاءاللہ شاہ بخاری، جناب علامہ شبیر حسن میثمی، جناب علامہ عارف حسین واحدی، جناب میاں محمد اسلم، جناب پیر سید محفوظ مشہدی، جناب پیر معین الدین کریجہ، جناب دیوان عظمت سید محمد چشتی، جناب سردار محمد خان لغاری، جناب پیر غلام اویسی، جناب غلام محمد صفی، جناب قاری یعقوب شیخ، جناب ڈاکٹر امتیاز احمد، جناب ناصر شیرازی، جناب اسد نقوی، جناب زبیر فاروق خان، جناب شمس الرحمن سواتی اور دیگر شامل ہیں۔

کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے قائدین کا کہنا تھا کہ اسلام کا چہرہ مسخ کرنے والوں کے عزائم کو ناکام بنا دیں گے، دشمنان اسلام امت مسلمہ کو تقسیم کرنے کی سازشوں میں مصروف ہیں، اسرائیل اور بھارت دنیا کے سب سے بڑے بدمعاش ہیں، شیعہ سنی کا اکٹھا بیٹھنا ملی یکجہتی کونسل کی کامیابی ہے، پاکستان کی سرحدوں پر نظریاتی اور معاشی خطرات بڑھتے جا رہے ہیں، امت مسلمہ کا اتحاد وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ایران اور سعودی عرب کے اختلافات کا فائدہ امریکا اور اسرائیل اٹھا رہے ہیں۔ دہشتگردی کو اسلام سے جوڑنا انتہائی بھونڈی سازش ہے۔

کوئٹہ میں ہونے والا خودکش حملہ بدترین دہشتگردی اور پاکستان کی سلامتی پر حملہ ہے۔ حکومت فوری طور پر حملے میں ملوث افراد کو گرفتار کرکے قرار واقعی سزا دے۔ کوئٹہ میں ہونے والے حملے میں بھارتی خفیہ ایجنسی ''را'' کے ہاتھ کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ حالیہ دنوں میں بھارتی جاسوس کلبھوشن کی گرفتاری اس بات کا ثبوت ہے۔ دشمن نے بلوچستان پر فوکس کیا ہوا ہے۔ حکومت کو فوری طور پر بیرون ممالک میں بیٹھے بلوچ راہنماؤں سے مذاکرات کرنا چاہئیں۔ پانامہ لیکس کے معاملے پر وزیراعظم نے تین بار قوم سے خطاب کیا تاہم کشمیر میں 80 کشمیری شہید ہو گئے ہیں مگر وہ اس پر خاموش ہیں۔ حکمران کشمیریوں کی حمایت کرنے کے بجائے ان کے ساتھ یکجہتی کرنے والوں پر بھی تنقید کرتے ہیں۔ مغل شہزادوں کے پاس عوام کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔ ان کا اپنا ذاتی ایجنڈا ہے۔ 15 اگست کو بھارتی یوم آزادی یوم سیاہ کے طور پر منائیں گے اور مظفرآباد سے چکوٹھی تک مارچ کیا جائے گا۔ کشمیری پاکستان کی جنگ لڑ رہے ہیں۔



ملی یکجہتی کونسل کے صدر صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر نے اپنے خطاب میں کہا کہ کوئٹہ میں آج ہونے والے دہشتگرد حملے نے ہماری اس کانفرنس کی اہمیت کو مزید اجاگر کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ روسی صدر نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ چالیس ممالک دہشتگرد تنظیم ''داعش'' کو چلا رہے ہیں۔ پاکستان میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے۔ دشمنان اسلام امت مسلمہ کو تقسیم کرکے آپس میں لڑانے کی سازشوں میں مصروف ہے۔ جس کا اسلام کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ انھوں نے سارک کانفرنس کے موقع وزیر داخلہ کے کشمیر پر جرأت مندانہ موقف کی تعریف کی تاہم انھوں نے کہا کہ بحیثیت مجموعی حکومت کی کارکردگی سے کشمیری قیادت مطمئن نہیں ہے۔ انھوں نے کہا کہ بچوں کے اغواء کے حالیہ واقعات بھی دہشتگردی کے زمرے میں آتے ہیں۔ امت مسلمہ کو چاہیے کہ او آئی سی کا اجلاس فوری طور پر بلائے اور اسلامی ممالک کو درپیش چیلنجز اور خطرات کا حل ڈھونڈنا چاہیے اور پاکستان کو اس سلسلے میں فعال کردار ادا کرنا چاہیے۔

عوامی مسلم لیگ کے سربراہ شیخ رشید نے اپنے خطاب میں کہا کہ دہشتگردوں کا کوئی کالج نہیں ہے۔ ملی یکجہتی کونسل کی کامیابی ہے کہ شیعہ اور سنی اکٹھے بیٹھے ہوئے ہیں۔ پاکستان کو سرحدوں کے باہر سے نہیں بلکہ اندر سے خطرہ ہے جس کو ملی یکجہتی کونسل ختم کرسکتی ہے۔ اگر اسلام کا نام بلند کرنا ہے تو پھر کلمہ طیبہ کا ورد بلند کرنا ہوگا۔ انھوں نے کہا کہ امت مسلمہ کو ایک دبنگ لیڈر کی ضرورت ہے۔ اگر تقریروں سے انقلاب آنا ہوتا تو اب تک آچکا ہوتا۔ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی مظالم سے 80 کشمیری شہید ہوگئے ہیں۔ کرپشن، مہنگائی اور لوڈشیڈنگ کا خاتمہ بھی ملی یکجہتی کونسل کے دائرہ اختیار میں آتا ہے۔ انھوں نے بھارت کو امریکا کی جیب کی گھڑی قرار دیا۔ انھوں نے کہا کہ پاکستان پر اللہ تعالیٰ کا خصوصی کرم ہے کہ وہ اللہ کی مہربانی سے اپنے جغرافیائی محل وقوع کی کمائی کھا رہا ہے۔

جماعت الدعوۃ کے سربراہ پروفیسر حافظ محمد سعید نے کہا کہ عالمی کفر نے اسلام کے خلاف ایک خوفناک جنگ چھیڑ رکھی ہے جو کہ روایتی ہتھیاروں کے بجائے دہشتگردی سے لڑی جارہی ہے اور مسلمانوں کو دہشتگرد قرار دینے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اسرائیل اور بھارت دنیا کے سب سے بڑے بدمعاش ہیں اور ان کو امریکہ کی مکمل تائید حاصل ہے انھوں نے کہا کہ برہان وانی سمیت ہزاروں کشمیریوں کی شہادت کے بعد اب وہ وقت آ گیا ہے کہ کشمیر کی آزادی کا سورج طلوع ہو۔ انھوں نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر سے بھارتی تسلط ختم کروا کر کشمیر کو آزاد کروانا اہم مشن ہے۔

کانفرنس سے اپنے خطاب میں ملی یکجہتی کونسل کے سیکرٹری جنرل لیاقت بلوچ نے کہا کہ پاکستان کی سرحدوں پر نظریاتی اور معاشی حوالے سے خطرات بڑھتے جارہے ہیں۔ ملک میں دہشتگردی کے ماسٹر مائنڈ کو نظر انداز کرکے مساجد، مدارس اور مذہبی قائدین کو نشانہ بنایا جارہا ہے۔ کشمیر میں طویل عرصے سے کشمیریوں میں مظالم کا سلسلہ جاری ہے جس پر قائدین کی مشاورت سے اس کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ کیا۔

ملی یکجہتی کونسل کے ڈپٹی سیکرٹری اور علمی و تحقیقی ادارے البصیرہ کے سربراہ ثاقب اکبر نے کہا کہ کانفرنس مشترکہ کاوشوں کا نتیجہ ہے۔ ملی یکجہتی کونسل میں شامل جماعتوں کو مسلمانوں کو درپیش مسائل کو حل کرنے کی کوششیں کرنا چاہئیں۔ فلسطین اور کشمیر سمیت امت مسلمہ کے تمام مسائل پر آواز اٹھانا چاہیے۔ انھوں نے کہا کہ اس کے لیے تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے کے قریب آنا پڑے گا۔ امت مسلمہ کا اتحاد وقت کی اہم ضرورت ہے اس کے بغیر نہ تو عالمی اور نہ ہی پاکستان سے دہشتگردی کا خاتمہ ہوسکے۔ کانفرنس کے اختتام پر مشترکہ اعلامیہ جاری کیا گیا جو کہ حسب ذیل ہے۔

عالمی دہشت گردی اور پاکستان قومی کانفرنس

مشترکہ اعلامیہ

اسلام آباد، 8 اگست 2016ء

ملی یکجہتی کونسل پاکستان کے زیر اہتمام منعقدہ یہ قومی کانفرنس مقبوضہ کشمیر، فلسطین، شام، عراق، یمن، افغانستان، اراکان (برما) اور مصر و بنگلہ دیش سمیت متعدد مسلم ممالک میں جاری خون ریزی اور مدینہ منورہ میں مسجد نبویؐ کے قریب ہونے

والے دہشت گردی کے دل خراش سانحے پر گہرے دکھ اور شدید صدمے کا اظہار کرتے ہوئے ان حالات و واقعات کی شدید مذمت کرتی ہے۔ عالم اسلام پر مسلط یہ جارحیت، دہشت گردی اور عسکری و تہذیبی یلغار صہیونیت، برہمن سامراج اور امریکہ و مغرب کی ایک سوچی سمجھی سازش ہے جس کی وجہ سے آج پورا عالم اسلام شدید صدمے اور گہرے کرب و اضطراب سے گزر رہا ہے۔ مسجد نبویؐ پر حملہ سے پوری امت مسلمہ کے دل لرز اٹھے ہیں۔ اور دہشت گردوں کی طرف سے ہمارے مقدس ترین مقامات کو نشانہ بنانے کی وجہ سے ہر مسلمان کا دل زخمی ہے۔ اگرچہ دہشت گرد اپنے مکروہ عزائم میں ناکام ہوئے ہیں۔ تاہم ان کی ان حساس ترین مقامات تک رسائی انتہائی قابل تشویش ہے۔

☆ مقبوضہ کشمیر میں برہان مظفر وانی کی شہادت 8 جولائی 2016ء کے بعد وقفہ وقفہ سے مسلسل کرفیو نافذ ہے۔ بھارت کی 6 لاکھ سے زائد افواج کی طرف سے سفاکیت و درندگی کا ظالمانہ کھیل مسلسل جاری ہے۔ عورتوں، بچوں سمیت 75 سے زائد مظلوم کشمیری شہید 5 ہزار سے زائد شدید زخمی اور ممنوعہ پیلٹ گنز کا نشانہ بن کر 200 کے قریب افراد بینائی سے محروم ہو چکے ہیں۔ بھارت کی طرف سے عالمی میڈیا اور انسانی حقوق کی تنظیموں کے داخلہ اور انٹرنیٹ، موبائل فون سمیت رابطہ کے تمام ذرائع کے استعمال پر پابندی جیسے جرائم مسلسل جاری ہیں۔ بڑی طاقتوں اور انسانی حقوق کی نام نہاد تنظیموں کے دہرے معیار اور جانبدارانہ غیر انسانی رویے قابل مذمت انداز میں جاری ہیں۔


DAILY EXPRESS
ایکسپریس


دنیا

☆ افغانستان میں برطانیہ اور روس کے بعد امریکہ افغانیوں پر اپنے عزائم اور خطہ پر بالادستی قائم کرنے کے لیے لاکھوں انسانوں کو قتل کر چکے ہیں، افغانستان کے ذریعے ان قوتوں نے دنیا بھر میں دہشت گردی، انتہا پسندی، نفرتوں اور مذاہب کی بنیاد پر تقسیم کا لامتناہی سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ افغانستان سے امریکہ اور اس کے اتحادی نکل جائیں، افغانستان میں ہر طرف کی مداخلت بند کی جائے، افغانستان کے عوام کو آزادانہ بنیادوں پر اپنے مستقبل کے فیصلے کا حق دیا جائے، انصاف اور عدم مداخلت کی حکمت عملی دنیا اور خطہ میں امن کا ذریعہ بنے گی، وفاقی اور صوبائی حکومتیں افغان مہاجرین کا معاملہ ردعمل نہیں انسانی بنیادوں پر حکمت و دانش سے حل کریں۔

☆ شام میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف کی خون آشام جنگ اور داعش جیسے دہشت گرد گروہوں کی موجودگی نے ان علاقوں کو امریکہ، روس، برطانیہ جیسی طاقتوں کا اکھاڑا بنا دیا ہے۔ ڈیڑھ لاکھ سے زائد بے گناہوں کی شہادت، عفت مآب عورتوں کی

جبری آبروریزی اور ملکی وغیر ملکی طاقتوں کی بمباری سے مساجد و مزارات کی شہادت، دوتہائی آبادی کی دوسرے ممالک کے مہاجر کیمپوں اور کھلے آسمانوں تلے منتقلی ہجرت کے دوران سمندر برد ہونے کے کرب ناک سانحات، معصوم بچوں کی ان کے والدین کے ہاتھوں میں خون میں نہائی ہوئی لاشوں کی وجہ سے شام آج کربلا بن چکا ہے۔اس سے پہلے عراق، لیبیا اور یمن بھی خون ریزی کی دلدل میں دھکیلے جا چکے ہیں۔

☆ قبلہ اول پر صہیونی قبضے اور فلسطینی عوام پر عرصہ حیات تنگ کرنے کا سلسلہ گزشتوں 69 سال سے جاری ہے۔غزہ کے لاکھوں عوام گزشتہ 9 سالوں سے مکمل طور پر محصور ہیں۔اسرائیلی افواج ان پر آئے روز گولہ باری کرتی ہیں۔قبلہ اول مسجد اقصیٰ کو شہید کرنے اور وہاں نام نہاد ہیکل سلیمانی تعمیر کرنے کے دیرینہ صہیونی منصوبے کی تکمیل کی سازش اب بھی عروج پر ہے۔ہم اہل فلسطین بالخصوص اہل غزہ کو اس بے مثال اور لازوال جرأت ایمانی پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں جس کے ساتھ وہ اسرائیلی ظلم وستم کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ترکی اور ایران سمیت جن اسلامی ممالک اور اداروں نے ان مظلوم فلسطینیوں کی غیر مشروط حمایت کی ہے ہم پورے عالم اسلام کی طرف سے ان سے اظہار تشکر کرتے ہیں۔

☆ ہم ترکی کے صدر رجب طیب اردگان کو بنگلہ دیشی حکومت کے مظالم پر بنگلہ دیش حکومت سے سفارتی تعلقات ختم کرنے اور کشمیر، برما سمیت عالم اسلام کے تمام سلگتے مسائل پر جرات مندانہ موقف اختیار کرنے پر مبارک باد دیتے ہیں۔اور گزشتہ دنوں کی ناکام فوجی بغاوت کے موقع پر بے مثال تاریخی کردار ادا کرنے پر ترکی عوام کی عظمتوں کو سلام کرتے ہیں۔ہم طیب اردگان کے موقف کی حمایت کرتے ہوئے ان سے بجا طور پر توقع رکھتے ہیں کہ وہ توازن واعتدال کے ساتھ ترک عوام کے تمام طبقات میں کامل یکجہتی وہم آہنگی پیدا کریں گے۔اور ترک معاشرے کو بکھرنے اور تقسیم ہونے سے بچائیں گے۔

☆ برادر ملک بنگلہ دیش گزشتہ 8 سالوں سے مقتل گاہ بنا ہوا ہے۔ہندوستان کی سرپرستی میں بنگلہ دیش کی ڈکٹیٹر حسینہ واجد اپنے تمام مخالفین بالخصوص جماعت اسلامی کے رہنماؤں کو ہولناک سیاسی انتقام کا نشانہ بنا رہی ہے۔مولانا مطیع الرحمٰن نظامی، عبدالقادر ملا، قمر الزمان، علی احسن محمد مجاہد اور صلاح الدین چوہدری جیسے انتہائی معزز و محترم اور قابل قدر رہنماؤں کو محض اسلام، پاکستان، بنگلہ دیش اور امت مسلمہ سے محبت کے جرم میں بے گناہ تختہ دار پر چڑھا دیا گیا۔ہم ان تمام قابل احترام شہدائے ملت کی عظمتوں کو سلام پیش کرتے ہیں۔

☆ اراکان (برما) کے مسلمانوں پر قیامت ٹوٹی ہوئی ہے۔صرف مسلمان ہونے کے جرم میں ان کے گاؤں کے گاؤں جلا دیئے گئے ہیں۔ہزاروں افراد کو شہید اور زخمی یا انہیں بیرون ملک ہجرت پر مجبور کر دیا گیا ہے۔آج اراکان کے مسلمان تمام انسانی حقوق اور تمام شہری سہولتوں سے محروم ہیں۔

☆ اس سارے پس منظر میں ملی یکجہتی کونسل پاکستان کے زیراہتمام قومی کانفرنس کے شرکاء اس عزم کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم امت کو گروہوں میں تقسیم کر کے باہم متصادم کرنے کی عالمی صہیونی سازش کو ان شاء اللہ ناکام بنائیں گے۔فرقہ وارانہ کشیدگی کے خاتمے اور ہم آہنگی کے فروغ کے لئے ہر سطح پر علماء کرام، مشائخ عظام اور ملک بھر کی تمام روحانی درگاہوں کے سجادہ نشین مل کر

امت کے اتحاد کو یقینی بنائیں گے۔

☆ ہم اس عزم کا اظہار کرتے ہیں کہ حرمین شریفین کا تحفظ ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور ہم گروہ بندیوں، فرقہ بندیوں، مسالک اور سیاسی وابستگیوں سے بالاتر ہو کر حرمین شریفین کے تحفظ کے لئے ہر طرح کی قربانیاں دینے سے دریغ نہیں کریں گے۔

☆ ہم حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ بھارت کی جارحیت اور مظالم کو عالمی رائے عامہ کے سامنے بے نقاب کرنے کے لئے فوری اقدامات کرے۔ تمام دینی وسیاسی جماعتوں کی اے پی سی کے ذریعہ متفقہ اور مستقل کشمیر پالیسی بنائی جائے جسے آئینی تحفظ حاصل ہو۔ نیز اقوام متحدہ کی قراردادوں اور منشور کے تقاضوں کے مطابق کشمیر میں رائے شماری کے لئے آزادی کشمیر قومی ایکشن پلان تیار کیا جائے۔

☆ یہ اجلاس تمام مسلم حکومتوں سے اپیل کرتا ہے وہ کسی بھی جگہ، کسی بھی ظالم کا ساتھ دینے کے بجائے ہر جگہ مظلوم کے پشتیبان بنیں۔ اسلام شورائیت کا دین ہے کسی بھی فرد، گروہ، حکومت یا فوج کو بندوق اور قوت کے بل بوتے پر اپنا اقتدار یا رائے مسلط کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ جہاں بھی عوام کی رائے کو کچلتے ہوئے جبر واستبداد مسلط کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، وہاں اگر یہ سلسلہ نہ روکا گیا تو بالآخر سب کے حصے میں ہلاکت وتباہی آئے گی۔ مسلمان ملکوں کو چاہیے کہ اپنی اپنی رائے عامہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے شورائی نظام حکومت تشکیل دیں اور قانون کی حکمرانی کا اہتمام کریں۔

☆ یہ اجلاس فلسطین، افغانستان اور کشمیر سمیت ہر اس خطے کے عوام کے شانہ بشانہ کھڑے رہنے کے عزم کا اعادہ کرتا ہے ، جہاں بیرونی قوتوں نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے اور وہاں کے عوام اس تسلط سے نجات کی خاطر جدوجہد کر رہے ہیں۔

☆ ہم دہشت گردی کی ہر اس شکل کی مذمت کرتے ہیں جس سے انسانوں کو قتل کرنے، زندہ انسانوں کو جلانے کی وارداتیں کی جاتی ہیں، دہشت گرد تنظیمیں اسلام، مسلمانوں، انسانوں کی خیر خواہ نہیں ہیں، یہ انسانیت دشمن اور استعماری قوتوں کے خود کاشت پودے ہیں۔ دہشت گردی کی ہر شکل کے خاتمہ کے لیے قومی کانفرنس کے شرکاء اپنا کردار ادا کریں گے۔

☆ یہ اجلاس مسیحی مذہبی راہنما پوپ فرانسس کے اس بیان کا خیر مقدم کرتا ہے جس میں انہوں نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ دہشتگردی کو اسلام سے نہ جوڑا جائے۔ یورپ کے مسیحی جوان بھی شراب نوشی اور بیروزگاری کے سبب دہشتگردی کی جانب جارہے ہیں۔

☆ یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ اور پاکستانی قوم سے اپیل کرتا ہے کہ وہ بھی مظلوم عوام کو ظلم سے نجات دلانے اور مقبوضہ کشمیر کے عوام کو بھارتی تسلط اور دیگر مقبوضہ علاقوں کو ظالمانہ استبداد سے آزاد کروانے کے لئے اپنی اپنی ذمہ داری پوری کریں۔ برادر بنگلہ دیش میں حکومت کو ظلم سے روکنے کے لئے عالمی برادری اور حقوق انسانی کے عالمی اداروں اور تنظیموں سے بھرپور مدد لے۔ بالخصوص بنگلہ دیش کے مولانا عبدالسبحان و میر قاسم جیسے ملی رہنماؤں کی سزائے موت کے خاتمہ کے لئے عالمی عدالت انصاف وانسانی حقوق کمیشن تک رسائی جیسے ٹھوس عملی اقدامات کئے جائیں اسی طرح مصر، شام، کشمیر، فلسطین، اراکان اور بنگلہ دیش میں محصور لاکھوں مظلوم عوام کی بھرپور قانونی، اخلاقی، سیاسی اور مالی مدد کرے۔ مظلوم ومقہور عوام کی دادرسی کرنا ہمارا اولین دینی، ملی

علامہ سید ساجد علی نقوی

سربراہ اسلامی تحریک



ملی یکجہتی کونسل کے اہداف روشن اور واضح ہیں جس میں مذہبی رواداری، مشترکات پر زور دینا، اختلافی باتوں سے پرہیز شامل ہیں۔ان اہداف کا پاکستان میں نمایاں اثر ہوا ہے۔اس سے ایک ایسی فضا پیدا ہوئی جس سے بھائی چارہ وجود میں آیا۔امت میں یک یکجہتی پیدا ہوئی۔پاکستان کے مسائل کے مدنظر ہمیں اپنی طاقت اور توانائیوں کو متحد و منسجم کرنے کی ضرورت ہے۔فرقہ واریت ہی اس راہ کی سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ہمیں چاہیے کہ ہم اس ہم آہنگی کو فروغ دیں۔ایک دوسرے کو برداشت کریں۔علمی سطح پر اور تہذیب کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنے موقف کو بیان کرنے سے فرقہ واریت میں کمی لائی جاسکتی ہے۔ہمیں متحد ہوکر ایک امت کے تصور کو حقیقت کا روپ دینا چاہیے۔اسی طرح ہم ملک میں موجود خرابیوں اور بگاڑ کو دور کرسکتے ہیں اور اسلام کا عادلانہ نظام قرآن وسنت کی روشنی میں قائم کیا جاسکتا ہے۔اس ملک کو سنوارنے، عادلانہ نظام کے قیام ،سماج کی صحیح راہنمائی، ملک میں تبدیلی لانے اور اس تبدیلی کے پیغام کو پوری دنیا تک پہنچانے کے لیے ہمیں حقیقی یکجہتی اور اتحاد کی ضرورت ہے۔ اگر ملی یکجہتی کے اقدامات جاری رہے تو اس کے نتائج ضرور برآمد ہوں گے۔

(۱۱ اکتوبر ۲۰۱۲ء عالمی اتحاد امت کانفرنس سے خطاب)

اور قومی فریضہ ہے۔

☆ یہ اجلاس حکومت پاکستان وہ مسلمان ملکوں کے مابین اختلافات کو حل کرنے کے لیے فعال طور پر ثالثی کا کردار ادا کرے اور مسائل میں غیر جانبدار اسلامی ممالک کو بھی اس سلسلے میں اپنے ساتھ شریک کرے۔

☆ ہم اسلامی سرزمینوں اور علاقوں میں موجود تمام غیر ملکی افواج سے تقاضا کرتے ہیں کہ وہ ان ملکوں اور علاقوں سے نکل جائیں تاہم مسلمان حکومتوں سے بھی اپیل کرتے ہیں کہ وہ آپس کے مسائل کو باہمی مشاورت اور بات چیت سے حل کریں، دہشت گردی کے خاتمے کے لیے مل کر کوشش کریں اور ایک دوسرے سے اس سلسلے میں تعاون کریں ،آپس میں تجارتی تعلقات کو فروغ دیں ، اچھی حکمرانی کی اسلامی روایات کو زندہ کریں، اپنے معاشروں کو ہر طرح کی کرپشن سے پاک کریں ۔تعلیم اور صحت کے معیار کو بہتر بنائیں اور تمام غیر مسلم ممالک سے عدم مداخلت کے اصول کی بنیاد پر روابط کو فروغ دیں۔

☆ ہم اسلامی ممالک سے یہ بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ او آئی سی کو مسلم عوام کی امنگوں کے مطابق فعال بنائیں اور اس میں منظور کی گئی متفقہ قراردادوں کی روشنی میں باہمی تعلقات کو فروغ دیں اور اس کے تحت امت مسلمہ کی امنگوں کے مطابق مختلف اداروں کو فعال بنائیں۔

☆ یہ اجلاس حکومت پاکستان اور افواج پاکستان کے دہشت گردی کے خلاف کردار کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ نیشنل ایکشن پلان کو اس کی حقیقی روح کے مطابق جاری و ساری رکھیں اور اس سلسلے میں پیدا ہونے والے تحفظات کو دور کیا جائے ، یہ اجلاس کوئٹہ میں دہشتگردی کے واقعہ کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے نیز مطالبہ کرتا ہے کہ سانحہ ماڈل ٹاون کے مجرموں کو پکڑ کر قرار واقعی سزادی جائے۔اسی طرح ملک بھر میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعات کے سدباب کے لیے عملی اقدامات کیے جائیں۔

ملی یکجہتی کونسل پاکستان کے اہم تنظیمی اجلاس

2013ء تا 2016ء



سربراہی اجلاس

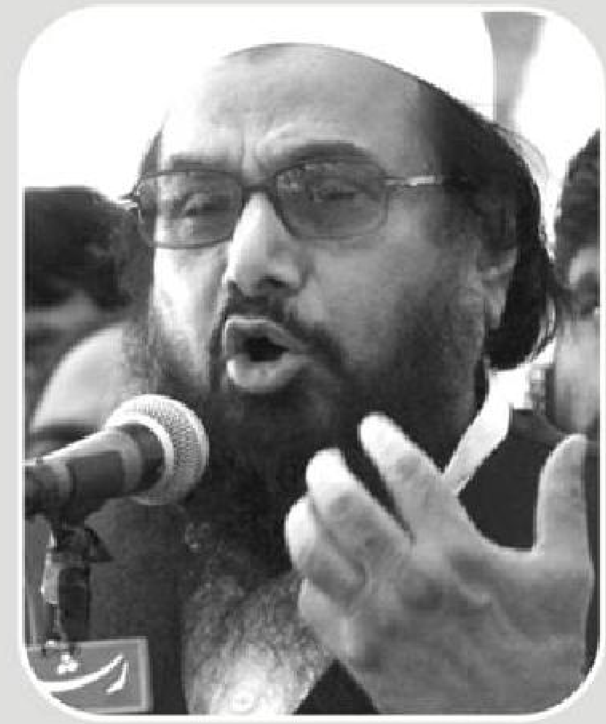
ملی یکجہتی کونسل کی سربراہان کے متعدد مواقع پر اہم اجلاس منعقد ہوئے جس میں کونسل کی مختلف فعالیتوں کے حوالے سے اہم فیصلہ جات کیے گئے۔ان اجلاسوں کا مختصر احوال پیش خدمت ہے۔

☆ 28 اکتوبر 2013ء

ملی یکجہتی کونسل پاکستان کے صدر کے انتخاب کے لیے علامہ سید ساجد علی نقوی قائمقام صدر کے زیر سربراہی ایک کمیٹی تشکیل دی گئی جس کا ہدف نئے صدر کے لیے مختلف جماعتوں کے قائدین سے ملاقاتیں اور مشاورت رکھا گیا۔اس کمیٹی میں جناب ثاقب اکبر، جناب آصف لقمان قاضی اور جناب علامہ امین شہیدی شامل تھے۔اس کمیٹی نے مختلف جماعتوں کے قائدین سے فردا فردا ملاقات کی اور کونسل میں شمولیت نیز نئے صدر کے چناؤ کے عمل میں شرکت کی دعوت دی۔اس سلسلے میں 28 اکتوبر کو اسلام آباد ہوٹل میں سربراہی اجلاس منعقد ہوا۔ڈاکٹر وسیم اختر نے ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر کا نام کونسل کے صدر اور جناب لیاقت بلوچ کا نام کونسل کے سیکریٹری جنرل کے لیے پیش کیا۔جمعیت علمائے اسلام (ف) کا موقف رہا کہ اس نشست میں کونسل کے صدر کا انتخاب نہ کیا جائے تاہم اجلاس میں شریک دیگر جماعتوں کے قائدین اور اراکین نے اسی اجلاس میں چناؤ کی تکمیل کے حق میں رائے دی۔اسی نشست میں تمام حاضرین کی جانب سے ڈاکٹر وسیم اختر کی تجویز کا خیر مقدم کیا گیا اور اتفاق رائے سے ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر کونسل کے نئے صدر جبکہ جناب لیاقت بلوچ کونسل کے سیکریٹری جنرل منتخب ہوئے۔اس اجلاس میں علامہ سید ساجد علی نقوی، صاحبزادہ ابو الخیر محمد زبیر، ڈاکٹر محمد کمال، مولانا عبدالغفور حیدری، پیر سید محفوظ مشہدی، حافظ عاکف سعید، حافظ حسین احمد، علامہ امین شہیدی، مولانا

پروفیسر حافظ محمد سعید

امیر جماعۃ الدعوۃ



جو باتیں امت میں اتحاد کی علامت تھیں آج دشمن نے اسے نشانہ بنایا ہوا ہے۔شیعہ سنی کا مسئلہ بہت پرانا ہے اسے چھوڑ دیجیے، اس وقت حالات نہیں ہیں مناظرہ ومباحثہ کے۔دشمن اسلام ہم پر حملہ آور ہے، افغانستان میں کیا ہو رہا ہے، فلسطین کس حال میں ہے، کشمیر میں کیا صورتحال ہے۔آئیں فیصلہ کریں کہ ملی یکجہتی کونسل اس بہتے ہوئے خون کو روکے گی۔اس وقت عالم اسلام زخمی ہے، پورے خطے پر اللہ کے دشمنوں کے نظام مسلط ہیں۔یہ مسلمانوں اور اسلام پر ظلم ہے۔ہمارا مسئلہ غلامی ہے، یہ غلامی اس وقت تک نہیں ٹوٹے گی جب تک آپ متحد نہیں ہوجاتے۔

(۱۱اکتوبر۲۰۱۲ءاتحادامت کانفرنس سے خطاب)

عبدالمالک، علامہ عارف واحدی، جناب رشید ترابی، ڈاکٹر وسیم اختر، پروفیسر محمد ابراھیم، قاضی ظفر الحق، پیر عبدالرحیم نقشبندی، پیر عبدالشکور نقشبندی، مولانا عبدالغفار روپڑی، صاحبزادہ سلطان احمد علی، جناب آصف لقمان قاضی، ثاقب اکبر، مولانا عبدالجلیل نقشبندی، مولانا عامر صدیق اور ڈاکٹر عابد روؤف اورکزئی اور دیگر نے شرکت کی۔

☆ 27 جنوری 2014ء

ملی یکجہتی کونسل پاکستان کے سربراہان کا ایک اہم اجلاس لاہور میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر زبیر، جناب لیاقت بلوچ، جناب پیر سید محفوظ مشہدی اور جناب ثاقب اکبر نے مرکز کی نمائندگی کی جبکہ صوبائی قائدین میں جناب پیر سید عثمان نوری، جناب ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب نذیر جنجوعہ، جناب مختار احمد خان سواتی، مولانا حسین احمد اعوان، مولانا اسلم صدیقی، سید لطیف الرحمٰن شاہ اور دیگر احباب اس نشست میں شریک ہوئے۔اس نشست میں رحمت للعالمین کانفرنس نیز صوبہ پنجاب میں ملی یکجہتی کونسل پاکستان کی تنظیم سازی کے مسائل زیر بحث آئے۔

☆ 24 مارچ 2014ء

ملی یکجہتی کونسل کا اہم سربراہی اجلاس 24 مارچ 2014 کو ملی یکجہتی کونسل کے مرکزی سیکریٹریٹ اسلام آباد میں منعقد ہوا۔اجلاس کی صدارت کونسل کے صدر جناب ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر زبیر نے کی۔یہ اہم سربراہی اجلاس ملی یکجہتی کونسل کے زیراہتمام 15 اپریل 2014 کو منعقد ہونے والی ''اتحاد امت کانفرنس'' کی منظوری اور انتظامات کو حتمی شکل دینے کے لیے منعقد کیا گیا۔

اہم فیصلہ جات

اجلاس میں یہ بھی طے پایا کہ تنظیمات المدارس کو''اتحادامت کانفرنس''میں مدعو کیا جائے گا اس کے لیے علامہ قاضی نیاز حسین نقوی اور مولانا عبدالمالک کے ذمہ کیا گیا کہ وہ پانچوں وفاقوں کے سربراہوں کو اجلاس میں دعوت دیں گے۔اجلاس

میں یہ بھی طے پایا کہ مولانا سمیع الحق کو پروفیسر ابراھیم صاحب دعوت دیں گے۔

درج بالا اہم اجلاسوں کے علاوہ درج ذیل تاریخوں پر بھی اہم اجلاس منعقد ہوئے جن میں مختلف اہم مسائل زیر بحث آئے۔

☆ 24 مئی 2014ء

ملی یکجہتی کونسل میں شامل جماعتوں کے سربراہان کا ایک اہم اجلاس منصورہ لاہور میں منعقد ہوا۔اس اجلاس میں کونسل کے صدر جناب ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر کے علاوہ، جناب لیاقت بلوچ، جناب علامہ سید ساجد علی نقوی، جناب علامہ امین شہیدی، جناب مولانا عبدالرحیم نقشبندی، جناب مولانا اللہ وسایا، جناب مولانا عبدالمالک، جناب پیر سید محفوظ مشہدی، جناب قاضی نیاز حسین نقوی، جناب حافظ عبدالغفار روپڑی، جناب ثاقب اکبر، جناب پروفیسر محمد ابراھیم، جناب ڈاکٹر عابد روؤف اورکزئی اور دیگر قائدین نے شرکت کی۔اس اجلاس میں افغانستان میں ہونے والے انتخابات اوران کے خطے کے ممالک پر اثرات نیز ملک میں ہم آہنگی کے مسائل کو زیر بحث لایا گیا اور آئندہ کے لیے اہم فیصلہ جات کیے گئے۔

☆ 24 اگست 2014ء

یہ اجلاس ملی یکجہتی کونسل پاکستان کی مرکزی سیکریٹریٹ میں منعقد ہوا جس کی صدارت کونسل کے سربراہ جناب ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نے کی۔اس اجلاس میں کونسل کے مرکزی قائدین منجملہ علامہ سید ساجد علی نقوی، جناب لیاقت بلوچ، جناب پیر عبدالرحیم نقشبندی، جناب حافظ عاکف سعید، جناب مولانا عبدالغفور حیدری، جناب میاں محمد اسلم، جناب علامہ امین شہیدی، جناب آصف لقمان قاضی، جناب پیر عبدالشکور نقشبندی، جناب پیر محفوظ مشہدی، جناب سردار محمد خان لغاری، جناب قاری نذیر احمد فاروقی، جناب ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، جناب نوید قمر نمایندہ، جناب قاضی ظفر الحق، جناب علامہ عارف حسین واحدی، جناب ثاقب اکبر، جناب مولانا عبدالجلیل نقشبندی، جناب ڈاکٹر عابد روؤف اورکزئی، جناب ڈاکٹر سید محمد نجفی اور دیگر اہم شخصیات شریک ہوئیں۔اس نشست میں تحریک انصاف اور پاکستان عوامی تحریک نیز حکومت کے مابین پائی جانے والی کشیدگی پر تحفظات کا اظہار کیا گیا اور حکومت سے ایک اعلامیہ کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا کہ وہ مسائل کو حل کرنے میں سنجیدگی کا مظاہرہ کرے۔

☆ 6 اپریل 2015ء ملی یکجہتی کونسل پاکستان کے سربراہان کی نشست، منصورہ لاہور۔

ملی یکجہتی کونسل پاکستان کے سربراہان کی ایک اہم نشست صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر کی سربراہی میں منصورہ لاہور میں منعقد ہوئی ۔اس نشست میں ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر کے علاوہ جناب لیاقت بلوچ، جناب علامہ سید ساجد علی نقوی، جناب ابتسام الہی ظہیر، جناب علامہ امین شہیدی، جناب مولانا عبدالمالک، جناب قاضی نیاز حسین نقوی، جناب پیر سید محفوظ مشہدی، جناب ثاقب اکبر، جناب اسداللہ بھٹو، جناب ڈاکٹر فرید پراچہ، جناب سردار محمد خان لغاری، جناب علامہ مظہر علوی اور دیگر قائدین نے شرکت کی۔

اس نشست میں ممتاز قادری کی پھانسی کی سزا پر اظہار تشویش کیا گیا۔ اس نشست میں مشرق وسطی میں جاری خون ریزی پر بھی اظہار تشویش کیا گیا اور مذاکرات کے عمل کو ہی تمام مسائل کے حل کے طور پر پیش کیا گیا۔

☆ 29 فروری 2016ء، ممتاز قادری کی پھانسی کے حوالے سے ہنگامی نشست

جناب ممتاز قادری کی پھانسی کے حوالے سے ملی یکجہتی کونسل کے زیر اہتمام ایک ہنگامی نشست کا انعقاد کیا گیا یہ نشست جناب لیاقت بلوچ کی سربراہی میں الفلاح ہال، اسلام آباد میں منعقد ہوئی اس کانفرنس میں حکومت کے اس اقدام کو سیاہ جرم قرار دیا گیا۔ کانفرنس میں جناب آصف لقمان قاضی، جناب ثاقب اکبر جناب، میاں محمد اسلم، جناب پروفیسر محمد ابراہیم، جناب قاضی ظفر الحق، جناب شمس الرحمان سواتی، جناب پیر ناصر جمیل ھاشمی، جناب سید عبدالوحید شاہ، جناب سید جاوید علی شاہ، جناب ساجد شیرازی، جناب ڈاکٹر امتیاز احمد، جناب خطیب مصطفائی اور دیگر عہدیداروں نے شرکت کی۔ اس نشست کے بعد ایک وفد ممتاز قادری کے گھر گیا اور ان کے اہل خانہ سے اظہار تعزیت کیا۔

☆ 19 اپریل 2016ء رہبر کمیٹی کا اجلاس

ملک کی مذہبی جماعتوں کا ایک نہایت اہم اجلاس جناب علامہ سید ساجد علی نقوی کی میزبانی میں دفتر البصیرہ میں منعقد ہوا۔ اس اہم نشست کے انعقاد کے سلسلے میں ملی یکجہتی کونسل کی قیادت کا بہت اہم کردار ہے۔ اس نشست میں جناب علامہ سید ساجد علی نقوی، جناب سراج الحق، جناب لیاقت بلوچ، جناب پروفیسر ساجد میر، جناب مولانا فضل عالی حقانی، جناب پیر عبدالرحیم نقشبندی، جناب پیر اعجاز ھاشمی، جناب علامہ ابتسام الہی ظہیر، جناب حافظ عاکف سعید، جناب پیر ناصر جمیل ہاشمی، جناب علامہ قاضی نیاز حسین نقوی، جناب مولانا عبدالغفار روپڑی، جناب سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، جناب امیر حمزہ، جناب قاضی ظفر الحق، جناب علامہ عارف حسین واحدی، سید ثاقب کبر اور دیگر نے شرکت کی۔ کانفرنس میں قرآن وسنت کے منافی کسی بھی قانون سازی کی سختی سے مذمت کی گئی اور کہا گیا کہ مذہبی جماعتیں ملک کو کسی صورت لبرل ملک نہیں بننے دیں گے۔ مشرق وسطی کی صورتحال پر بھی غور وخوض کیا گیا۔

مجلس عاملہ کے اجلاس

ملی یکجہتی کونسل پاکستان کی کابینہ کے اراکین، کمیشنز کے کنوینئرز ایک ادارہ تشکیل دیتے ہیں جسے مجلس عاملہ کہا جاتا ہے۔ یہ ادارہ کونسل کے اجرائی امور کا ذمہ دار ہے۔ اس کے اہم اجلاس درج ذیل ترتیب سے منعقد ہوئے۔ ان میں سے بعض ضروری اجلاسوں کی تفصیل زیر نظر بیان کی جا رہی ہے۔

☆ 7 فروری 2013 مجلس عاملہ کا اجلاس، الفلاح ہال اسلام آباد میں منعقد ہوا۔

اجلاس کی صدارت قائم مقام صدر ملی یکجہتی کونسل علامہ ساجد علی نقوی نے کی۔ مجلس عاملہ کے اس اہم اجلاس کی میزبانی جماعت اسلامی نے کی جبکہ اس اجلاس میں ملک بھر سے دینی و مذہبی جماعتوں اور اداروں کے مرکزی قائدین کے علاوہ ملی یکجہتی

کونسل کے مرکزی وصوبائی عہدیداراور مختلف کمشنز کے سربراہ شریک ہوئے جن میں لیاقت بلوچ، حافظ حسین احمد، ثاقب اکبر، حافظ عاکف سعید، مولانا عبدالمالک، علامہ امین شہیدی، آصف لقمان قاضی، عبدالرشید ترابی، عبدالغفارروپڑی، پیر محفوظ مشہدی، علامہ محمد افضل حیدری، پروفیسر محمد ابراہیم، مولانا نذیر فاروقی، پیر عبدالشکور نقشبندی، نذیر جنجوعہ، ڈاکٹر عابد رووٗف اورکزئی، سردار محمد خان لغاری، عنایت اللہ قادری، قاضی ظفرالحق، عبدالقدوس محمدی، حاجی ابوشریف قابل ذکر ہیں۔

قاضی حسین احمد کی رحلت کے بعد منعقد ہونے والے ملی یکجہتی کونسل کے اس اہم اجلاس میں تمام حاضرین نے قاضی حسین احمد کی اتحادامت کے لیے خدمات کوخراج تحسین پیش کیااور عزم ظاہر کیا کہ ہم قاضی حسین احمد کے مشن کو آگے بڑھانے اوران کے نقش قدم پر چلنے کے لیے ہرقسم کی قربانی دینے کے لیے تیار ہیں۔

اجلاس میں ملی یکجہتی کونسل کے نئے صدر کے تعین کے لیے قائمقام صدر علامہ ساجد علی نقوی کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی گئی۔جس کے اراکین درج ذیل ہیں

جناب علامہ سید ساجد علی نقوی، جناب ثاقب اکبر، جناب آصف لقمان قاضی، جناب پیر محفوظ اللہ مشہدی، جناب علامہ امین شہیدی، جناب حافظ عاکف سعید، پیر عبدالشکور نقشبندی، جناب قاضی ظفرالحق، جناب پروفیسر ابراھیم، جناب نذیر فاروقی۔

فیصلہ جات:

ملی یکجہتی کونسل کے نئے صدر کے انتخاب کے لیے سربراہی اجلاس بلایا جائے گا۔

آئندہ سربراہی اجلاس تک علامہ ساجد علی نقوی کونسل کے قائمقام صدر کی ذمہ داریاں انجام دیں گے۔

کونسل کے باقی عہدیداران اور کمیشن کے ممبران نئے صدر کے چناوٗ تک اپنی اپنی ذمہ داریاں بدستور انجام دیتے رہیں گے۔

حافظ حسین احمد نے اس اجلاس میں کونسل کے سیکریٹری جنرل کے عہدے سے استعفی دیا، جسے مجلس عاملہ نے منظور نہیں کیا اور ان سے گذارش کی وہ اگلے صدر کے چناوٗ تک اپنی ذمہ داریاں انجام دیتے رہیں۔تاہم ان کا اس استعفیٰ پر اصرار رہا۔ان کا کہنا تھا کہ وہ اپنی جماعتی فیصلے کی بنیاد پر ایسا کر رہے ہیں۔

☆ 27 نومبر 2013ء اجلاس مجلس عاملہ، الفلاح ہال، اسلام آباد

ایجنڈا:

تلاوت کلام مجید	ابتدائی گفتگو صدر مجلس
گزشتہ کارروائی اوراقدامات کا جائزہ	موجودہ ملکی صورتِ حال میں ہم آہنگی کے اقدامات
کونسل کے کمیشنز کی پیش رفت کا لائحہ عمل	تجاویز ومشورے/ شرکاء کی گفتگو
اختتامی گفتگو	پریس بریفنگ

شرکاءِ مجلس:

صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر زبیر صاحب (صدر ملی یکجہتی کونسل)

جناب لیاقت بلوچ صاحب (سیکرٹری جنرل ملی یکجہتی کونسل)

علامہ سید ساجد علی نقوی صاحب (اسلامی تحریک پاکستان)

حافظ عاکف سعید صاحب (امیر تنظیم اسلامی پاکستان)

حافظ عبدالرحمٰن مکی صاحب (جماعۃ الدعوۃ)

علامہ محمد امین شہیدی صاحب (نائب سربراہ مجلس وحدت المسلمین)

پیر سید محمد محفوظ مشہدی صاحب (صدر جمعیت علمائے اسلام سواد اعظم)

پیر عبدالرحیم نقشبندی صاحب (امیر جمعیت علمائے اسلام سینئر)

حافظ عبدالغفار روپڑی صاحب (امیر جماعت اہلحدیث پاکستان)

علامہ عارف حسین واحدی صاحب (سیکرٹری جنرل اسلامی تحریک پاکستان)

پروفیسر محمد ابراہیم خان صاحب (صوبائی امیر جماعت اسلامی خیبر پختونخوا)

ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب (صوبائی امیر جماعت اسلامی پنجاب)

اسد اللہ بھٹو صاحب (صوبائی امیر جماعت اسلامی سندھ)

آصف لقمان قاضی صاحب (نائب صدر، ملی یکجہتی کونسل)

ثاقب اکبر صاحب (ڈپٹی سیکرٹری جنرل، ملی یکجہتی کونسل)

☆ 7 جنوری 2015ء، نشست مجلس عاملہ و منظوری دستور ملی یکجہتی کونسل پاکستان۔

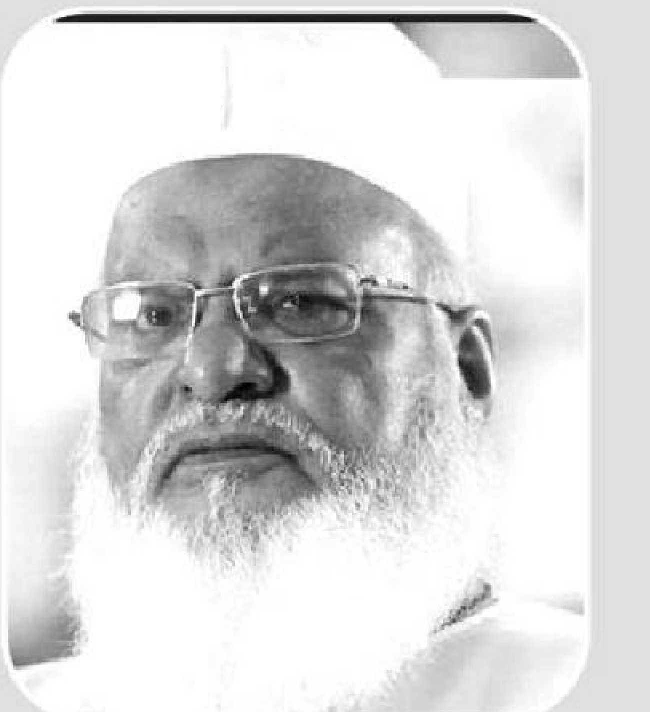
اجلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا، تلاوت کلام پاک کے بعد ایجنڈے کے نکات پڑھ کر سنائے گئے اور حاضرین مجلس عاملہ کے سامنے ملی یکجہتی کونسل کے دستور کا مجوزہ ڈرافٹ پڑھ کر سنایا گیا۔ اس ڈرافٹ کی مجلس عاملہ سے شق وار منظوری لی گئی اور بعض ترامیم بھی عمل میں لائی گئیں۔ اصولی طور پر دستور کے ڈرافٹ کو منظور کیا گیا اور اس کے نافذ العمل ہونے کا اعلان کیا گیا۔ اردو زبان کے سرکاری سطح پر نفاذ کے حوالے سے شق پر بحث کرتے ہوئے ڈاکٹر عابد رؤف اورکزئی نے کہا کہ ہمیں اردو کے بجائے عربی کو قومی زبان کا درجہ دینے کی بات کرنی چاہیے۔ اردو کی وجہ سے ہمارے مابین تفریق پیدا ہوئی۔ دیگر حاضرین نے بھی اس معاملے پر اپنا موقف پیش کیا جناب ثاقب اکبر نے کہا کہ پاکستان کا 1973 کا آئین بنا تو مقتدرہ قومی زبان کو قائم کیا گیا تا کہ سائنسی اور دیگر علوم کی اصطلاحات اردو زبان میں ترجمہ کیا جائے۔ اس ادارے نے اپنا کام معینہ مدت میں پورا کر دیا۔ مسئلہ یہ ہوا کہ وہ لوگ جو مقابلے کے امتحانوں کے ذریعے افسر شاہی کا حصہ بنے ان کی ذہنی ساخت انگریزوں سے ہم آہنگ تھی لہذا انھوں نے

اردو کو اوپر نہیں آنے دیا۔ آج اگر اردو کو نافذ کر دیا جائے تو ہم عالم اسلام کے قریب تر ہوتے ہیں۔ ہم عربی کے قریب ہوتے ہیں، ہم فارسی کے قریب ہوتے ہیں انگریزی پڑھنے سے نہیں بلکہ اردو پڑھنے سے ہم اپنے اسلامی ماخذ کے قریب ہوتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ عربی سے ہمارا کوئی ٹکراؤ نہیں ہے۔ اردو زبان علمی اور اسلامی دنیا کی ثقافت کا ایک ناگزیر حصہ بن چکی ہے۔ سندھ میں سب سے زیادہ اردو زبان پڑھی جاتی ہے۔ اردو میں اخبارات، رسائل وہاں زیادہ شائع ہوتے ہیں۔ باقی صوبوں میں بھی ایسی ہی صورت حال ہے۔

جناب ثاقب اکبر نے کہا کہ میرا خیال یہ ہے کہ ہمیں زبان ولسانیات کے مسئلہ کو زیادہ گہرائی سے دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم ایک آزاد قوم پیدا کرنا چاہتے ہیں تو ایک آزاد زبان کا بھی اختیار کیا جانا ضروری ہے۔ ہم ذہنی طور پر ہمیشہ مرعوب رہے ہیں، نہ ہم شیکسپئر کے درجے کی انگریزی بول سکتے ہیں اور نہ ہم شیکسپیئر پیدا کر سکتے ہیں۔

اردو اور ہماری دیگر زبانیں ایک ہی خاندان کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ہمارا آپس میں ٹکراؤ نہیں ہے۔ ساری زبانوں کی خوشبو اس کے اندر موجود ہے۔ اردو اقلیت کی زبان نہیں ہے بلکہ اکثریت کی زبان ہے بلکہ پاکستان کی قوم کی زبان ہے۔ ایک قوم بنانے کے لیے، ایک آزاد اندیش قوم بنانے کے لیے ایک زبان اختیار کریں اور اگر پاکستان میں کوئی زبان اختیار کرنی چاہیے تو وہ یہی اردو ہے۔

مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی



ملی یکجہتی کونسل کا پلیٹ فارم دینی قوتوں کے اتحاد کا ذریعہ بنے گا۔ پاکستان میں دینی قوتوں کے اتحاد سے اسلامی انقلاب رونما ہوسکتا ہے۔ دینی طاقتوں کو یکجا ہو کر الیکشن میں حصہ لینا چاہیے۔ ان انتخابات میں یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ اس ملک میں سیکولر طاقتوں کو لانا ہے یا اسلامی نظام کو لانا ہے۔

(۱۱ اکتوبر ۲۰۱۲ء اتحاد امت کانفرنس سے خطاب)

جناب صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نے اس مسئلے پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ عربی کی اہمیت اپنی جگہ ہے، ہمیں اس کی ترویج کی کوشش کرنی چاہیے تاہم ملک میں ہم آہنگی کے لیے مشترک زبان اردو ہے۔ جناب لیاقت بلوچ نے بھی اس موقف کی تائید کی اور کہا کہ آج ہم جس زبان میں محو گفتگو ہیں وہ اردو ہے۔ یہاں کوئی شخص کسی علاقائی زبان میں بات کرنے لگ جائے تو ہم میں سے اکثر کو اس کی بات سمجھ نہ آئے لہذا فیصلہ کیا گیا کہ دستور میں عربی کی ترویج کے حوالے سے شق کا اضافہ کیا جائے گا اور اردو کو بحیثیت سرکاری زبان نافذ کرنے کا مطالبہ قائم رکھا جائے گا۔

دستور کی منظوری کے بعد ملی یکجہتی کونسل کی فعالیت اور کارکردگی کے حوالے سے امور زیر بحث آئے۔ اس حوالے سے تمام حاضرین نے اپنی اپنی آرا پیش کیں۔ جناب ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر زبیر نے اس حوالے سے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے ملی یکجہتی کے ہر اہم موقع پر اجلاس بلائے، اقدامات کیے، صوبائی تنظیمیں بنائیں، کمیشنز کے اجلاس ہوئے تاہم ہمارا کام میڈیا پر نہیں آتا جس کی وجہ سے یہ تاثر ہے کہ ملی یکجہتی کونسل فعال نہیں ہے، آپ لوگ اس حوالے سے رائے دیں کہ ہم اپنی فعالیت کو کیسے بہتر کر سکتے ہیں۔ جمعیت علمائے اسلام کو ملی یکجہتی کونسل میں شامل کرنے کے حوالے سے انھوں نے بتایا کہ بعض صوبوں میں وہ ہمارے

ساتھ ہیں تاہم بعض صوبوں میں ان کی نمائندگی نہیں ہے۔ مرکزی سطح پر بھی ہم نے مولانا سے کئی ایک ملاقاتیں کی ہیں تاہم ابھی تک ان کی جانب سے حتمی فیصلہ نہیں ہوا۔

مجلس وحدت مسلمین کے ڈپٹی سیکریٹری جنرل علامہ امین شہیدی نے کہا کہ ملی یکجہتی کونسل اپنے اغراض و مقاصد حاصل نہیں کرسکی جس کی وجہ اس کے پاس ایک مستقل مرکز کا نہ ہونا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ایک ایسی ٹیم تشکیل دیں جو تمام رکن جماعتوں سے ہو اور چھ ماہ کا پروگرام دے۔ انھوں نے کہا کہ مالیات کے حوالے سے بھی امور کو طے کریں کہ کس پارٹی کے ذمے کیا ہونا چاہیے۔ صوبائی تنظیم نو کے حوالے سے ٹائم فریم آج طے کریں۔ مرکز میں ایسے ماہر افراد کی ضرورت ہے جو میڈیا میں کام کریں تاکہ ہمارے کاموں کو صحیح طرح سے کوریج مل سکے۔ ان جماعتوں کی فہرست تیار کی جائے جو ملی یکجہتی کونسل میں شامل ہونے کی اہلیت رکھتی ہیں۔ اس وقت ہم پل صراط پر کھڑے ہیں ہمیں اعتدال کی راہ کو اپنانا ہوگا۔

جمعیت علمائے پاکستان کے سیکریٹری جنرل پیر سید محفوظ مشہدی نے کہا کہ دینی جماعتیں جو پارلیمنٹ میں ہیں انھوں نے ابھی ملی یکجہتی کونسل کو اعتماد میں نہیں لیا۔ 21 ویں ترمیم میں دیگر طبقات کے دہشت گردوں کا بھی ذکر کیا جائے ورنہ جو قانون بنا ہے وہ ٹھیک ہے۔

تحریک اسلامی پاکستان کے سیکریٹری جنرل علامہ عارف حسین واحدی نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تنظیمی معاملات پر سیر حاصل گفتگو ہوچکی ہے، اس حوالے سے میں فقط یہ کہوں گا کہ صوبائی صدور کو واقعی فعال ہونا چاہیے، تنظیمی امور سے آگاہ ہونا چاہیے۔ کمیشنز کی بھی تشکیل نو کی جائے کیونکہ یہ کمیشنز فعالیت کا مظاہرہ نہیں کررہے۔ جو افراد کمیشنز کے لیے دیے گئے ہیں وہ فقط خانہ پری کے لیے ہیں۔ اسی طرح ہمیں اپنے اس اتحاد کا دائرہ کار ضلع کی سطح تک پھیلانا چاہیے۔ انھوں نے حالیہ قانون سازی کے حوالے سے بات کرتے ہوئے کہا کہ قانون میں نقص ہے ہمیں مدارس کا دفاع بھرپور طریقے سے کرنا ہوگا۔ اگر کسی مدرسے کے خلاف کوئی ثبوت موجود ہے تو اسے اتحاد تنظیمات مدارس میں پیش کریں۔

جمعیت علمائے اسلام سینئر کے سربراہ پیر عبدالرحیم نقشبندی نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج کی یہ نشست انتہائی غیر معمولی حالات میں منعقد ہورہی ہے۔ ملی یکجہتی کونسل اس سلسلے میں بہت اہم کردار ادا کرسکتی ہے۔ سانحہ پشاور جیسے سانحات ہماری قومی زندگی کے لیے زہر قاتل ہیں۔ ہمارے تمام اکابر نے اس واقعہ کی مذمت کی ہے۔ دہشت گردی کے ازالے کے لیے جو قومی ایکشن پلان تیار کیا گیا ہے اور قانون سازی ہوئی ہے ان شاء اللہ دہشتگردی کے خاتمے کے لیے مفید ہوگی۔ انھوں نے کہا کہ مولانا فضل الرحمن اور سراج الحق صاحب نے مدارس کی حفاظت کے لیے اہم کردار ادا کیا ہے۔ مدارس پر یلغار استعماری قوتوں کی طرف سے ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم مدارس کے تحفظ کے لیے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں۔ کوئی ایسا مدرسہ نہیں جو دہشت گردی میں ملوث ہو۔ اگر حکومت کسی مدرسے پر چھاپہ مارنا چاہتی ہے تو تحقیق کے بعد ملی یکجہتی کونسل اور اتحاد تنظیمات مدارس سے رابطہ کرے۔ اسی طرح ملی یکجہتی کونسل کے زیر اہتمام مذہبی جماعتوں کی آل پارٹیز کانفرنس بلائی جانی چاہیے۔

تنظیم العارفین کے سیکریٹری جنرل اور ملی یکجہتی کونسل کے نائب صدر صاحبزادہ سلطان احمد علی نے کہا کہ صوبائی تشکیل نو

بشری تقاضوں کو مدنظر رکھ کر کی جانی چاہیے۔ فعال ملک گیر جماعتوں کو صوبائی نظم میں شامل کرنا چاہیے جو اس کام میں دلچسپی بھی رکھتی ہوں۔ مناسب ہے کہ تشکیل نو کا جلد از جلد اعلان کیا جائے۔ موجودہ صورتحال میں کونسل مدارس دینیہ اور دینی جماعتوں کی ایک نمائندہ کونسل ہے۔ جہاں تک قوانین کے خلاف مزاحمت کا سوال ہے تو ہمیں ایک منصفانہ رویہ اختیار کرنا پڑے گا۔ میں پیر سید محفوظ مشہدی کے موقف کی مکمل طور پر تائید کرتا ہوں قرآن اقرباء کے خلاف بھی عدل کا دامن تھامے رکھنے کا کہتا ہے۔ ملی یکجہتی کونسل نے اس قانون کے خلاف موقف اختیار کرنا ہے تو لازمی طور پر دہشت گردی میں ملوث اداروں اور افراد کے خلاف بھی اپنا موقف بیان کرے۔ پاکستان میں ملی یکجہتی کونسل کو اصول طے کرنا چاہئیں کہ ملک میں مذہبی استحصال کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ ملک کی خاموش اکثریت پوچھتی ہے کہ یہ کیسا مذہب ہے۔ لوگ اپنے آپ کو اس مذہب میں فٹ نہیں سمجھتے۔ عوامی قوت وہی اکثریت ہوتی ہے اگر چند لاکھ کارکنوں کو ملکی جماعت تصور کر لیا جائے تو انحطاط ہوگا۔

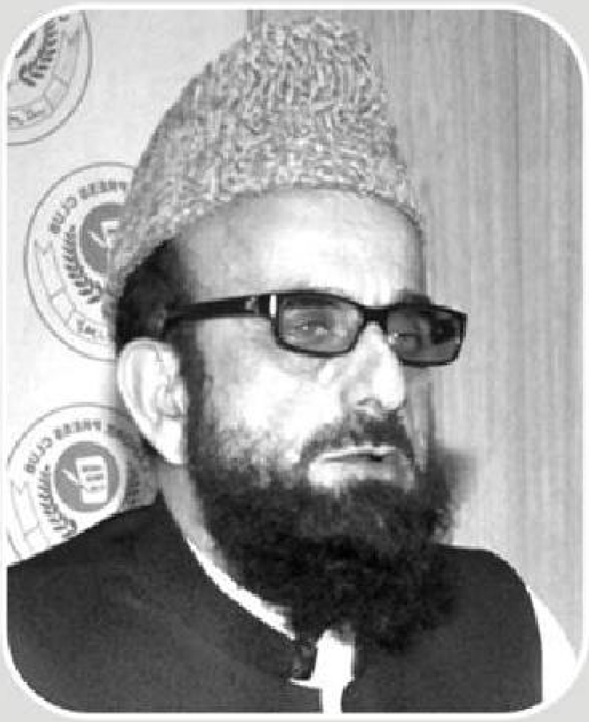
جماعت اسلامی صوبہ خیبر پختونخوا کے نائب امیر حکیم عبدالوحید نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر فکری، روحانی اور جسمانی طور پر ہم ملی یکجہتی کونسل کو اپنا سمجھیں گے تو یہ اپنا وجود باقی رکھ سکے گی اگر ایسا نہ ہوا تو یہ اتحاد قائم نہیں رہے گا۔ انھوں نے کہا کہ اس مجلس میں شرکت کر کے آج مجھے روحانی تسکین مل رہی ہے۔ اس مجلس میں ہر طبقہ فکر کے لوگ ایک مقام پر جمع ہیں اور اسلام کی سربلندی کے لیے کوشاں ہیں۔ ہمارے صوبے میں اس حوالے سے کام ہو رہا ہے تاہم نہ ہونے کے برابر ہے۔

سفارشات اسلامی نظریاتی کونسل کمیشن کے کنوینئر ڈاکٹر عابد رؤوف اورکزئی نے نشست سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم مرکزی سطح پر بھی زیادہ فعال نہیں ہیں ہمیں کونسل کا مرکز بنانا چاہیے۔

نائب خطیب لال مسجد مولانا عامر صدیق نے کہا کہ کمیشنز کے افراد ایسے بنائیں جو وقت دینے والے ہوں، کم از کم مصالحتی کمیشن صوبائی سطح پر بھی ہونا چاہیے۔

جمعیت علمائے پاکستان کے راہنما سید عاشق حسین بخاری نے نشست میں

مفتی منیب الرحمٰن
چیئرمین رویت ہلال کمیٹی وصدر تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان



امت کو درپیش مسائل کی ہمیں خود ذمہ داری قبول کرنی چاہیے، مسلمانوں کا اتحاد امریکہ نہیں کرائے گا، وہ اپنا سرمایہ اس کام میں نہیں جھونکے گا، ہمیں کسی خوش فہمی میں مبتلا ہونے کی بجائے حقائق کو قبول کرنا ہوگا۔ ہم عالمی اتحاد چاہتے ہیں مگر عالم اسلام کے حکمران امریکہ کی اطاعت میں ہیں اور وہ اس پر متحد ہیں۔ ایسی صورت میں امت کا اتحاد کون کرائے، حکمران نہیں چاہیں گے اور نہ ہی ان سے اس کام کی امید کرنی ہوگی۔

(۱۲، اکتوبر ۲۰۱۲ء عالمی اتحاد امت کانفرنس سے خطاب)

□□□□□

اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ تنظیم پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔اب ملی یکجہتی کونسل کی اہمیت پہلے کی نسبت بڑھ چکی ہے۔ذمہ داران کوٹارگٹ دیں اگر وہ کام نہیں کرتے تو انہیں تبدیل کردیں۔

تنظیم اسلامی کے راہنما خالد عباسی نے نشست میں بات کرتے ہوئے کہا کہ اسلام اور سیکولرزم کے درمیان کشمکش پوری دنیا میں محسوس کی جارہی ہے۔عالمی تہذیب کے حوالے سے سب سے زیادہ رکاوٹ برصغیر سے پیش ہورہی ہے۔انگریز کے تیار کردہ لوگ اس قدر لامذہب نہ تھے جتنے اس کے چھوڑے ہوئے لوگ ہیں۔یہ وہ خطہ ہے جہاں سے دنیا کو خطرہ درپیش ہے۔حمید گل صاحب نے اسی جانب اشارہ کیا کہ نائن الیون بہانہ ہے افغانستان ٹھکانا ہے اور پاکستان نشانہ ہے۔مسٹر اور ملا کی تقسیم بڑھ رہی ہے۔انھوں نے کہا کہ جذباتیت ہمارے خمیر میں ہے۔سانحہ پشاور کو بہانہ بنایا گیا اور اب ملک کو تر کی بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔جو کچھ مصر میں کیا گیا وہی اب یہاں دہرانے کی کوشش کی جارہی ہے۔غیر متنازع اور مسلمہ دینی حیثیت کے حامل لوگوں کو چاہیے کہ وہ باہر نکلیں، اب وقت نہیں ہے کہ غیر جانبدار رہا جائے۔

اجلاس کے بعد صدر ملی یکجہتی کونسل نے پریس کانفرنس میں خطاب کیا۔اجلاس اور پریس کانفرنس کے حوالے سے کونسل کی جانب سے حسب ذیل پریس ریلیز جاری کی گئی۔

دہشت گردی نے ملک کو تباہ و برباد کردیا ہے، دہشت گردوں کے خلاف کارروائی کے لیے ملی یکجہتی کونسل برسوں سے مطالبے کرتی آرہی لیکن اس پر کوئی عمل نہیں کیا گیا۔ان خیالات کا اظہار ملی یکجہتی کونسل کے سربراہ ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نے اسلام آباد میں منعقدہ اہم تنظیمی اجلاس میں کیا۔انھوں نے کہا کہ سانحہ پشاور کے بعد کچھ آثار ایسے نظر آرہے ہیں کہ حکومت دہشت گردوں کے خلاف کارروائی کے لیے پرعزم ہے۔اس سلسلے میں دہشت گردوں کے خلاف جو کارروائی کی جارہی ہے، منجملہ ملٹری کورٹس کا قیام ہم اس کی تائید کرتے ہیں تاہم یہ بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ دہشت گرد، دہشت گرد ہوتا ہے خواہ وہ مذہبی دہشت گرد ہو، لسانی دہشت گرد ہو، فرقہ وارانہ دہشت گرد ہو یا قبائلی دہشت گرد لہذا ہر قسم کے دہشت گردوں کے خلاف بلا استثنا کارروائی کی جائے اور کسی کو اس سے مستثنیٰ نہ کیا جائے۔ انھوں نے کہا کہ کسی ایک قسم کے دہشت گرد پر فوکس کر کے پورے عمل کو مشکوک نہ بنایا جائے۔

صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نے کہا کہ ان عدالتوں کے قیام کا مقصد فوری اور منصفانہ انصاف ہونا چاہیے اور یہ بھی خیال رکھا جائے کہ کوئی بے گناہ اس کے شکنجے میں نہ آئے۔ان کا کہنا تھا کہ سانحہ پشاور کی آڑ میں مدارس، اداروں اور شخصیات کے خلاف بالخصوص لاؤڈ سپیکر ایکٹ کی خلاف ورزی کے بہانے علماء و خطباء کے خلاف حکومت کسی بھی اقدام سے گریز کرے۔اگر کسی مذہبی شخصیت، مدرسے اور ادارے کے خلاف حکومت کے پاس کوئی ٹھوس ثبوت ہیں تو اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ کو اعتماد میں لے کر کارروائی عمل میں لائی جائے۔اجلاس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ کونسل کی صوبائی اور ذیلی سطح پر تنظیم نو کی جائے گی۔اس اجلاس میں ملکی سطح پر قومی کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا جس کا مقصد دینی اقدار کا تحفظ اور لادینیت کے تسلط کو روکنا ہے۔اس کانفرنس میں ملک کی تمام مذہبی قوتوں کو شامل کیا جائے گا۔مجلس عاملہ کے اجلاس میں ملی یکجہتی کونسل کے دستور کی منظوری دی گئی اور مرکزی سطح پر تمام دینی جماعتوں کے قائدین پر مشتمل سپریم کونسل کے قیام کا اعلان کیا گیا۔

مندرجہ ذیل شخصیات نے اس اجلاس میں شرکت کی:

ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر	صدر ملی یکجہتی کونسل
لیاقت بلوچ	سیکریٹری جنرل ملی یکجہتی کونسل
پیر عبدالرحیم نقشبندی	نائب صدر ملی یکجہتی کونسل
پیر سید محفوظ مشہدی	نائب صدر ملی یکجہتی کونسل
صاحبزادہ سلطان احمد علی	نائب صدر ملی یکجہتی کونسل
ثاقب اکبر	ڈپٹی سیکریٹری جنرل ملی یکجہتی کونسل
علامہ امین شہیدی	سیکریٹری مالیات ملی یکجہتی کونسل
علامہ عارف واحدی	سیکریٹری جنرل تحریک اسلامی
میاں محمد اسلم	نائب امیر جماعت اسلامی
عبدالرشید ترابی	امیر جماعت اسلامی آزاد جموں کشمیر
ڈاکٹر عابد رؤف اورکزئی	کنوینئر اسلامی نظریاتی کونسل سفارشات کمیشن
پیر ناصر جمیل ہاشمی	سینئر نائب صدر جمعیت علمائے پاکستان
پیر سید ذوالفقار علی شاہ	نائب صدر جمعیت علمائے پاکستان
علامہ عامر صدیق	ممبر خطبات جمعہ کمیشن
خالد محمود عباسی	نائب ناظم شمالی زون اعلیٰ تنظیم اسلامی
سید عاشق حسین بخاری	صدر جمعیت علمائے پاکستان پنجاب
حکیم عبدالوحید	قائمقام امیر جماعت اسلامی خیبر پختونخوا
علامہ انیس الحسنین	وفاق المدارس شیعہ اسلام آباد
پیر خطیب الرضی قریشی	مرکزی راہنما مشائخ اسلام پاکستان
محمد خطیب مصطفائی	ممبر کوارڈینیشن کونسل

ان اہم افراد کے علاوہ کونسل کی رکن جماعتوں کے بہت سے عہدیدار بھی اس نشست میں موجود تھے۔

☆ 26 مئی 2015ء

ملی یکجہتی کونسل پاکستان کی مجلس عاملہ کا اجلاس پیر ہارون علی گیلانی کی میزبانی میں دربار میاں میر پر منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں ملی یکجہتی کونسل پاکستان کی مجلس عاملہ کے اراکین کی ایک بڑی تعداد کے علاوہ تحریک فیضان اولیاء کے سربراہ دیوان عظمت سید میاں

علامہ محمد امین شہیدی
رکن اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان



ملی یکجہتی کونسل پاکستان دین اور وطن عزیز سے محبت رکھنے والے بیس کروڑ فرزندان اسلام کی پاکیزہ اور مقدس آرزوؤں کی علامت ہے۔ یہ فورم ''امت واحدہ'' کی تشکیل کا خواب دیکھنے اور امت کے مشترکات کے فروغ کے ذریعے اس خواب کی تعبیر تلاش کرنے والوں کے لیے پہلی سیڑھی ہے۔ اس مقدس پلیٹ فارم کی قدر و قیمت کو انتخابی سیاست اور سیٹوں کی بندر بانٹ میں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت، قرآن کریم کی ہدایت، تعلیمات اور اقدار کے آئینے میں جانچنا چاہیے اور انسانی معاشرے کو قرآنی امت کی شکل میں ڈھالنے کے لیے ملی یکجہتی کونسل سے بھرپور استفادہ کرنا چاہیے۔

□□□□□

چشتی نے مہمان خصوصی کے طور پر شرکت کی۔ اجلاس کی نظامت کے فرائض کونسل کے سیکریٹری جنرل جناب لیاقت بلوچ نے انجام دیے جبکہ کونسل کے نائب صدر اور امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید نے اجلاس کی صدارت کی۔

اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا اس اجلاس میں سندھ کے صوبائی اجلاس کی روداد، کونسل کے کمیشنز کی پیش رفت، رمضان المبارک کے پروگرام، کراچی میں بس پر حملے کا سانحہ، ڈسکہ میں وکلا کے قتل اور ممتاز قادری کیس جیسے امور زیر بحث آئے۔

سینئر نائب صدر تحریک فیضان اولیاء پیر ہارون علی گیلانی نے استقبالی کلمات ادا کرتے ہوئے کہا کہ اس سفر کا آغاز قاضی حسین احمد مرحوم نے کیا۔ ان کی کمی کو پورا کرنا ممکن نہیں ہے تاہم آج بھی ان کے مشن کو انھی بنیادوں پر استوار کیا جاسکتا ہے۔ قاضی صاحب مرحوم نے جس خلوص اور محبت کے ساتھ کنونشن سنٹر اسلام آباد میں بین الاقوامی سطح کا عظیم الشان اجلاس منعقد کیا، اپنی مثال آپ تھا، اب ہم اتنے موثر نہیں رہے جتنے قاضی حسین احمد مرحوم کے دور میں تھے۔

ملی یکجہتی کونسل پاکستان کے ڈپٹی سیکریٹری جنرل جناب ثاقب اکبر نے اجلاس میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ قاضی صاحب کی شخصیت اپنی مثال آپ تھی تاہم جو پیش رفت ہوئی ہے ہمیں اسے بھی مدنظر رکھنا چاہیے۔ مشرق وسطی کی صورتحال کے بعد اگر ملت فرقہ وارانہ اثرات سے دور رہی ہے تو اس میں ملی یکجہتی کونسل پاکستان کا بھی اہم کردار ہے۔ انہوں نے کہا کہ مختلف صوبوں میں تنظیم نو کا کام مکمل ہو چکا ہے جلد ہی آزاد کشمیر و گلگت بلتستان میں بھی تنظیم نو کر دی جائے گی۔

جماعت اسلامی کے نائب امیر اور ملی یکجہتی کونسل صوبہ پنجاب کے صدر جناب اسد اللہ بھٹو کا کہنا تھا کہ سندھ کے صوبائی اجلاس میں متفقہ طور پر صدر اور سیکریٹری جنرل کا انتخاب ہوا ہے۔ انھوں نے صوبہ سندھ کے اجلاس کی روداد سناتے ہوئے کہا کہ ہم نے پرویز رشید کے مدارس کے خلاف بیان پر احتجاج کیا ہے آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ جناب اسد اللہ بھٹو نے کہا کہ جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ نصاب تعلیم اب صوبائی عملداری میں آ گیا ہے جس میں ہم نے دیکھا ہے چوتھی جماعت کے نصاب سے حضور پاکؐ اور صحابہ کرامؓ کے ابواب کو حذف کیا گیا ہے۔ دوسری کی کتاب میں دین موسوی کے دس نکات جنہیں comandments 10 بھی کہا جاتا ہے کو

شامل کیا گیا ہے۔ تیسری جماعت کے کورس سے سیدنا امیر حمزہ، حضرت ابوبکر صدیق، حضرت سلمان فارسی کے اسباق بھی نکالے گئے ہیں۔ نماز کا ذکر نکالا گیا ہے، حضرت معاذ اور حضرت معوذ کے بارے میں سبق کو ختم کر دیا گیا ہے، ٹیپو سلطان اور حضرت عبدالقادر جیلانی کا سبق بھی نکال دیا گیا ہے۔

جناب اسداللہ بھٹو نے ایک اور اہم معاملے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ ایک جج کہتے ہیں کہ قرارداد مقاصد کو جو آئین کا حصہ بنایا گیا ہے وہ غلط ہے۔

ملی یکجہتی کونسل پاکستان صوبہ پنجاب کے سیکریٹری جنرل جناب علامہ محمد خان لغاری نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر بیمار ہیں وہ آنا چاہتے تھے لیکن ڈاکٹروں نے انہیں سفر سے منع کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ملی یکجہتی کونسل پاکستان میں الحمد للہ تمام مسالک کی نمائندگی ہے۔ انھوں نے کہا کہ جب فرقہ واریت عروج پر تھی اور کفر سازی کی مشینیں تیزی سے کام کر رہی تھیں اس وقت ملی یکجہتی کونسل پاکستان نے اپنا کردار ادا کیا۔ اس کونسل میں شامل جماعتوں نے ایک ضابطہ اخلاق بنایا۔ انھوں نے کہا کہ حکومت کو چاہیے تھا کہ وہ اس ضابطہ اخلاق کے حوالے سے قانون سازی کرتی۔ مولانا شاہ احمد نورانی کے دور میں تمام جماعتوں کے سربراہان خود کونسل کے اجلاسوں میں شریک ہوتے تھے لیکن اب ایسا نہیں ہوتا جس سے اچھا پیغام نہیں جاتا ہے۔ ہمیں اپنی جماعتوں کے سربراہوں کو یہ باور کروانا چاہیے کہ وہ کونسل کے اجلاسوں میں بنفس نفیس شرکت کے لیے آیا کریں۔

انھوں نے بتایا کہ پنجاب کی تنظیم نو کے بعد ہم ڈویژنل سطح پر تنظیم سازی کا پروگرام بنا رہے ہیں۔

عالمی مجلس ختم نبوت کے سربراہ اور کونسل کے مرکزی نائب صدر جناب مولانا حافظ اللہ وسایا نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ میں کونسل کے بہت سے اجلاسوں میں حاضر نہیں ہو سکا ہوں جس کے لیے معذرت خواہ ہوں۔ انھوں نے کہا کہ ہم فرقہ وارانہ مسائل کو حل کرنے اور دہشت گردی کے خاتمے کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں لیکن کچھ عرصہ بعد ہمیں معلوم ہوگا کہ ملک کو سیکولر بنا دیا گیا ہے اس سلسلے میں بھی ہمیں اقدام کرنے کی ضرورت ہے۔ اب معاملہ فرقہ واریت سے نکل چکا ہے ہمیں فی الفور سربراہی اجلاس بلانا چاہیے۔

جناب پیر عبدالرحیم نقشبندی



ملی یکجہتی کونسل پاکستان اسلامیان پاکستان کے جید علمائے کرام اور مختلف مسالک کے اکابرین کا مشترکہ بابرکت پلیٹ فارم ہے۔ کئی سالوں قبل قائم ہونے والا یہ اتحاد امت مسلمہ کو درپیش مسائل کے حل، فرقہ ورایت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کی روک تھام کے پیش نظر وجود میں آیا تھا۔ الحمد للہ اس مشترکہ پلیٹ فارم سے امت کے اتحاد پر زور دیا گیا اور دین دشمن سامراجی قوتوں کی طرف سے تشدد کی لہر کا مدبرانہ انداز میں راستہ روکا گیا۔ دین دشمن قوتیں، عالم اسلام کو تہہ و بالا کرنے کا پروگرام رکھتی ہیں کہ ان کے مکروہ عزائم کو اس وحدت کے ذریعے ناکام بنایا گیا ہے۔ اللہ تعالی کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ان دین دشمن اور ملک دشمن قوتوں کے جن کی نظریں عالم اسلام کو بالعموم اور پاکستان کے بارے میں بالخصوص مذموم ارودوں کو خاک میں ملانے لیے اس پلیٹ فارم سے بھرپور

کوشش کی گئی۔ اس مشترکہ پلیٹ فارم ملی یکجہتی کونسل کی قیادت ماضی میں بھی بہت ہی جید علماء بشمول امام اہلسنت حضرت مولانا شاہ احمد نورانیؒ اور عالم اسلام کے لیے بھرپور دینی درد رکھنے والی شخصیت جناب قاضی حسین احمد مرحوم کے ہاتھوں میں لمبے عرصے تک رہی ، اب موجودہ باصلاحیت قیادت کے تاجدار محترم جناب صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر اپنی خداداد صلاحیتوں میں مزید نکھار پیدا فرمائے اور امت مسلمہ و پاکستان کی خدمت کی مزید توفیق عطا فرمائے ۔میں ملی یکجہتی کونسل پاکستان کے تمام اکابرین کے لیے دعاگو ہوں کہ اللہ تعالی ان کو مزید اخلاص ,للّٰہیت کے ساتھ اس اتحاد کو چلانے کی توفیق عطا فرمائے (آمین ثم آمین)۔

ادارہ البصیرہ کے تحت ماہنامہ پیام کے ایڈیٹر جناب ثاقب اکبر صاحب زید مجدہ کی کوششوں کو بھی بہت ہی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں ۔ اللہ کرے کہ یہ ماہنامہ پیام حسب سابق اعتدال کے راستے کو اختیار کرتے ہوئے آئندہ بھی ہر کار خیر میں اپنی صلاحیتیں بروئے کار لائے اور یہ پیغام حق دینی درد امت مسلمہ کے ہر فرد تک پہنچائے ۔ یہ چند حروف میرے دلی جذبات تھے جن کا اظہار ضروری سمجھتا ہوں ۔مولائے کریم ہمیں صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے اس اتحاد کو قائم ودائم رکھے۔

(آمین بجاہ النبی الکریم علیہ الصلوۃ والتسلیم)

امیر تنظیم اسلامی جناب حافظ عاکف سعید اور صدر محفل نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ جب 21 ویں ترمیم منظور ہوئی تو دہشت گردی کا خاتمہ اس کا مقصد تھا اور کورٹ کمنٹ پاس کرتی ہے کہ دستور کا کوئی بنیادی ڈھانچہ ہی نہیں ہے۔ہم لوگ اس ترمیم کے حق میں ہیں اور آئین پاکستان کو اسلامی کہتے ہیں۔ ہمیں اس بات کو عام کرنا چاہیے،حکومت اور عدالتوں پر ہمارا دباؤ رہنا چاہیے۔اس امر پر قائداعظم محمد علی جناح کے سو سے زیادہ بیانات ہیں کہ یہ ملک اسلامی قوانین کی عمل داری کے لیے وجود میں لایا گیا ہے۔

جماعۃ الدعوۃ کے مرکزی راہنما جناب حافظ عبدالرحمٰن مکی نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ پیر ہارون گیلانی کے دفتر کے احباب بالخصوص انیق رانا صاحب کے کثرت رابطہ کی وجہ سے آج کی محفل بھرپور ہوئی ہے۔کسی بھی فعالیت کی جان رابطہ ہے۔ چلچلاتی دھوپ میں جس قدر سایہ ضروری ہے ملی یکجہتی کونسل پاکستان کا وجود اسی قدر ضروری ہے۔ میں کونسل میں قاضی صاحب کے حکم پر شامل ہوا۔

انہوں نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ کوئی شیعہ عالم یا سنی کسی دوسرے مسلک کے مسلمان کے قتل کا نہیں کہہ سکتا ، اس میں بیرونی ہاتھ ملوث ہے جس کی گواہی اب تو ہماری ایجنسیاں بھی دے رہی ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ جو اسد اللہ بھٹو نے کہا ہے وہ بہت اہم ہے پہلے بھی جماعت کی ذیلی تنظیمیں اس حوالے سے کام کرتی رہی ہیں اب بھی ہمیں اس جانب توجہ مبذول رکھنی چاہیے۔

اسلامی تحریک کے صوبائی راہنما حافظ کاظم رضا نقوی نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ یہ پلیٹ فارم ایک نعمت ہے۔ان کا کہنا تھا کہ ہمیں چاہیے کہ ہم خطبات جمعہ کمیشن کے ذریعے خطباء کو چند نکات ارسال کیا کریں ۔ ان کا کہنا تھا کہ ہمیں ملی یکجہتی کونسل کو زیادہ وقت دینا چاہیے۔

جماعۃ الدعوۃ کے مرکزی راہنما شیخ یعقوب نے کہا کہ نصاب تعلیم کے حوالے سے جو باتیں سامنے آئی ہیں انہوں نے ہمیں تڑپا کر رکھ دیا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ ہم کالم نویسوں کو بھی مواد مہیا کریں تاکہ وہ اپنے کالموں میں یہ امور اٹھائیں۔علماء بھی اپنے خطبوں میں اس کا ذکر کریں۔اتحاد کے بغیر یہ کام نہیں ہوسکتا۔ملی یکجہتی کونسل کے اعضاء ، اراکین کو مربوط کرنے کے لیے کوارڈینیٹر مقرر کیا جائے ، ہمارا مجلّہ ہونا

چاہیے، ملکی و بین الاقوامی معاملات پر لائحہ عمل تیار کرنے کی ضرورت ہے۔

تحریک فیضان اولیائے کے مرکزی راہنما جناب جاوید اکبر ساقی نے کہا کہ ملی یکجہتی کونسل میں شامل تمام جماعتیں اسلام اور پاکستان کی خیر خواہ ہیں۔ دہشت گرد آشکار ہو چکے ہیں۔

تحریک فیضان اولیاء کے راہنما خواجہ اسرار الحق فخری نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے نقطہ نظر کا الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے ابلاغ کریں۔ جب تک عوام تک یہ پیغام نہ پہنچے اس کا خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوگا۔

نشست کے میزبان اور تحریک فیضان اولیاء کے سینئر نائب صدر پیر ہارون گیلانی نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ جو مسائل درپیش ہوں ان پر ہر تنظیم کو کھلے عام اقدام کرنا چاہیے۔ اس سلسلے میں ملی یکجہتی کونسل پاکستان کا اجلاس بلا کر ہم آہنگی پیدا کی جاسکتی ہے۔ مثلاً پاکستان میں چھوٹی چھوٹی بات پر پرچہ کٹ جاتا ہے، ایف آئی آر درج کروانے کی دوڑ لگی ہوئی ہے ہم کسی کو بھی بہت آسانی سے گستاخ، مشرک اور کافر بنانے پر تلے ہوئے ہیں۔ یہ سب کام ہماری آنکھوں کے سامنے ہو رہا ہے۔



کونسل کے سیکریٹری جنرل جناب لیاقت بلوچ نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ اضلاع اور تحصیل کی سطح پر بھی تنظیم سازی ہونی چاہیے ۔ یہ تجویز سپریم کونسل میں بھیجی جائے گی۔ انھوں نے کہا کہ سپریم کورٹ میں جو آئینی پٹیشن زیر بحث ہے اس میں پاکستان کو سیکولر قرار دینے کی کوشش کی جارہی ہے۔ قرارداد مقاصد اس آئین کا بنیادی ڈھانچہ ہے جو جج ایسی باتیں کررہے ہیں انہیں سپریم کورٹ سے الگ ہو جانا چاہیے ۔انھوں نے کہا کہ نصاب تعلیم کا نظام پہلے مرکز کے پاس تھا جسے اٹھارویں ترمیم کے ذریعے مرکز سے لے کر صوبوں کو دیا گیا۔ یہ نظام مرکز کے پاس ہی رہنا چاہیے۔

انہوں نے کراچی کے واقعے کے حوالے سے بات کرتے ہوئے کہا کہ کراچی کے واقعے میں جو بیرونی ہاتھ بے نقاب ہوئے ہیں اس کی بنیاد پر مساجد اور مدارس کو ہدف بنایا جاتا ہے۔ جو لوگ پاکستان کو سیکولر بنانے کی بات کرتے ہیں وہ ایسا ہماری لاشوں سے گزر کر ہی کر سکتے ہیں۔

محفل کے اختتام پر صدر محفل جناب حافظ عاکف سعید نے تمام مہمانان گرامی اور میزبان کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت عالمی ابلیسی اور دجالی قوتیں مسلمانوں کو برسرِ پیکار کرنے کے لیے سرگرم ہیں ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اتحاد امت کے لیے زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔ نصاب تعلیم میں متنازعہ اور سیکولر مضامین کو پرویز مشرف کے دور سے شامل کیا جا رہا ہے۔ اسلامی مواد کو نصاب سے کھرچ کھرچ کر نکالا جا رہا ہے۔ جس کا ہمیں نوٹس لینا چاہیے۔

اجلاس میں ملی یکجہتی کونسل کمیشن کے نئے سربراہان کے ناموں کا بھی اعلان کیا گیا جو حسب ذیل ہیں:

مصالحتی کمیشن	پیر سید محفوظ مشہدی
اسلامی نظریاتی کونسل سفارشات کمیشن	حافظ عبدالرحمٰن مکی صاحب
علمی و تحقیقی کمیشن	قاضی ظفرالحق صاحب
خطبات جمعہ کمیشن	علامہ عبدالجلیل نقشبندی

اجلاس میں کراچی کے سانحہ نیز ملک بھر میں ہونے والے دہشت گردی کے واقعات کی شدید الفاظ میں مذمت کی گئی، ڈسکہ میں پولیس گردی کے نتیجے میں قتل ہونے والے دو وکلاء نیز پورے پاکستان کے شہداء کے لیے دعائے مغفرت کی گئی۔

☆ 19 مارچ 2016ء، ملی یکجہتی کونسل کی مجلس عاملہ کا اجلاس

یہ اجلاس جامعہ المنتظر لاہور میں منعقد ہوا، اس کی میزبانی وفاق المدارس شیعہ نے کی۔اس پروگرام میں جناب صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، جناب علامہ سید ساجد علی نقوی، جناب علامہ حافظ ریاض حسین نجفی، جناب لیاقت بلوچ، جناب حافظ عاکف سعید، جناب علامہ امین شہیدی، جناب آصف لقمان قاضی، جناب ثاقب اکبر، جناب علامہ عارف واحدی، جناب جناب ڈاکٹر وسیم اختر، جناب پروفیسر محمد ابراہیم، جناب عبدالمتین اخونزادہ، جناب حسین محمد اعوان اور دیگر احباب نے شرکت کی۔اس اجلاس میں بہت سے اہم فیصلہ جات کیے گئے جن میں تنظیم کو ڈویژن کی سطح تک توسیع دینے کا اصولی فیصلہ کیا گیا۔اجلاس کے اختتام پر پریس بریفنگ کا اہتمام بھی کیا گیا تھا۔اس میں میڈیا اراکین کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی علاوہ ازیں علماء و مشائخ کانفرنس کے انعقاد کے حوالے سے غور وخوض کیا گیا۔اس اجلاس میں تحفظ نسواں بل پر بھی گفتگو ہوئی۔

اہم مرکزی نشستیں

خصوصی اجلاس ملی یکجہتی کونسل

18 نومبر 2013

ملی یکجہتی کونسل کا ایک خصوصی اجلاس نومنتخب سیکریٹری جنرل ملی یکجہتی کونسل جناب لیاقت بلوچ کے زیر قیادت کونسل کے مرکزی سیکریٹریٹ میں 18 نومبر 2013 کو منعقد ہوا۔اس اجلاس میں جناب لیاقت بلوچ کے علاوہ کونسل کے ڈپٹی سیکریٹری جنرل جناب ثاقب اکبر، نائب صدر جناب آصف لقمان قاضی، اتحاد علماء کے مرکزی راہنما جناب مولانا عبدالجلیل نقشبندی، جماعت اسلامی کے نائب امیر میاں محمد اسلم، وفاق المدارس شیعہ کے راہنما مولانا انیس الحسنین خان اور مولانا سید زاہد حسین نقوی نیز تنظیم العارفین کے راہنما علامہ عنایت اللہ قادری نے شرکت کی۔اس اجلاس میں ملک میں پیش آنے والے واقعات بالخصوص راولپنڈی میں پائی جانے والی کشیدگی کے بعد کی صورتحال زیر بحث آئی۔راولپنڈی میں وقوع پذیر ہونے والے واقعے کے محرکات اور

کے طول وارض میں کونسل کا ڈھانچہ کھڑا کیا جائے۔انہوں نے کہا کہ راولپنڈی اور لاہور سے جمعیت علماء اسلام (ف) کے لوگوں کی ہمیں کالز موصول ہوئیں کہ ہمارے علاقوں میں فرقہ واریت کے معاملات کو حل کیا جائے، لیکن یہ تب ہی ممکن ہے جب مولانا فضل الرحمٰن کونسل میں صدق دل سے شریک ہوں گے۔ پروفیسر ابراہیم اور لیاقت بلوچ نے صاحبزادہ ابوالخیر زبیر کی بات کی تائید کرتے ہوئے کونسل کی فعالیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ تمام مکاتب فکر کو چاہیے کہ باہم متحد ہوکر اس پلیٹ فارم کو مضبوط کریں۔ جناب عبدالرشید ترابی نے بھی آزاد کشمیر میں کونسل کی فعالیت پر روشنی ڈالی۔



علامہ قاضی نیاز حسین نقوی نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ ملی یکجہتی کونسل قاضی صاحب کے زمانے میں زیادہ فعال تھی ہمیں ان کے کام کو آگے بڑھانا چاہیے، کسی کا انتظار نہیں کرنا چاہیے۔انھوں نے کہا کہ مرکزی اجلاسوں میں قائدین کو خود شرکت کرنی چاہیے اگر نمائندے شریک ہوں تو فیصلہ کرنے میں مشکل پیش آتی ہے۔

علامہ عارف حسین واحدی نے کہا کہ جمعیت علمائے اسلام کا مسئلہ حل کرنے کی ضرورت ہے۔اگر ہمارے مرکزی اجلاس زیادہ ہوں گے تو فعالیت میں بھی اضافہ ہوگا۔

تحریک احیائے خلافت کے امیر قاضی ظفر الحق نے اجلاس میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ صوبائی تنظیم سازی کا کام عرصے سے رکا ہوا ہے۔شیعہ سنی اختلافات کا اصل فریق دیو بندہیں۔شیعہ اور بریلوی کے مابین تو مسئلہ ہے ہی نہیں لہذا کونسل میں دیو بندیوں کی نمائندگی ضروری ہے اس لیے جمعیت علمائے اسلام (ف) کو بھی کونسل میں شامل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔انھوں نے کہا کہ آرٹیکل 2اے موجود ہے لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں جس پر لیاقت بلوچ نے کہا کہ آئین میں موجود نواقص کو دور کرنے کا طریقہ کار موجود ہے اس پر عمل درآمد کی ضرورت ہے۔

پیر سید عاشق حسین بخاری نے اجلاس میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ کونسل کے اہداف و مقاصد بہت اچھے ہیں فقط احساس ذمہ داری پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔

سیکریٹری جنرل ملی یکجہتی کونسل جناب لیاقت بلوچ نے مجوزہ ''اتحاد امت کانفرنس'' کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی بعدازاں انھوں نے اس مقصد کے لیے تشکیل دی جانے والی مختلف انتظامی کمیٹیوں کا ذکر کیا۔انتظامی کمیٹی کے سربراہ کے طور پر جماعت اسلامی کے نائب امیر صوبہ پنجاب جناب میاں محمد اسلم کا نام پیش کیا گیا۔لیاقت بلوچ صاحب نے شرکائے اجلاس سے کہا کہ وہ اس کمیٹی کے لیے افراد کو نامزد کریں۔اسی طرح مالیاتی کمیٹی کی سربراہی کے لیے جناب علامہ امین شہیدی کا نام پیش ہوا، دعوت اور رابطہ کمیٹی کی ذمہ داری جناب ثاقب اکبر کے سپرد کی گئی، مہمانوں اور رہائش کے انتظامات کی ذمہ داری کے لیے عطاالرحمٰن اور جمال عبداللہ کا نام پیش کیا گیا۔اسی طرح میڈیا کمیٹی کے لیے شاہد شمسی صاحب کا نام پیش ہوا۔تمام جماعتوں کے قائدین نے مختلف

کمیٹیوں کے لیے اپنے کارکنوں اور عہدیداروں کے نام تجویز کیے گئے۔ کانفرنس کی تفصیل بتاتے ہوئے جناب لیاقت بلوچ نے کہا کہ اس کانفرنس کے لیے تین سیشنز زیر غور ہیں

جناب ثاقب اکبر نے حاضرین کے سامنے کانفرنس کے لیے مجوزہ مدعوین کی فہرست پڑھ کر سنائی جس میں مشاورت اور شرکاء کی تائید کے بعد کچھ نئے ناموں کا اضافہ کیا گیا۔

فیصلہ جات

اجلاس میں طے پایا کہ انتظامی کمیٹی کا اجلاس جناب میاں محمد اسلم کے زیر صدارت 26 مارچ 2014 کو جماعت اسلامی کے اسلام آباد آفس واقع میلوڈی میں منعقد ہوگا۔ جس میں پروگرام کے انتظامات کو حتمی شکل دی جائے گی۔

اجلاس میں یہ بھی طے پایا کہ تنظیمات المدارس کے پانچوں وفاقات کو ''اتحاد امت کانفرنس'' میں مدعو کیا جائے گا اس کے لیے علامہ قاضی نیاز حسین نقوی اور مولانا عبدالمالک کے ذمہ کیا گیا کہ وہ پانچوں وفاقوں کے سربراہوں کو اجلاس میں لائیں گے۔

اجلاس میں یہ بھی طے پایا کہ مولانا سمیع الحق کو پروفیسر ابراہیم صاحب دعوت دیں گے۔

اجلاس کے اختتام پر طالبان کمیٹی کے رکن اور خطبات جمعہ کمیشن کے سربراہ جناب پروفیسر محمد ابراہیم نے طالبان سے ہونے والی ملاقاتوں اور مذاکرات کی پیش رفت پر تفصیلی بریفنگ دی۔ اجلاس کا اختتام دعا سے ہوا۔ جس کے بعد شرکاء کے لیے کھانے کا انتظام کیا گیا۔

☆ 5 جون 2014ء، پشاور

ملک میں فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور بھائی چارے کو فروغ دینے اور امت مسلمہ کو درپیش مسائل کے گرداب سے نکالنے سمیت دیگر نیک ارادوں کو مدنظر رکھتے ہوئے قائم ہونے والے مذہبی جماعتوں کے غیر انتخابی اتحاد ''ملی یکجہتی کونسل'' کا ایک اہم اجلاس المرکز اسلامی پشاور (جماعت اسلامی کے صوبائی دفتر) میں اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں ملی یکجہتی کونسل پاکستان اور جماعت اسلامی کے مرکزی سیکرٹری جنرل لیاقت بلوچ، ڈپٹی سیکرٹری جنرل ملی یکجہتی کونسل پاکستان سید ثاقب اکبر، جماعۃ الدعوۃ کے مرکزی رہنماء امیر حمزہ، مجلس وحدت مسلمین پاکستان کی شوریٰ عالی کے رکن اور سابق سینیٹر علامہ سید جواد ہادی، مرکزی جمعیت اہلحدیث کے سرپرست اعلیٰ مولانا عبدالسلام سلفی، نائب امیر جماعت اسلامی میاں محمد اسلم، امیر جماعت اسلامی صوبہ خیبر پختونخوا پروفیسر محمد ابراہیم خان، صوبائی جنرل سیکرٹری جماعت اسلامی شبیر احمد خان، مجلس وحدت مسلمین خیبر پختونخوا کے سیکرٹری جنرل علامہ سید سبطین الحسینی، اسلامی تحریک کے صوبائی جنرل سیکرٹری وسیم اظہر ترابی، جمعیت علماء پاکستان کے سیکرٹری جنرل سید محمد محفوظ مشہدی، جمعیت اتحاد العلماء کے مرکزی نائب صدر مولانا عبدالبر، سیکرٹری اطلاعات قاضی خلیل احمد اور جماعۃ الدعوۃ پاکستان کے نائب مدیر رابطہ سید عبدالوحید شریک ہوئے۔

اس کے علاوہ جمعیت اہلحدیث کے صوبائی ناظم محمد ادریس خلیل، جمعیت علماء پاکستان کے صوبائی جنرل سیکرٹری وسیکرٹری اطلاعات ملی یکجہتی کونسل محمد خان لغاری، صوبائی صدر سید محمد سبطین گیلانی، جمعیت علماء پاکستان (نورانی گروپ) کے جائنٹ سیکرٹری محمد نصیر احمد، جامعہ شہید علامہ عارف الحسینی کے خطیب علامہ عابد حسین شاکری، مجلس وحدت مسلمین کے صوبائی رہنماء علامہ سید نور آغا بہشتی، تنظیم اسلامی کے صوبائی ناظم اعلیٰ میجر (ر) فتح محمد، ناظم دعوت وارث خان، ناظم جنوبی خورشید انجم، جماعۃ الدعوۃ کے صوبائی صدر لیاقت علی، اسلامی تحریک پشاور کے صدر اخوندزادہ مجاہد علی، ڈویژنل جنرل سیکرٹری سید پھول شاہ کاظمی، ڈاکٹر ممتاز ہاشمی، حافظ محمد شیراز خان، یاسر فرید اعوان، ملک خورشید اعوان، تنویر حسین خان، علامہ مولانا قدرت اللہ، مفتی محمد عتیق الرحمان، جمعیت اہلحدیث کے نائب ناظم اعلیٰ ظہیر احمد، تحریک تاجدار ختم نبوت (ص) کے جنرل سیکرٹری چن پیر، جمعیت اہلحدیث کے صوبائی امیر مقصود احمد سلفی، ضلعی رہنماء محمد عثمان، حاجی دوست محمد، جنرل سیکرٹری جے یو پی قاری محمد اشتیاق، محمد نذیر علی، جمعیت علماء پاکستان کے صوبائی نائب صدر ارشاد خان، جماعۃ الدعوۃ کے نائب امیر مراد خان اور اتحاد العلماء ضلع پشاور کے صدر حنیف اللہ نے بھی اس اجلاس میں شرکت کی۔

اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی جمعیت اہلحدیث کے سرپرست اعلیٰ عبدالسلام سلفی نے اتحاد ملت پر بھرپور زور دیتے ہوئے کہا کہ آج ہم میں اتنی دوریاں پیدا ہوگئی ہیں کہ ہم کسی دوسرے فرقہ کی مسجد میں جا نہیں سکتے، اگر جائیں تو ہمیں عجیب نظروں سے دیکھا جاتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ہمیں چاہیے کہ متحدہ مجلس عمل کو دوبارہ فعال کریں، تاکہ دینی جماعتیں متحد ہوں، ہمیں مذہبی افراد کی ضرورت ہے تاکہ وہ افراد پارلیمنٹ ہاؤس میں پہنچ کر اتحاد و وحدت کی بات کر سکیں۔ سابق سینیٹر علامہ سید جواد ہادی نے اپنے خطاب میں بتایا کہ جب 1994ء میں ملی یکجہتی کونسل کی ابتداء ہوئی تو مولانا سمیع الحق نے میرے ساتھ رابطہ کیا، اور کہا کہ ہمارے درمیان ہم آہنگی ہونی چاہیے، جس پر میں نے علامہ ساجد علی نقوی کی مولانا سمیع الحق سے ملاقات کرائی اور اس بات پر اتفاق ہوا کہ ہم ملکر اتحاد و اتفاق کے لئے کام کریں گے۔ ہماری اگلی ملاقات قاضی حسین احمد صاحب سے ہوئی، جو پیدائشی اتفاق واتحاد کے قائل تھے۔ اس سے ہمیں بھی حوصلہ ملا اور ہم نے آئندہ کے لئے کام شروع کیا۔

انہوں نے کہا کہ آج خوشی کی بات ہے کہ تمام مذہبی جماعتوں کے عہدیداران موجود ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جو پہلے سے اتحاد و اتفاق کے لئے کوشاں تھے۔ تاہم جن کی وجہ سے ملت اسلامیہ کے اتحاد کو خطرہ ہے ان کا کیا کیا جائے۔ اس حوالے سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم یہ بات کہنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ ملی یکجہتی کونسل کو موسمی تبدیلی کی طرح نہیں ہونا چاہیے، بلکہ اس کی ضرورتوں کو سمجھ کر کام کیا جائے۔ ملی یکجہتی کونسل کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل سید ثاقب اکبر نے کہا اب وہ وقت آگیا ہے کہ منافرت پر مبنی لٹریچر کو ختم کرایا جائے، آپس کے مسائل مل بیٹھ کر حل کئے جائیں۔ ملی یکجہتی کونسل اس سارے نیک عمل کا تسلسل ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج دشمنانِ اسلام، عالم اسلام کے خلاف اکٹھے ہو چکے ہیں، مگر ہم آپس کے مسائل سے نہیں نکلتے، جس کی وجہ سے دشمن جو چاہے کر رہا ہے۔

مجلس وحدت مسلمین خیبر پختونخوا کے سیکرٹری جنرل علامہ سید محمد سبطین کا کہنا تھا کہ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ملی یکجہتی کونسل

کے لئے نچلی سطح پر کام کیا جائے، ہم اتحاد ملت کانفرنسز ہر علاقے میں منعقد کرائیں، ہمیں چاہیے کہ جمعہ کے خطبات میں خود جا کر شرکت کریں، انشاءاللہ اگر ہماری کوشش رہی تو وہ وقت دور نہیں ہوگا کہ پاکستان میں بھی امن کی فضا قائم ہو جائے گی اور دشمنِ پاکستان و دشمن اسلام کو شکست ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ ہر مسئول کو اپنی اپنی ذمہ داری احسن طریقہ سے ادا کرنا ہوگی، اور اگر ہم نے اتحاد و وحدت کے حوالے سے کوئی غفلت برتی تو کل خدا کے سامنے جواب دہ ہونا ہوگا۔ علاوہ ازیں اسلامی تحریک خیبر پختونخوا کے جنرل سیکرٹری وسیم اظہر ترابی کا کہنا تھا کہ پاکستان کا مطلب آج بم دھماکے اور بیگناہوں کو قتل کرنا بن چکا ہے، اگر دیکھا جائے تو قتل ہونے والا بھی کلمہ پڑھنے والا اور قتل کرنے والا بھی کلمہ پڑھنے والا ہے، ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ کس کے ہاتھوں ہم استعمال ہوتے ہیں۔ ہمیں اس حوالے سے سنجیدگی سے غور کرنا ہوگا۔

ملی یکجہتی کونسل کے مرکزی سیکرٹری جنرل لیاقت بلوچ نے کہا کہ ملک دشمن قوتوں نے پاکستان کو ہدف بنا کر عالمی سطح پر اس کے خلاف سازشوں کا جال بچھا رکھا ہے، ملکی سلامتی اور بقاء کو شدید خطرات لاحق ہیں۔ عالمی سطح پر بھی امت مسلمہ عالمی استعمار کی سازشوں کا شکار ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملی یکجہتی کونسل پاکستان اور دنیا بھر میں امت مسلمہ کی رہنمائی اور امت کو مشترکات پر اکٹھا کرنے کیلئے اپنا کردار ادا کریگی اور درد مشترک اور قدر مشترک کے سلوگن کے تحت تمام مکاتب فکر کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے استعماری قوتوں کے مذموم عزائم کو ناکام بنائے گی۔ ان کا کہنا تھا کہ فرقہ وارانہ اختلافات کے نتیجے میں استعماری اور اسلام و ملک

دشمن قوتوں کی سازشوں کی روک تھام کیلئے علماء کمیشن بنا کر مساجد میں ایک خطبہ جمعہ پر علماء کرام کو متفق کرنا ہمارا اہم ہدف بھی ہے اور ملک و قوم اور عالمی سطح پر امت مسلمہ کی بالادستی کیلئے وقت کی اہم ضرورت بھی۔ پاکستان کی جغرافیائی اور مذہبی اقدار کی حفاظت کیلئے قوم کو مشترکات پر متحد کرنا اہم فریضہ اور مشن ہے۔

☆20 دسمبر 2014ء آرمی پبلک سکول پر حملے کے حوالے سے خصوصی اجلاس، پشاور

آرمی پبلک سکول پشاور میں ہونے والی بربریت جس نے پورے پاکستان کے دلوں

حافظ عاکف سعید
سربراہ تنظیم اسلامی



ماہنامہ ''پیام'' اسلام آباد کے ''ملی یکجہتی کونسل نمبر'' کی اشاعت پر میں اس جریدے کے مدیر اعلیٰ محترم برادرم ثاقب اکبر صاحب کو ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ملتِ اسلامیہ کی یکجہتی و اتحاد آج کی اہم ترین ضرورت ہے۔ موجودہ دور میں دنیا کی تمام غیر مسلم اقوام و ملل امتِ مسلمہ کے خلاف ''ملت واحدہ'' کی شکل اختیار کر چکی ہیں لیکن مسلمان جو آج زمین پر رب کائنات کی واحد نمائندہ امت کی حیثیت رکھتے ہیں، بدترین تفرقہ و انتشار سے دوچار ہیں۔ وحدتِ ملی پارہ پارہ ہے۔ اسلام دشمن عالمی طاقتیں اس صورتِ حال کا بھرپور فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ امتِ مسلمہ کے مختلف دھڑوں کو باہم دگر لڑانے کی کامیاب سازشوں کے

ذریعے وہ اپنے شیطانی ایجنڈے کی تکمیل میں سرگرم عمل ہیں۔ الغرض، بحالاتِ موجودہ ملتِ اسلامیہ کی یکجہتی اور اتحاد وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ اس حوالے سے قرآن و سنت کی روشنی میں ٹھوس اور قابل عمل رہنمائی فراہم کرنا امت کے اصحابِ علم و دانش کی اولین ذمہ داری بنتی ہے۔ فرمانِ الٰہی "وَ اعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوۡا" کی بجاآوری کی عملی صورت آج کیا ہوگی؟ اس اتحاد کے حصول کے لیے ہمیں اپنی سوچ، اپنے رویوں اور اپنے طریق کار میں کیا تبدیلی لانی ہوگی؟ مسلکی اختلاف کو حدود و قیود کا پابند رکھتے ہوئے ملت اسلامیہ کی وحدت اور اللہ کی رضا کے حصول کی خاطر ہمیں کس نوع کی قربانی و ایثار کے لیے تیار رہنا ہوگا؟ ان تمام امور کا ادراک و شعور ہر سطح پر پیدا کرنا دینی طبقات کی اہم ترین ذمہ داری ہے۔

میں توقع رکھتا ہوں کہ ماہنامہ "پیام" کی یہ خصوصی اشاعت ملی یکجہتی کونسل کی اب تک کی قابل تحسین کارکردگی کی جامع رپورٹ دینے کے ساتھ ساتھ متذکرہ بالا علمی و عملی امور پر متوازن اور ٹھوس لائحہ عمل دینے میں بھی اپنا بھرپور کردار ادا کرے گی!

حافظ عاکف سعید

❑❑❑❑❑

کو افسردہ اور غمزدہ کر دیا پر اظہار مذمت اور شہداء کے خاندانوں سے اظہار یکجہتی کے لیے ملی یکجہتی کونسل نے پشاور میں ایک تعزیتی ریفرنس کا انعقاد کیا۔ اس ریفرنس میں کونسل کے صدر ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر زبیر اور مرکزی قائدین منجملہ مرکزی سیکریٹری جنرل لیاقت بلوچ، ڈپٹی سیکریٹری جنرل ثاقب اکبر، پیر عبدالشکور نقشبندی، سیکریٹری مالیات علامہ امین شہیدی، علامہ عارف حسین واحدی، ڈاکٹر فرید، قاضی ظفر الحق وغیرہ کے علاوہ صوبہ خیبر پختونخوا کی قیادت اور کونسل میں شامل جماعتوں کے قائدین کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ تعزیتی ریفرنس کی میزبانی کے فرائض جماعت اسلامی خیبر پختونخوا نے انجام دیئے۔ ریفرنس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد تمام شہداء کے درجات کی بلندی کے لیے دعا کی گئی۔

ریفرنس کی نظامت کے فرائض کونسل کے سیکریٹری جنرل لیاقت بلوچ صاحب نے انجام دیئے۔ افتتاحی کلمات ادا کرتے ہوئے کونسل کے صدر ڈاکٹر صاحبزادہ ابو الخیر محمد زبیر نے کہا:

تمام قوم اس سانحہ کے بعد متحد ہوگئی ہے۔ قوم نے اس سے پہلے بھی متعدد مواقع پر اتحاد کا مظاہرہ کیا ہے لیکن افسوس ہے کہ حکومت نے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ ایسے میں ملی یکجہتی کونسل کی ذمہ داری اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ کراچی میں بہت عرصے سے آپریشن چل رہا ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں حکومت مختلف مصلحتوں کا شکار ہو جاتی ہے۔ اب کہا جا رہا ہے کہ ہم کوئی پالیسی تیار کرنے لگے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا سابقہ پالیسی ناکام ہوگئی ہے؟ قوم مخمصے کا شکار ہے، عدم تحفظ کا شکار ہے۔ ایک سابق وزیر داخلہ کہتا ہے کہ داعش موجود ہے اور موجودہ وزیر داخلہ کہتا ہے کہ نہیں ہے۔ آج ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم قوم کو ایک لائحہ عمل دیں مجھے امید ہے کہ ہم ایسی تجاویز دیں گے جن سے قوم کو دہشت گردی سے نجات مل سکے گی۔

سیکریٹری جنرل جناب لیاقت بلوچ نے کہا کہ ملی یکجہتی کونسل ملک و قوم کو متحد کرنے کے لیے وجود میں لائی گئی۔ کونسل کو بنانے میں مرحوم قاضی حسین احمد کا کردار قابل تحسین ہے۔ اس کونسل کو فعال بنانے کی ضرورت ہے، ہر شعبے میں فعالیت کی ضرورت ہے۔ ہمارے پاس ذہن و عمل کا اسلحہ ہے۔ ہمیں ضرورت ہے کہ ایک کمیٹی بنائیں جو تمام شعبہ جات کو فعال کرنے کے لیے منصوبہ بندی کرے۔ جو جماعتیں ملی





یکجہتی کونسل میں شامل نہیں ہیں انہیں شامل کرنے کی سعی کریں۔اس سلسلے میں تمام مدارس اور تمام جماعتوں کے قائدین سے ملاقاتوں کی ضرورت ہے۔انھوں نے کہا کہ اگر سیکولر جماعتیں ایک مقصد کے لیے متفق ہوسکتی ہیں تو مذہبی جماعتیں کیوں نہیں ہو سکتیں۔

ڈپٹی سیکریٹری جنرل ملی یکجہتی کونسل ثاقب اکبر نے کہا کہ مرکزی حکومت بھی ملی یکجہتی کونسل کی اہمیت کو سمجھنے لگی ہے۔کہا جارہا ہے کہ ملک میں یکجہتی کو فروغ دینے کے لیے جلد ہی حکومت ملی یکجہتی کونسل سے براہ راست رابطہ کرے گی۔انھوں نے کہا کہ ہمیں کونسل کو مزید فعال کرنے کی ضرورت ہے۔جو تنظیمیں کونسل سے باہر ہیں انھیں بھی اپنے نظم میں لانے کی ضرورت ہے۔

ریفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ملی یکجہتی کونسل کے سیکریٹری مالیات اور مجلس وحدت مسلمین کے ڈپٹی سیکریٹری جنرل علامہ امین شہیدی نے کہا کہ ملی یکجہتی کونسل کے قیام کے وقت سے تمام مکاتب فکر کی جماعتیں ایک بڑے ہدف کے لیے جمع ہیں۔اگر اتنی بڑی قوت کے جمع ہونے سے کوئی نتیجہ نہ نکلے تو ہمیں دیکھنا ہوگا کہ ہماری حکمت عملی میں کہاں خامی موجود ہے۔علامہ امین شہیدی نے کہا کہ کیا ہمارے وجود کا فلسفہ یہ ہے کہ کوئی حادثہ ہو اور ہم اس کے افسوس کے لیے جمع ہو جائیں۔ہمیں کونسل کی فعالیت میں حائل مشکلات اور علل کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔اس اتحاد میں نئی روح پھونکنے کی ضرورت ہے۔ہمارے پاس اسلحہ نہیں ہے کہ ہم ملک میں رائج دہشت گردی کا مقابلہ کرسکیں لیکن ہمارے پاس ایک عظیم دینی قوت ہے جسے ہمیں استعمال کرنا چاہیے۔

جمعیت علمائے اسلام (سینئر) کے مرکزی راہنما پیر عبدالشکور نقشبندی نے ریفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سولہ دسمبر کے واقعے پر ہمیں دکھ ہے۔ہم ان بچوں کو اپنے ہی بچے سمجھتے ہیں۔ملی یکجہتی کونسل کے حوالے سے اظہار خیال کرتے ہوئے پیر عبدالشکور نقشبندی نے کہا کہ قاضی حسین احمد مرحوم ملی یکجہتی کونسل پر فخر کرتے تھے۔آج ہمیں بھی قاضی حسین احمد مرحوم کی طرح کام کرنے کی ضرورت ہے۔انھوں نے کہا کہ ہمیں آج آرمی پبلک سکول پر حملے کا جتنا دکھ ہوا ہے اتنا ہی دکھ امریکہ کے ڈرون حملوں سے مرنے والوں پر بھی ہوتا ہے۔انھوں نے کہا کہ طاقت کے استعمال سے امن ممکن نہیں ہے بلکہ پارلیمنٹ میں بیٹھے لوگوں کو بھی اس حوالے سے توجہ دینی ہوگی۔انھوں نے کہا کہ اس سلسلے میں اسلام آباد کی سطح پر ایک مرکزی کانفرنس کرنے کی ضرورت ہے اور اپنے فیصلوں کو حکومت تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔

جماعت اسلامی کے مرکزی راہنما ڈاکٹر فرید پراچہ نے تعزیتی ریفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس واقعے کے لیے

مذمت بہت چھوٹا لفظ ہے، جرم بہت بڑا ہے۔ ہمارے ملک میں اس طرح کے بہت سے واقعات ہوئے ہیں۔اس کے خلاف سیکولر قوتوں نے مل کر اسلام اور اسلامی روایات پر ایک مہم شروع کر دی ہے۔اس سلسلے میں ملی یکجہتی کونسل کو بھرپور انداز سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔انھوں نے کہا کہ ملی یکجہتی کونسل کو چاہیے کہ وہ صوبائی سطح پر کانفرنسوں کا انعقاد کرے۔ڈاکٹر فرید پراچہ نے کہا کہ سزائے موت پر عمل درآمد کا اعلان خوش آئند ہے۔ جو طبقہ سزائے موت کے خلاف ہے اسے دھچکا لگا ہے۔

اسلامی تحریک کے مرکزی سیکریٹری جنرل علامہ عارف حسین واحدی نے تعزیتی ریفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ دنیا کی تاریخ میں ایسے بہت کم واقعات ملتے ہیں۔ لاشوں کے ڈھیر دیکھ کر دل لرز اٹھتا ہے۔ عالمی سطح پر ہماری بدنامی ہوئی ہے۔انھوں نے کہا کہ ہم ابتدا سے کہتے آئے ہیں کہ دہشت گردی کا کسی مسلک سے تعلق نہیں ہے بلکہ یہ دشمن کی سازش ہے۔انھوں نے کہا کہ حکومت کا سزائے موت پر عمل درآمد کا فیصلہ نہایت خوش آئند ہے تاہم ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ بعض مخصوص اداروں کے دشمنوں کو سزائے موت دی جائے۔قرآن کے نقطۂ نظر سے قصاص میں زندگی ہے قانون کی عمل داری ضروری ہے۔اس سلسلے میں ضروری ہے کہ ججوں اور وکلاء کو تحفظ فراہم کیا جائے۔آپریشن ضرب عضب کا دائرہ کار شہروں تک پھیلانے کی ضرورت ہے۔ بلا امتیاز دہشت گردوں کو سزائے موت دی جائے۔ملک میں فوری انصاف کے لیے فوجی عدالتیں بنی چاہئیں۔

کونسل کے مرکزی راہنما قاضی ظفر الحق نے تعزیتی ریفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان جس مقصد کے لیے معرض وجود میں آیا اس کے مطابق چل نہ سکا۔اس ناشکری کے سبب آج ہم پریشان ہیں۔ ہمارے ملک میں قرآن وسنت کو بالا دست ہونا چاہیے تھا لیکن ایسا نہ ہوا۔قرآن وسنت کے مطابق پوری قوم فوج ہے اور سب کی تربیت کی ضرورت ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے ادارے ماورائے عدالت سزائیں دیتے ہیں جو قرآن وسنت کے مطابق نہیں۔ان اداروں کی بھی تربیت کی ضرورت ہے۔قاضی ظفر الحق نے کہا کہ ہمارے آئین میں خدا کی حاکمیت اعلیٰ کی بات کی گئی ہے لیکن بعض دوسری شقوں میں ریاست کو آزاد و خود مختار قرار دیا گیا ہے۔اسی طرح قانون سازی کے عمل کے دوران میں ہر حاکمیت کی نفی کی گئی ہے۔ہمیں اپنے آئین میں موجود ان خامیوں کو دیکھنا ہوگا۔ملی یکجہتی کونسل کا مقصد محض مسلکی اختلافات کو کم کرنا ہی نہیں ہونا چاہیے بلکہ اس اتحاد کو اسلامی نظام کے قیام کے لیے بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔

مرکزی جمعیت اہلحدیث کے راہنما مولانا عبد السلام سلفی ہزاروی نے کہا کہ ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں جن کے ذریعے ہم اس واقعہ کی مذمت کر سکیں۔ہمیں یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ ایسے واقعات کیوں رونما ہو رہے ہیں۔قرآن میں ہے کہ قصاص میں حیات ہے۔ہمیں حکومت سے مطالبہ کرنا چاہیے کہ سزائے موت کو بلا امتیاز بحال کیا جائے اور ان مجرموں کو پروٹوکول سے نہیں بلکہ مجمع عام میں سزائیں دی جائیں۔ یہی قرآن کا حکم ہے کہ مومنین کی ایک جماعت اس سزا کے اجراء کو دیکھے تا کہ دوسروں کے لیے بھی عبرت کا سامان پیدا ہوا۔میں آج کونسل کے قائدین سے گزارش کروں گا کہ ہمیں دہشت گردی کے خلاف بڑا واضح بیان دینا چاہیے تا کہ کسی کو کوئی مخمصہ نہ رہے۔

وفاق المدارس شیعہ کے نمائندہ جناب مولانا طاہر رضا کاظمی نے تعزیتی ریفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سزائے موت کی

بحالی کا فیصلہ انتہائی اہم ہے۔

جمعیت اہلحدیث کے راہنما مولانا مقصود احمد سلفی نے تعزیتی ریفرنس میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ سانحہ پشاور نے پوری قوم کو لرزا کر رکھ دیا ہے۔ یکجہتی کونسل ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جو اس وقت میں پوری ملت کو یکجہتی دے سکتا ہے۔ عوام کو فکری اور نظریاتی ہم آہنگی دینے کی ضرورت ہے۔ ملی یکجہتی کونسل نے تکفیریت کے مقابلے میں بہت اچھا کردار ادا کیا۔ اسے اب دہشت گردی کے مقابلے میں بھی کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔

جماعت اسلامی خیبر پختونخوا کے نائب امیر جناب ڈاکٹر محمد خلیل نے تمام شرکائے محفل کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آج کے اجلاس سے پشاور کے شہریوں کو حوصلہ ملے گا۔ ملک میں ایسے واقعات کا اصل سبب لاقانونیت ہے۔ ملک میں جو کوئی جتنا بڑا ہے وہ قانون کو اتنا ہی نقصان پہنچاتا ہے۔

تحریک اسلامی صوبہ خیبر پختونخوا کے صوبائی صدر علامہ رمضان توقیر نے کہا کہ ملی یکجہتی کونسل ایک ملی سرمایہ ہے جس میں پوری ملت اسلامیہ کی نمائندگی موجود ہے۔ میں کہوں گا کہ زیادہ ذمہ داری اس کی ہے جو زیادہ طاقت اور قوت رکھتا ہے۔ میں صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر صاحب سے کہوں گا کہ آپ اپنی جماعت اور ملی یکجہتی کونسل میں علامہ شاہ احمد نورانی کے جانشین ہیں آپ سے توقع ہے کہ آپ انہی کے مشن کو لے کر آگے چلیں گے۔

مدرسہ عارف الحسینی کے استاد علامہ عابد حسین شاکری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ کے نبی کا فرمان ہے کہ اپنے بھائی خواہ وہ ظالم ہے یا مظلوم اس کی مدد کرو۔ لوگوں نے سوال کیا کہ مظلوم کی مدد تو سمجھ آتی ہے ظالم کی کیسے مدد کریں تو رسول اللہؐ نے کہا کہ ظالم کو ظلم سے باز رکھنے میں اس کی مدد کرو۔ میں ملی یکجہتی کونسل میں شامل جماعتوں کے قائدین سے گزارش کروں گا کہ ہمیں کھل کر اظہار رائے کی ضرورت ہے۔ بعض اوقات بات یوں مجمل انداز سے کی جاتی ہے کہ بعض لوگ اس کا غلط مطلب لیتے ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ واشگاف الفاظ میں خودکش دھماکوں، اغوا برائے تاوان اور ٹارگٹ کلنگ کے خلاف بات کریں۔ کانفرنس میں مندرجہ بالا شخصیات کے علاوہ متعدد دیگر اہم افراد نے بھی شرکت کی جن میں علامہ سید سبطین حسین الحسینی، وسیم

جناب علامہ ابتسام الٰہی ظہیر



امت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے تفرقہ کو اللہ کی رسی کو تھام کر ختم کر دے۔

(۱۱ اکتوبر ۲۰۱۲ء اتحاد امت کانفرنس سے خطاب)

جناب حافظ عبدالغفار روپڑی



اختلاف اور افتراق ایک ایسی شے ہے جو اقوام کو تباہ کر دیتی ہے۔ آپ تاریخ اسلام کا دور دیکھیں جب عالم اسلام متحد تھا تو فتوحات کا سلسلہ جاری تھا۔ جب امت میں افتراق پیدا ہوا تو جنگ جمل اور جنگ صفین کی صورت میں اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچا، اندلس، سقوط بغداد دیکھیں سنی شیعہ افتراق کا ہی شاخسانہ ہے۔ میں بحیثیت مسلمان عالم اسلام سے التماس کرتا ہوں کہ متحد ہو جاؤ ورنہ پارہ پارہ ہو جاؤ گے۔ لہذا اس اتحاد کو قائم رکھنے اور وسعت دینے کے لیے کوشش کی جائے۔

(۱۵ اپریل ۲۰۱۴ء، عالمی اتحاد امت کانفرنس سے خطاب)



اظہر ترابی، ڈاکٹر نور حکیم جیلانی، سید صاحبقران گیلانی، یاسر فرید، ملک خورشید حسین، حنیف اللہ، فرید احمد پراچہ، مولانا سید احمد صدیقی، قائم شاہ، مولوی ارشد اللہ، مولانا عبدالاکبر چترالی، شیخ فضل کریم، قاضی حسین احمد، محمد اشتیاق، ذاکر شاہ، محمد مشتاق خان وغیرہ نے بھی شرکت کی۔ تعزیتی ریفرنس کے اختتام پر ایک اعلامیہ بھی جاری کیا گیا۔

اعلامیے کے نکات حسب ذیل ہیں:

سانحہ پشاور ایک قومی المیہ ہے یہ اجلاس اس سانحہ کے شہداء، زخمیوں کے خاندانوں سے مکمل یکجہتی کا اظہار کرتا ہے۔

ہم سانحہ پشاور کے بعد قومی قیادت کے اکٹھے ہونے اور قومی ایکشن پلان بنانے کی کوشش کا خیر مقدم کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ مشترکہ مذمت کے بجائے عملی اقدامات کیے جائیں۔

دہشت گردوں، انسانوں کے قاتلوں کو پھانسی کی سزا دی جائے اور نیز پاکستان کو دہشت گردی، فساد، نفرتوں اور تقسیم در تقسیم کا شکار کرنے والے کسی ہمدردی کے مستحق نہیں ہیں ان کے خلاف آئین و قانون کے مطابق عمل کیا جائے اور اس سلسلے میں کسی بھی اندرونی و بیرونی دباؤ کو خاطر میں نہ لایا جائے۔

پاکستان میں آئین و قانون کی بالادستی کو یقینی بنایا جائے۔ قیام پاکستان کے مقاصد کی تکمیل کے لیے آئین پاکستان کو اس کی روح کے مطابق مکمل طور پر نافذ کیا جائے۔

دہشت گردی، تخریب کاری، بے گناہ انسانوں اور معصوم بچوں کے قتل عام، ٹارگٹ کلنگ قابل نفرت ہے تمام دینی جماعتیں مشترکہ موقف کے ساتھ ہر طرح کی دہشت گردی کی مذمت کرتے ہیں۔

ماہ ربیع الاول میں صوبائی سطح پر سیرت رسول اللہ کانفرنسوں کا انعقاد کیا جائے گا اسی طرح مرکزی سطح پر بھی سیرت رسولؐ پر کانفرنس منعقد کی جائے گی۔

ہم ڈاکٹر خالد سومرو کے المناک قتل نیز ملک بھر کے دیگر علماء، دانشوروں، وکلاء، ڈاکٹروں اور دیگر شخصیات کی ٹارگٹ کلنگ کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔

اجلاس کے بعد ملی یکجہتی کونسل کا وفد صدر ملی یکجہتی کونسل کی قیادت میں لیڈی ریڈنگ ہسپتال اور آرمی پبلک سکول گیا۔ لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں زخمی بچوں سے ملاقات کی گئی اور ان کی جلد صحت یابی کے لیے دعا کی گئی۔

☆3 جنوری 2015 دستور کمیٹی اجلاس

ملی یکجہتی کی دستور کمیٹی کا اجلاس 3 جنوری 2015 کو مرکزی دفتر اسلام آباد میں منعقد ہوا۔ نشست کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جناب ثاقب اکبر نے گذشتہ اجلاس میں پیش کردہ تجاویز کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ آج ہمارے یہاں جمع ہونے کی غرض و غایت ملی یکجہتی کونسل کے دستور کے حوالے سے کلی قواعد کی منظوری اور تجاویز پیش کرنا ہے تا کہ یہ تجاویز مجلس عاملہ کے اجلاس میں پیش کی جاسکیں۔ انھوں نے بتایا کہ ملی یکجہتی کونسل کی عاملہ کا اجلاس 7 جنوری 2015 کو منعقد ہو رہا ہے جس میں کونسل کے دستور کی منظوری ایجنڈے کا حصہ ہے۔

اس موقع پر تحریک احیائے خلافت کے سربراہ قاضی ظفر الحق نے کونسل کے دستور کے حوالے سے ایک خاکہ پیش کیا جو کہ دستور کمیٹی کی نشست میں پڑھ کر سنایا گیا۔ جناب ثاقب اکبر نے کلی قواعد کے حوالے سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ہم یہاں چند ایک اصولی فیصلے کرتے ہیں جو ہم عاملہ میں پیش کریں گے۔ اس اجلاس میں جو اصولی فیصلے کیے گئے اور دستور کے لیے جس خاکے پر اتفاق کیا گیا اسے بعدازاں مجلس عاملہ کے اجلاس میں پیش کیا گیا۔

☆19 فروری 2015ء، مرکزی نمائندگان کا اجلاس، اسلام آباد

اس نشست میں مختلف مذہبی اجتماعات پر ہونے والے خودکش حملوں نیز ٹارگٹ کلنگ کے واقعات کے حوالے سے اظہار افسوس کیا گیا۔ اس اجلاس کی صدارت کونسل کے نائب صدر جناب آصف لقمان قاضی نے کی، اجلاس میں شریک دیگر قائدین میں سے جناب پیر عبدالشکور نقشبندی، جناب علامہ عارف حسین واحدی، جناب ثاقب اکبر، جناب مولانا عبد الجلیل نقشبندی، جناب علامہ سید شفقت شیرازی، جناب فاروق زبیر، جناب شمس الرحمٰن سواتی قابل ذکر ہیں۔

☆28 فروری 2015ء، اسلام آباد

اس مرکزی سطح کے اجلاس میں اتحاد امت کانفرنس کے انعقاد کے حوالے سے

ڈاکٹر نور احمد شاہتاز



ملی یکجہتی کونسل جیسے فورم کی ضرورت جس قدر آج ہے شاید کبھی نہ تھی۔ اس کونسل کے کردار کے نتیجے میں نفرتوں اور شدتوں میں کمی واقع ہوئی ہے اور بہت ممکن ہے کہ یہ نفرتیں محبتوں میں بدل جائیں۔ میری خواہش ہے کہ اس کونسل کے اثرات جامعات کی سطح تک بھی پہنچنے چاہیں تا کہ وہ مذہبی پروگرام مل جل کر اور اتحاد و اتفاق سے کریں۔ میری نظر میں اگر اس طرح کا پلیٹ فارم جامعات کی سطح پر قائم ہو گیا تو اس کے اثرات بہت جلد معاشرے میں نظر آئیں گے۔

(۱۵ اپریل ۲۰۱۴ء، عالمی اتحاد امت کانفرنس سے خطاب)



صلاح مشورہ اور گفت وشنید کی گئی۔ اس اجلاس میں ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، جناب لیاقت بلوچ، جناب پیر عبدالرحیم نقشبندی، جناب علامہ عارف واحدی، جناب آصف لقمان قاضی، جناب ثاقب اکبر، جناب علامہ امین شہیدی، جناب پیر عبدالشکور نقشبندی، مولانا عبدالجلیل نقشبندی، جناب سید ذوالفقار علی شاہ صاحب اور دیگر نے شرکت کی۔

☆21 نومبر 2015ء، مذہبی جماعتوں کی کانفرنس، اسلام آباد

ملی یکجہتی کونسل کے زیر اہتمام ’’پاکستان کی نظریاتی اساس کے تحفظ‘‘ کے زیر عنوان دینی جماعتوں کی آل پارٹیز کانفرنس اسلام آباد ہوٹل میں بتاریخ 21 نومبر 2015 کو منعقد ہوئی۔

صدر ملی یکجہتی کونسل ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نے افتتاحی خطبہ دیا۔ انھوں نے کہا کہ پاکستان کے اسلامی نظریاتی ریاست ہونے کی حیثیت سے مسلسل، اسلامی، سماجی، ثقافتی اقدار کو خطراک کے اندر دھکیلا جا رہا ہے۔ پاکستان کی نظریاتی اساس کے خلاف اندرونی و بیرونی سازشیں بھی کارفرما ہیں۔ تحفظ ناموس رسالت، عقیدہ ختم نبوت، ہماری اولین ترجیح ہے۔ ہماری معیشت قرآن و سنت کے تحت ترتیب دی جائے مگر اس کی ڈائریکشن تبدیل کی جا رہی ہے۔ لوگوں کو ترغیب دی جا رہی ہے کہ ہم مغرب کے دلدادہ ہیں۔ تعلیم ان کا پہلا ہدف تھا، اب مساجد ان کا نشانہ ہیں۔ عقیدہ ختم نبوت کے قانون کے خلاف کھلم کھلا باتیں ہو رہی ہیں۔ دہشتگردی قابل مذمت ہے۔ جہاں بھی لوگوں کا قتل ہوتا ہے وہ صدمے کا باعث ہے۔ پی پی پی کے راہنما مخدوم امین فہیم کے لیے دعائے مغفرت کی گئی اور انھیں خراج تحسین پیش کیا گیا۔ دعا صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نے کروائی۔

جناب حافظ عاکف سعید: افتتاحی خطبہ کے بعد حافظ عاکف سعید نے گفتگو کا آغاز کیا۔ انھوں نے کہا کہ خود احتسابی کے لیے ہمیں خود کو تیار کرنا ہوگا۔ ہم ایک عرصے سے دیکھ رہے ہیں کہ میٹنگز ہوتی ہیں مگر نتیجہ خیز نہیں اگر چہ اکٹھے مل کر بیٹھنا باعث برکت تو ہے۔ ہم اللہ کی نظر میں ایک ناکام قوم ہیں۔ پاکستان ایک حقیقی اسلامی فلاحی ریاست ہونا چاہیے، اس کا مذہب اسلام ہوگا۔ آدھا ملک ٹوٹ گیا تھا، بدامنی کا عذاب، زلزلے کا عذاب پاکستان میں اسلام نہیں رہا تو مجرم کون ہے۔ آسان جواب ہے کہ حکمران طبقہ کیونکہ اختیارات ان کے پاس ہوتے ہیں۔ دین کے حوالے سے حکمران طبقہ مجرمانہ غفلت کا شکار ہے۔ اگر حکمران اپنی ذمہ داری ادا نہ کریں تو پھر ذمہ داری دینی طبقات پر عائد ہوتی ہے۔ سود کے حوالے سے اعلیٰ عدلیہ کا فیصلہ +295c کے خاتمے کا فیصلہ حکومت

نے کرلیا مگر دینی جماعتوں کے انضمام سے حکومت کو گھٹنے ٹیکنے پڑے۔اس ملک میں ہر چیز اسلام کے خلاف ہے۔ہمیں ایک ہی مرتبہ نفاذ شریعت کے لیے تحریک چلانا ہوگی۔

علامہ سید ساجد نقوی اپنی مصروفیات کے باعث شرکت نہ کرسکتے ان کی نمائندگی تحریک اسلامی کے سیکرٹری جنرل علامہ عارف واحدی نے کی۔

جناب **علامہ عارف واحدی** کا کہنا تھا کہ دینی قوتوں کی ذمہ داری ہے وہ اکٹھی ہوں۔ہمیں اس وقت ہی جان لینا چاہیے تھا کہ جب سے پہلے پاکستان کا نعرہ بلند ہوا تھا ہمیں بھانپ لینا چاہیے تھا۔قائداعظم، علامہ اقبال کے جو ارادے تھے۔جس بنیاد پر یہ ملک بنایا گیا، دوقومی نظریہ اسی بنا پر تھا۔مسلمان اپنے قرآن اور دین مبین کے ساتھ آزاد زندگی گزاریں گے۔عالمی سطح پر جو سازشیں پاکستان کے خلاف ہو رہی ہیں ان کے خلاف بھی سینہ سپر ہونا ضروری ہے۔مسلمانوں کی صفوں کے اندر سے ہی امت مسلمہ کو تقسیم کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔مغربی کلچر ہم پر مسلط کیا جارہا ہے۔یہ ملک اسلام کے نام پر بنا مگر اس ملک کو لبرل بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔پاکستان میں دینی و مذہبی قوتوں کو یکجا ہوکر لبرل قوتوں کو شکست دینا ہوگی۔ہم اپنے اپنے مسلک کا تو دفاع کررہے ہیں مگر اپنے دین مبین کے دفاع کے لیے یکجا نہیں ہو رہے ہیں۔جس انداز میں دینی مدارس اور علماء کی تذلیل کی جارہی ہے وہ قابل مذمت ہے۔قانون کی عملداری، پاکستان میں یقینی بنانا ہوگی۔مسلمانوں اور اسلام کے خلاف کوئی سازش قبول نہیں ہوگی۔

جناب **مولانا حافظ عبدالغفار روپڑی** امیر الحدیث کا کہنا تھا کہ دین کے دشمن متفق ہیں، دینی قوتوں کو بھی متحد ہونا پڑے گا۔علماء پر یہ پابندی عائد کی جارہی ہے کہ ایک ضلع کا عالم دوسرے ضلع میں جاکر تقریر و تبلیغ نہیں کرسکے گا۔عورت کی آزادی کی آڑ میں عورتوں سے مصافحہ کیا جارہا ہے۔اس چیز کو علما نے روکنا ہے۔ختم نبوت، شاتم رسول، سود کے مسئلے کو بھی اکٹھے ہوکر لائحہ عمل اختیار کرنا ہوگا۔دینی معاملات میں ہمیں ایک دوسرے کا دست و بازو بننا ہوگا۔

جمعیت علمائے اسلام کے امیر جناب **پیر عبدالرحیم نقشبندی** کا کہنا تھا کہ نبی اکرمؐ کا فرمان ہے کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں۔پاکستان میں یا عالمی دنیا میں جب بھی اسلام کے خلاف کسی سازش نے سر اٹھایا تو شیطانی قوتوں کا مقابلہ کرنے کے لیے علمائے اسلام آگے بڑھے۔امت نے ہمیشہ علمائے امت کا ساتھ دیا اور کامیابی نے دینی قوتوں کے قدم چومے۔پاکستان جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا حکمران عالمی سازشوں اور دباؤ کا شکار ہوکر اپنے دین کے لیے بند باندھ رہے ہیں۔بالخصوص مسلم لیگ ن کی حکومت جب بھی برسر اقتدار آئی تو اس نے ہمیشہ غیر اسلامی کلچر کو رائج کرنے کی کوشش کی۔ہمیں چاہیے کہ ہم ایک نقطے کو لے کر میدان عمل میں نکلیں۔ایک مذہبی اتحاد بنے جو گندے سیلاب کا سد باب کرسکے۔ہمیں متحد ہوکر ایک امیر کی اطاعت میں فحاشی اور لادینیت کے سیلاب کے سامنے بندھ باندھنا چاہیے۔

جناب **حافظ عبدالرحمٰن مکی** کا کہنا تھا کہ ملک کو لادینیت کے طرف ڈالنے کے لیے عدلیہ اور حکومت کی طرف سے جو اقدامات کیے جارہے ہیں وہ سامنے آگئے ہیں۔علماء ہی امت مسلمہ کی اصل قیادت ہیں۔دین کا تحفظ ہمیشہ علماء کے ذریعے ہوا اور آئندہ بھی علمائے کرام کے ذریعے ہی اسلام کی حفاظت ہوگی اور مغرب کے آلہ کار حکمرانوں کو شکست ہوگی۔کلمہ پڑھنے کے بعد سیکولر

ہونا دین اور کلمہ سے انحراف ہے۔ اسلام کے سوا کوئی دین قابل قبول ہی نہیں۔

جناب قاضی ظفر الحق صاحب کا کہنا تھا کہ جب سے پاکستان بنا اس وقت سے لے کر اب تک پاکستان کو اسلام کا گڑھ بننے سے روکنے کے لیے کوششیں ہو رہی ہیں۔ ہمیں اپنا بیانیہ درست کرنا ہوگا۔ تحریک پاکستان کو مکمل کرنے کے لیے اس ملک کے ادارے، مقننہ، شرعی عدالتیں اور عدلیہ کو اسلامی بنانا ہوگا۔ ہمیں درست سمت میں قدم اٹھانے کی ضرورت ہے۔ سپریم قانون اللہ نے قرآن کی صورت میں نازل کر دیا۔ سوشل کنٹریکٹ شریعت کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے ہونا چاہیے اور اسی دائرے کے اندر اس کی پریکٹس کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب عبدالرشید ترابی، امیر جماعت اسلامی آزاد کشمیر کا کہنا تھا کہ پاکستان ایک حقیقی عملی اور نظریاتی ریاست بنے۔ جو ابہام اس حوالے سے پیدا کیے جا رہے ہیں انھیں چیلنج کیا جانا ضروری ہے۔

جناب عبداللہ گل نے کہا: اے پی سی اہم موضوع پر ہے۔ ہر آدمی تذبذب کا شکار ہے کہ اس ملک کا کیا بنے گا۔ عوام کے فیصلے اور حکمرانوں کے فیصلے آپس میں ٹکراؤ رکھتے ہیں۔ امریکا و روس کے نظام کو ہم نے ڈوبتے دیکھا۔ اوباما نے کئی بلین ڈالرز بیل آؤٹ پیکجے لیے دیے تاکہ معاشی نظام بچ سکے۔ اس حوالے سے دیکھا جائے تو دنیا کے سارے نظام ڈوب رہے ہیں مگر اسلام کا نظام سلامت ہے امریکا، اسرائیل اور بھارت کا گٹھ جوڑ بنا ہوا ہے۔ قرارداد مقاصد کو آئین پاکستان سے علیحدہ کرنے کی کوشش کی گئی۔ علماء کا اس وقت متحد ہونا ناگزیر ہے۔ علمائے پاکستان کو خلا کو پر کرنا ہوگا۔ حکومت اور فوج کے درمیان خلا پیدا ہو رہا ہے۔ جارج بش نے 9/11 کے بعد صلیبی جنگ کا آغاز کیا۔ آج اگر طالبان افغانستان میں کمزور ہوں گے تو داعش کا راستہ پاکستان کے لیے صاف ہوگا۔ پاکستان اسلامی نظام کے لیے بنا، نوجوانوں کے لیے عریانی و بے حیائی کا راستہ کھولا جا رہا ہے۔ یوٹیوب کیوں کھولی؟ حکومت اور اداروں کا فوکس افغانستان پر ہے مگر کشمیر کو نظرانداز کیا جا رہا ہے۔

عالمی مجلس ختم نبوت کے روح رواں جناب **مولانا اللہ وسایا** کا کہنا تھا کہ حکومت نے جو کرنا تھا کر دیا اور جو کرنا ہے وہ چھپا یا نہیں۔ وہ اپنے ایجنڈے کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ ہمیں بھی کراچی سے لے کر خیبر تک عوامی اجتماعات کا شیڈول جاری

خرم نواز گنڈاپور
ناظم اعلیٰ تحریک منہاج القرآن



جب تک ہم غلط کو غلط نہیں کہیں گے تو ہم لوگ ایسے انجام کی جانب بڑھ رہے ہیں جو دوسروں کے لیے عبرت کا باعث ہوگا۔ تاریخ یہی بتاتی ہے کہ دنیا کی بہت سی اقوام باہمی انتشار کے سبب مفقود ہوگئیں۔ ہم سب کے بڑے بڑے مراکز ہیں، آئیں ان مراکز کو ایک دوسرے کے لیے کھولیں، اپنے اختلافات پر بحث کریں۔ آئیں مشترکات کو لے کر اکٹھے چلیں۔ ہمیں سمجھنے کی ضرورت ہے کہ پاکستان واحد اسلامی طاقت ہے جو نیوکلیائی ٹیکنالوجی کی حامل ہے۔ بہت سی قوتیں پاکستان کی اس ٹیکنالوجی کے درپے ہیں لہٰذا ہمیں باہمی اتحاد، یگانگت پر زور دینا ہے۔

(۱۵ اپریل ۲۰۱۴ء، عالمی اتحاد امت کانفرنس سے خطاب)

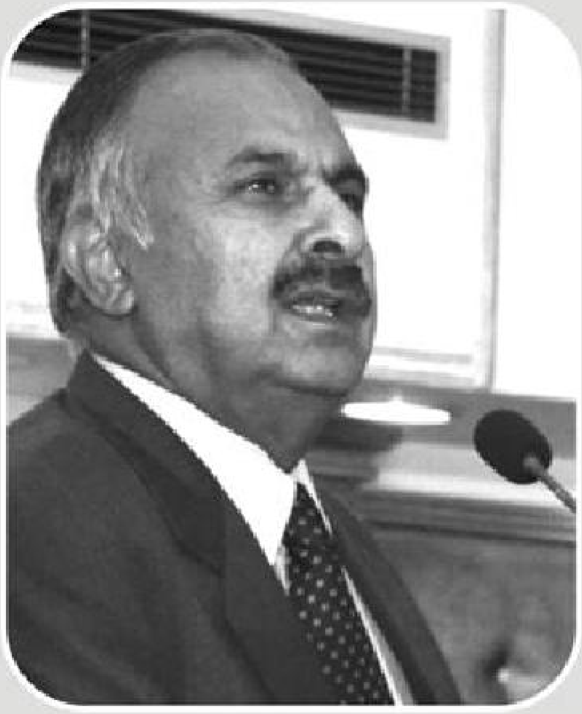
کرنا ہوگا جس میں تمام دینی جماعتوں، خانقاہوں کے سجادہ نشین حضرات کو مدعو کیا جانا ضروری ہے۔ بالخصوص ممتاز قادری کے مسئلے پر تمام جماعتوں کی جانب سے صدر کو ایک یادداشت بھجوائی جائے اور ممتاز قادری کی سزا کو معاف کرایا جائے۔ چپ بورڈ فیکٹری جہلم والی قادیانیوں کی ہے وہاں قرآنی اوراق کی بے حرمتی کی گئی۔ پاکستان اور اسلام دشمن قادیانی طبقہ کے معاملے کو بھی اٹھایا جائے۔

جناب سید محمد حبیب نورانی نے کہا: آج کا اجلاس بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ ہم لوگ اپنے مسلک کا تو دفاع کرتے ہیں مگر اپنے دین کا دفاع نہیں کرتے۔ کیا ہم سب لوگوں کو ممتاز قادری کے لیے ملین مارچ نہیں کرنا چاہیے۔ آج ہم میں اتفاق نہیں رہا۔

جناب مولانا محمد امجد جمعیت علمائے اسلام نے اے پی سی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان دوقومی نظریے کی بنیاد پر بنا۔ اگر پاکستان بناتے وقت کلمے کا نعرہ نہ لگایا جاتا تو بے شک پاکستان نہ بنتا، یہاں تک کہ پاکستان کا نام تبدیل کرنے کی کوششیں کی گئی۔ 65 سال بعد یہ باتیں ہورہی ہیں کہ سود کا نظام کیسے ختم کیا جائے۔ پاکستان کی نظریاتی و اساسی سرحدات غیر محفوظ ہیں اور بھارت مسلسل اشتعال انگیزی کررہا ہے۔ جغرافیائی حدود پر اگر کسی نے حملہ کیا تو دینی علماء اور مدارس کے طلبا چپے چپے کی حفاظت کریں گے۔ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو رول بیک کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ حالات کا تقاضا ہے کہ پاکستان کے منبر ومحراب سے اتفاق واتحاد کی آواز بلند ہونا چاہیے۔ بلوچستان میں آج بھی علیحدگی کی تحریکیں چل رہی ہیں اس کے مقابلے میں دینی قوتیں سینہ سپر ہیں۔ آج ہم یہ فیصلہ کرکے اٹھیں کہ پاکستان میں کوئی لبرل ازم سوشل ازم نہیں آسکتا بلکہ پاکستان میں صرف اور صرف نظام مصطفیٰ ﷺ آئے گا۔

جناب مولانا عبدالعزیز حنیف کا کہنا تھا کہ جس موضوع پر اس اے پی سی میں گفتگو ہورہی ہے اس کا تعلق ان خدشات سے ہے کہ پاکستان کو لبرل ازم بنایا جارہا ہے۔ جب پاکستان بن چکا تو قائداعظم سے پوچھا گیا کہ اس ملک کا دستور اور نظام کیا ہوگا، تو قائد نے واضح کہا کہ اس ملک کا نظام قرآن ہوگا۔ وہ جماعت جو خود کو قائداعظم کا وارث کہتی ہے وہ پاکستان کو لبرل بنانے کی باتیں کرے تو یہ بہت افسوس

سینیٹر جنرل (ر) عبدالقیوم



پاکستان کی چالیس سال خدمت کرنے کے بعد آج میں فارغ ہوں جب میں بیٹھ کر سوچتا ہوں کہ ہماری کیا ذمہ داری ہونی چاہیے تو میری نظر میں سب سے اہم کام پاکستان میں امن، ہم آہنگی ہے، میں ملی یکجہتی کونسل کے بانیوں کا شکرگزار ہوں جنہوں نے ہمیں یہ موقع فراہم کیا کہ ہم مل کر پاکستان کے لیے سوچ سکیں جس میں آج ہم آزادی کی فضا میں سانس لے رہے ہیں۔

(۱۵ اپریل ۲۰۱۴ء، عالمی اتحاد امت کانفرنس سے خطاب)





ناک ہے۔ کیا اس بیان کے بعد وزیراعظم آئین سے انحراف نہیں کر رہے؟ ہم پاکستان کو لبرل بنانے کے بیان کی شدید ترین مذمت کرتے ہیں یہ ملک اسلام کے نام پر بنا تھا اور تا قیامت قائم رہے گا۔

امیر جماعت اسلامی سینیٹر سراج الحق نے خطاب کرتے ہوئے کہا: ملی یکجہتی کونسل نے آج جس عزم کا اظہار کیا ہے ہم اس کی تائید کرتے ہیں، پاکستان چار صوبوں کا نام نہیں بلکہ ایک نظریے کا نام ہے اور وہ نظریہ ہے کلمہ طیبہ۔ پاکستان زمین کا ایک ٹکڑا نہیں بلکہ ایک نظریہ ہے۔ آج بھی بنگلہ دیش میں جماعت اسلامی کے رہنماؤں کو پھانسی کی سزائیں دی جا رہی ہیں مگر وہ آج بھی ڈٹے ہوئے ہیں کہ ہم نے 71 میں بنگلہ دیش کی مخالفت کر کے اور پاکستان کا ساتھ دے کر کوئی جرم نہیں کیا۔ دو دن قبل سپریم کورٹ نے اسی اپیل کو مسترد کیا آج اگر اس ملک میں ناموس رسالت کا مسئلہ درپیش ہے تو پھر اس سے بڑا المیہ کیا ہوگا؟ امام مالکؒ نے درست فرمایا تھا کہ اگر یہ امت ناموس رسالت کے لیے جان نہیں دیتی تو پھر اس امت کے وجود کا کوئی جواز نہیں۔ قادیانی پاکستان کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں، برطانیہ میں قادیانیوں کی کانفرنس میں پاکستان کے ایک سابق سفیر نے بھی شرکت کی اور کہا کہ ذوالفقار علی بھٹو نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دے کر غلطی کی۔ ہمیں اس بیان پر افسوس ہے۔ ہم سود، عریانی و فحاشی پر بات کرتے ہیں یہ سب ٹھیک مگر جب تک اختیار آپ کے ہاتھ نہیں آپ اس وقت تک کچھ نہیں کر سکتے۔ جو منبر و محراب کے وارث ہیں وہی اس ملک کے وارث ہیں۔ خدا اگر مختلف مسالک کے علماء و افراد یکجا ہو جائیں تو کامیابی نصیب ہو سکتی ہے۔ ہمارا مسئلہ صرف عریانی و فحاشی نہیں بلکہ غربت بھی ہے جس کے باعث عورتیں اور بچے جسم فروشی پر مجبور ہیں۔ ہمیں ملک کے مسائل پر بھی بات کرنا ہے اور یہ ہماری ذمہ داری ہے۔ ملک میں غربت ہے، چالیس بلین ڈالر کا ٹیکس لگایا جا رہا ہے۔ ملک میں دو بڑوں کے درمیان کشمکش ہے۔ کبھی ایک اوباما کے پاس جاتا ہے کبھی دوسرا۔ جب تک اس ملک کے مظلوم و مجبور اور محکوم مسلمانوں کی آواز نہیں بنیں گے اس وقت تک کامرانی نصیب نہیں ہوگی۔ انھوں نے مزید کہا کہ میں نے مدینہ میں قبر رسولؐ کے قریب میاں نواز شریف سے وعدہ لیا تھا کہ ملک سے عریانی اور انٹرنیٹ کے ذریعے پھیلنے والی اضطرابیت و فحاشی کا خاتمہ کیا جائے اور میاں نواز شریف نے وعدہ کیا تھا کہ وہ یہ کام کریں گے مگر وہ ایسا نہ کر سکے اور اپنے وعدے کا بھرم نہ رکھ سکے۔ ہم علاقے و مسلک وغیرہ سے بالاتر ہو کر متحد ہو جائیں اور لائحہ عمل طے کر لیں۔ اس وقت پاکستان کے آئین کے تحفظ اور اس کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ فلاحی اسلامی ریاست بنانا اس آئین کا تقاضا ہے۔ کشمیر بنگلہ دیش آپ سب کی توجہ کے مستحق ہیں۔ روٹی کپڑا اور مکان کے لیے سودی و طبقاتی نظام کا خاتمہ ضروری ہے۔

جناب صابر کربلائی فلسطین فاؤنڈیشن کے روح رواں نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا: عالمی استعماری قوتوں نے ترقی پذیر ممالک کو الجھا کر رکھ دیا۔ مسئلہ فلسطین کی موجودہ صورت حال اور فلسطینیوں کی جدوجہد کو بھی ہماری ترجیحات میں شامل ہونا چاہیے۔ کشمیر کا مسئلہ، فلسطین کا مسئلہ، شام کا مسئلہ دنیا میں کہیں بھی اسلام کے خلاف سازش ہو تو اس کے پیچھے صہیونی قوتیں کارفرما ہوتی ہیں۔ اسرائیل کے وجود کے وقت 7 لاکھ سے زائد فلسطینیوں کو بے گھر کیا گیا۔ قبلہ اول تیسرا بڑا مقدس مقام ہے۔ صہیونی آبادکاروں اور فوجیوں نے قبلہ اول کے اندر داخل ہو کر مقدس مقام کی بے حرمتی کی، ناچ گانے کی محفل سجائی۔ فلسطینیوں کے ہاتھ میں پتھر ہیں جو ایٹمی اسرائیل کے ساتھ مقابلہ کر رہے ہیں۔ مگر مسلم امہ اور مسلم برادری نے فلسطینیوں کی حمایت اس طرح نہیں کہ جس طرح حق بنتا ہے۔ فلسطینیوں کے حق آزادی کو صلب کر لیا گیا ہے۔ فلسطینیوں کی زمینوں پر قبضہ کیا جا رہا ہے، معصوم بچوں کو شہید کیا جا رہا ہے علماء یہ قرارداد پیش کریں کہ مسئلہ فلسطین جو 1948 کے وقت تھا اسے اس طرح آباد ہونا چاہیے۔ یہودیوں کو واپس کیا جائے اور فلسطینیوں کو ان کا گھر واپس کیا جائے۔

جناب مولانا پیر سید محمد محفوظ مشہدی نے مختصراً کہا کہ جمعیت علمائے پاکستان اے پی سی کے فیصلوں کی مکمل تائید کرتی ہے۔

جناب پیر ناصر جمیل ہاشمی نے کہا کہ جو گفتگو ہوئی جو تجاویز آئیں ان پر عمل درآمد کے لیے موثر اقدامات کی ضرورت ہے جب تک موثر احتجاج نہیں کیا جائے گا اس وقت تک یہ ساری جدوجہد ثمر بار ثابت نہیں ہوگی۔ قوم آج بھی نظام مصطفیٰؐ کے نفاذ کے لیے علماء کا ساتھ دینے کو تیار ہے۔

جماعت اسلامی کے سینئر رہنما **پروفیسر محمد ابراہیم** نے کہا کہ پاکستان میں جذبات واحساسات کی کمی نہیں مگر قیادت کا فقدان ہے جس کے باعث نظریاتی اساس کو خطرات لاحق ہیں۔ علمائے کرام اگر متحد ہو جائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ نظریاتی اساس کو خطرہ ہو۔ ہمارے حکمران اپنی قوم کے ساتھ لڑنے میں تو شیر ہیں مگر سامراجی طاقتوں کے سامنے سرنگوں ہیں۔ علما کا فرض ہے کہ وہ متحد ہو کر بزدل قیادت کو حکومت سے ہٹائیں۔

حافظ زبیر احمد ظہیر صاحب

مرکزی نائب صدر مرکزی جمعیت اہل حدیث



اللہ اور اس کے رسول نے امت بنائی تھی یا فرقے بنائے تھے؟ ہم کب تک خوار ہوتے رہیں گے؟ آج میں عرض گزار ہوں کہ اگر تمام دینی جماعتیں فرقہ واریت سے بلند ہو کر قرآن وسنت کا علم لے کر میدان عمل میں آجائیں تو ایک دن بھی وطن عزیز کو شریعت کے قانون سے دور نہیں رکھا جا سکتا۔ آج دنیا میں اسلامی ممالک ہیں، کروڑوں سے زیادہ افواج ہیں وسائل کی فراوانی ہے اس کے باوجود مولانا ابوالکلام آزاد کے الفاظ میں ہماری حالت یہ ہے کہ پتھر موجود ہیں پہاڑ نہیں ہے، اینٹیں موجود ہیں دیوار نہیں ہے، قطرے موجود ہیں دریا نہیں ہے، کڑیاں موجود ہیں زنجیر موجود نہیں ہے۔ (۱۵ اپریل ۲۰۱۴ء، عالمی اتحاد امت کانفرنس سے خطاب)

□□□□□



جناب پیر عبدالشکور نقشبندی راہنما جمعیت علمائے اسلام ف کا کہنا تھا کہ ملی یکجہتی کونسل پاکستان اللہ کی رحمت ہے۔ اس اے پی سی میں جو باتیں حکمرانوں کے حوالے سے ہوئیں وہ قابل افسوس ہیں۔ تمام مذہبی جماعتیں ملی یکجہتی کونسل کے پلیٹ فارم پر متحد ہیں۔ فرانس میں مساجد بند کی جارہی ہیں۔ لندن میں مساجد کو جلایا جارہا ہے۔ اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام جماعتیں متحد ہوکر پارلیمنٹ کے اندر آواز اٹھائیں۔

جناب آصف لقمان قاضی نے کہا: پاکستان کے نظریاتی تشخص کا تحفظ دینی جماعتوں کا فرض اول ہے۔ ہمارے مطالبات آئین ودستور کے اندر ہیں۔ جو پاکستان کے دستور میں لکھا گیا ہے جو قرارداد مقاصد میں ہے، جو قائداعظم علامہ اقبال کے فرمودات ہیں انکو متنازعہ نہ بنایا جائے جو لوگ پاکستان کو لبرل بنانے کی بات کررہے ہیں ان کے لیے راستے کھلے ہیں وہ جہاں اپنی فیکٹریاں بنا رہے ہیں وہاں چلے جائیں۔ ہم جب مطالبہ کرتے ہیں کہ قرآن وسنت کا نفاذ کیا جائے تو اس کا مطلب اسلام کا معاشی نظام ہے۔ عدل وانصاف کا حقیقی والٰہی معیار ہے۔ اسلامی تہذیب وثقافت کے نفاذ کی ذمہ داری حکومت کی ہے اگر حکومت اپنی دستوری ذمہ داری ادا نہیں کرے گی تو پھر لوگ انفرادی طور پر آگے بڑھیں گے۔

جناب مولانا رمضان علوی نے کہا: ملی یکجہتی کونسل ایک فعال ادارہ ہے۔ یکجہتی صرف نام سے ہی نہیں بلکہ اسی کا یکجہتی کے حوالے سے عملی کردار ہوتا ہے۔ ہم یہاں اگر آل پارٹیز کانفرنس میں فیصلہ کرکے اٹھیں کہ ہم نے آگے کیا کرنا ہے۔ کام ہورہا ہے مگر اسے زیادہ موثر اور منظم بنانے کی ضرورت ہے۔ ایک ایسے فورم کی ضرورت ہے جو ملک کے اسلامی نظریاتی وتشخص کے لیے کام کرے۔

جناب نعیم اکرم قریشی نے کہا: آج کی یہ اے پی سی ایک ایسی تحریک ہے جو آگے چل کر بہت ثمر بار ہوگی۔ ہم اسلامی نظریاتی اساس کے تحفظ کے لیے آج یہاں اکٹھے ہوئے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ قومی زبان اردو کو اس کا جائز مقام دیا جائے۔

جناب ڈاکٹر محمد امین کا کہنا تھا: اے پی سی کی تجویز اور ایسی کانفرنسیں اہم ہیں۔ عصر یا مغرب کے بعد اکابرین بیٹھ کر لائحہ عمل طے کریں اور پھر مولانا سمیع الحق ومولانا فضل الرحمٰن کے پاس جائیں اور لائحہ عمل طے کریں۔

جناب علامہ محمد امین شہیدی نے کہا کہ کیا وجہ ہے کہ ہم اکٹھے بیٹھ جاتے ہیں، درد دل کا اظہار کرتے ہیں۔ اس کے بعد ہم اپنے اپنے جماعتی اور گروہی کاموں میں مصروف ہوجاتے ہیں اور پھر اگلے اجتماع میں تقاریر کا انتظار کرتے ہیں۔ ہمیں اس بات پر توجہ

دینی چاہیے کہ اصل مسائل کیا ہیں۔ امام خمینی کی تحریک چلی تو لوگوں نے کہا کہ شراب خانے، فحاشی کے اڈے ہیں انھیں بند کردیں۔ انھوں نے فرمایا کہ یہ جزئیات ہیں جب تک جڑیں نہ کاٹی جائیں گی اس وقت تک جدوجہد ثمر بار نہیں ہوگی۔ ملک میں قانون دینی اقدار کا جنازہ نکالنے کے لیے بنایا جاتا ہے۔ این جی اوز اور صحافیوں کو خاص ایشوز کے لیے متحرک کیا جاتا ہے۔ پھر پارلیمینٹ میں آواز اٹھائی جاتی ہے کہ معاشرہ ان چیزوں کو قبول نہیں کرتا۔ آپ جب تک متحد نہیں ہوں گے اس وقت تک نتائج ثمر بار نہیں ہوں گے۔ عالم کفر نے مدرسہ و مسجد کو متنازعہ بنا دیا اور اس میں ہمارے اپنوں نے بھی عالم کفر کے ساتھ مل کر کام کیا۔ دشمن تو کوشش کرے گا کہ علماء کو متنازع بنایا جائے مگر ہمارے علما بھی اس حوالے سے شعوری یا غیر شعوری طور پر اس کا حصہ بنتے ہیں لیکن دردِ دل رکھنے والے علماء کرام نے اس حوالے سے اور عالم کفر کی سازشیں روکنے کے لیے کیا اقدامات کیے؟ اس وقت پاکستان کے اندر دینی جماعتوں کی افادیت سب سے زیادہ متاثر ہوتی جارہی ہے۔

جناب ثاقب اکبر ڈپٹی سیکرٹری جنرل ملی یکجہتی کونسل نے کہا کہ بنگلہ دیش میں قتل عام جماعت اسلامی کا مسئلہ نہیں بلکہ اسلام کا مسئلہ ہے اور یہ پاکستان کا مسئلہ ہے ہمیں اس طرف بھی متوجہ ہونا چاہیے۔ یہ دوقومی نظریہ اگر ختم ہوگیا تو یہ بنگلہ دیش کیوں ہے؟ ہمیں یہ یقین ہے کہ وہ زمین بھی اسلامی تشخص کا مظہر بنے گی لیکن اس کے لیے پاکستان کو بھی اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ عالمی معاشی و اقتصادی ادارے سود کے ذریعے قوموں اور براعظموں کا استحصال کررہے ہیں۔ اگر جنگ لڑنی ہے تو دنیا کے اس استعماری نظام کے خلاف جنگ لڑنا ہوگی۔ پاکستان عالم اسلام کا قائدانہ کردار ادا کرے۔ غم ہے مجھے اس بات کہ وہ ممالک جو امریکا و نیٹو کے ساتھ تو مل کر بیٹھ سکتے ہیں مگر آپس میں اکٹھے ہونے کو تیار نہیں۔ ملی یکجہتی کونسل اور دینی جماعتیں مل کر حکومت پر دباؤ ڈالیں کہ ہم بحرین، کشمیر، فلسطین، افغانستان کے حوالے سے اہم کردار ادا کریں۔ ہمیں یہ مسئلہ اٹھانا چاہیے کہ بھارت میں جس طرح پسماندہ قوموں اور مسلمانوں کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جارہا ہے پاکستان کی حکومت نے وہ کردار ادا نہ کیا جو کیا جانا ضروری ہے۔

جماعۃ الدعوۃ کے سربراہ جناب **پروفیسر حافظ محمد سعید** نے کہا کہ آج مسئلہ بہت اہم

جناب سراج الحق

امیر جماعت اسلامی پاکستان



ملی یکجہتی کونسل کے مقاصد صرف دینی جماعتوں کا ایجنڈا نہیں بلکہ ملک کے اٹھارہ کروڑ عوام کا ایجنڈا ہے۔ آپ کے مقاصد آئین پاکستان کا تقاضا ہے۔ آپ کے مقاصد شریعت کے مقاصد ہیں۔ آپ کے اس ایجنڈے کے لیے نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیائے انسانیت ترس رہی ہے۔ اس دنیا میں کمیونزم ناکام ہوا، سوشلزم ناکام ہوا۔ اس دنیا میں لبرلزم اور سیکولزم نے انسانوں کی پیاس نہیں بجھائی۔ سرمایہ دارانہ اور جاگیردارانہ نظام ناکام ہوا۔ اب آپ ہی بتائیں کس نظام کی باری ہے۔ میں کہتا ہوں اب لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی باری ہے۔ سوال یہ ہے کہ کون اس کا علمبردار بنے؟ کون لوگوں کو اس نظام کی جانب بلائے؟ کونسا ایسا ملک ہے جسے ماڈل بنا کر ہم دنیا کے سامنے پیش کریں۔ شام شامیوں کا

عالم کفر ہے، ایران ایرانیوں کا ہے، مصر مصریوں کا ہے اور پاکستان پنجابیوں کا، سندھیوں کا، پٹھانوں کا اور بلوچوں کا نہیں ہے یہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ہے۔ پوری دنیا میں اگر مدینہ منورہ کے بعد کوئی مقدس ریاست ہے تو وہ پاکستان ہے۔ ملک میں فرقہ واریت درآمد کی گئی ہے اور اسی کی وجہ سے ہمارے مدارس، مساجد اور داڑھی والے بدنام ہیں۔ اس کا علاج یہی ہے کہ آپ خود اپنا علاج کریں۔ کیا آپ سیکولر لوگوں سے علاج کی توقع رکھتے ہیں۔ فرقے کہاں نہیں ہیں؟ ہندوؤں اور عیسائیوں میں فرقے نہیں ہیں؟ لیکن ان میں تو ایسا ماحول نہیں جو آج پاکستان میں ہے۔ اسلامی نظام کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ دینی جماعتوں کا آپسی اختلاف ہے۔ یہ ملک تو بنا ہی لا الہ الا اللہ کے لیے تھا۔ آپ کے پاس اختیار نہ ہو تو آپ کی مثال اس خوبصورت کتاب سی ہے جسے پڑھنے والا اور اس پر عمل کرنے والا کوئی نہیں۔

(۱۵ اپریل ۲۰۱۴ء، عالمی اتحاد امت کانفرنس سے خطاب)

درپیش ہے یہ ملک دنیائے کفر کو بہت کھٹکتا ہے۔ اس ملک کی روح جو کلمہ ہے اسے نکالنا چاہتا ہے۔ دنیا کو مردہ پاکستان چاہیے۔ مجھے یاد ہے جب آئی جے آئی بنی تھی تو اس وقت نواز شریف شریعت بل پیش کرنے میں پیش پیش تھے۔ مگر آج وہ شخص یہ بات کہے کہ وہ پاکستان کو لبرل پاکستان بنائیں گے اس پر حیرت ہوتی ہے۔ عالم کفر ہمارے ایٹمی پروگرام کو ختم کرنا چاہتا ہے۔ مسئلہ صرف وزیراعظم کا نہیں بلکہ مسئلے بڑے گھمبیر ہیں۔ اگر ہم اخلاص کے ساتھ سوچیں تو ہمیں دشمنوں کی چالوں کو سامنے رکھ کر لائحہ عمل طے کیا جانا چاہیے۔ ویٹی گن سے ہر سال رپورٹ شائع ہوتی ہے۔ 2008 کے بعد ویٹی گن کی رپورٹ یہ ہے کہ دنیا میں اسلام سب سے زیادہ پھیل رہا ہے۔ فرانس میں دہشتگردی ہوئی تو اس کی ذمہ داری داعش نے قبول کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ذمہ داری قبول کروائی گئی۔ میرا سوال یہ ہے کہ داعش کا ذمہ دار کون ہے؟ ٹونی بلیئر نے عراق کے حوالے سے معافی مانگی۔ ٹونی بلیئر نے کہا کہ عراق کی تباہی کے دو بڑے ذمہ دار جارج بش اور ٹونی بلیئر ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ فرانس کے اندر کارروائی کا ذمہ دار خود امریکا ہے۔ فرانس والوں کو اسلام میں پناہ نظر آرہی ہے۔ چرچ خرید کر لوگ مسجدوں میں تبدیل کیے جارہے ہیں یہ کارروائی دراصل اسلام کے پھیلنے کو روکنے کے لیے کی گئی ہے۔ مغرب کا ایجنڈا یہ ہے کہ اسلام کا نمائندہ داعش جیسی جماعتیں کہلائیں۔ میرا خیال ہے کہ یہاں بیٹھ کر ہمیں منصوبہ بندی کرنی ہے۔ پاکستان اور عالم اسلام کو بچانا ہے۔ اس وقت پاکستان اور سعودی عرب عالم کفر کے نشانے پر ہیں۔ کیا پاکستان کے آئین کے اندر سے حدود آرڈیننس ختم نہیں کیا گیا جس طرح بھارت کو پاکستان کے خلاف تیار کیا جارہا ہے وہ بہت خطرناک ہے۔

پہلے تو کشمیر مجبوریوں کا شکار تھا مگر اب پاکستان مجبوریوں کا شکار ہے۔ استعماری طاقتیں چاہتی ہیں کہ اس ملک پاکستان کو اس قدر مجبور کردیا جائے کہ یہ کوئی کردار ادا کرنے کے قابل ہی نہ رہے۔

□□□□□

صوبائی کابینہ کے اجلاس



☆ 27 جنوری 2014ء صوبائی قائدین کا اجلاس، لاہور

زیرِ صدارت: پیر عثمان نوری

تلاوت: مولانا مختار احمد سواتی

خصوصی شرکت: صاحبزادہ ابوالخیر زبیر، صدر ملی یکجہتی کونسل پاکستان، جناب لیاقت بلوچ جنرل سیکرٹری ملی یکجہتی کونسل پاکستان

شرکاء: جناب ثاقب اکبر، ڈاکٹر سید وسیم اختر، سید محفوظ مشہدی، نذیر احمد جنجوعہ، مختار احمد خان سواتی، مولانا حسین احمد اعوان، مولانا اسلم صدیقی، سید لطیف الرحمٰن شاہ، مولانا عبدالرزاق، سید محسن گیلانی، محمد جہانگیر، محمد نواز جلالی، انجینئر علی رضا سید، نثار ترمذی، صاحبزادہ سلمان عادل، محمد آصف چوہان، نصیر اویسی، قاری احمد وقاص، علی عمران علوی، سید عبدالوحید، قاری سعید احمد نقشبندی، محمد ایوب خان ایڈووکیٹ، سید عاشق حسین بخاری، مظہر عباس علوی، عمران ظہور غازی، فیاض احمد ساجد و دیگر شامل ہیں۔ اس اجلاس میں صوبہ پنجاب میں ملی یکجہتی کونسل کی تنظیم سازی اور دیگر فعالیتوں سے متعلق امور زیر بحث آئے۔

☆ 12 مئی 2014ء صوبہ بلوچستان

اس اجلاس میں مرکز سے جناب صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، جناب لیاقت بلوچ اور جناب ثاقب اکبر نے شرکت کی۔ کونسل کی رکن جماعتوں اور صوبہ بلوچستان کی جماعتوں نے اس اجلاس میں بلوچستان کی کابینہ کا اعلان کیا۔ یہ اجلاس جماعت اسلامی کے مرکز میں منعقد ہوا۔ ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملی یکجہتی کونسل پاکستان نے صوبہ بلوچستان میں اپنی فعالیت کا باقاعدہ آغاز کر دیا ہے۔ یہ کونسل بلوچستان میں درپیش مسائل کے عنوان سے اپنا اہم کردار ادا کرے گی۔

☆ 29 مئی 2014ء بلوچستان کابینہ کی تشکیل

ملی یکجہتی کونسل صوبہ بلوچستان کا اہم اجلاس صوبائی صدر عبدالمتین اخونزادہ کی زیر صدارت ایم ڈبلیوایم کے مرکزی سیکرٹریٹ میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں کونسل کی رکن جماعتوں کے صوبائی قائدین اور اہم رہنماء شریک ہوئے۔ اس موقع پر مجلس وحدت مسلمین کے رکن بلوچستان اسمبلی سید محمد رضا، صوبائی سیکرٹری جنرل علامہ مقصود علی ڈومکی، جمعیت علماء پاکستان کے صوبائی صدر مولانا عبدالقدوس ساسولی اور صوبائی رہنماء جے یو پی حافظ حمد احمد، جماعت الدعوۃ کے صوبائی امیر مفتی محمد قاسم اور نعمان وسیم، جماعت اسلامی کے صوبائی امیر عبدالمتین اخونزادہ، جنرل سیکرٹری بشیر احمد ماندائی اور مولانا محمد عارف دمڑ، شیعہ علماء کونسل کے صوبائی صدر مولانا سید حسن مبلغ، جنرل سیکرٹری لیاقت علی ہزارہ، حسین حبیب بنگش اور سید سکندر شاہ، تنظیم اسلامی کے رہنماء عبدالسلام عمر اور اقتدار احمد خان جبکہ وفاق علمائے شیعہ کے قربان علی توسلی و دیگر اجلاس میں شریک ہوئے۔ اجلاس میں متفقہ رائے سے شیعہ علماء کونسل کے رہنماء لیاقت علی ہزارہ کو ملی یکجہتی کونسل کا صوبائی نائب صدر منتخب کر کے دو کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ جو بلوچستان کے قبائلی رہنماؤں، علمائے کرام، مشائخ عظام اور حکومتی ذمہ داران سے ملاقات کر کے اتحاد امت اور دہشتگردی کے خاتمے کیلئے موثر لائحہ عمل تیار کریں گی۔

جنرل (ر) مرزا اسلم بیگ



ہمارے اختلافات ہماری کمزوری سمجھے جاتے ہیں لیکن میری نظر میں یہ ہماری ہمہ جہتی ہے اگر ہم ان رنگوں کو سمجھ سکیں۔ ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ان میں سے کوئی رنگ مدھم نہ پڑ جائے جو آج کل سازشوں کے سبب ہو رہا ہے۔ (۱۵ اپریل ۲۰۱۴ء، عالمی اتحاد امت کانفرنس سے خطاب)

☆ 4 جون 2014ء تنظیم نو ملی یکجہتی کونسل خیبر پختونخوا

یہ اجلاس جماعت اسلامی کے مرکز میں منعقد ہوا جس میں کونسل کی صوبائی کابینہ کا انتخاب عمل میں آیا اس اہم اجلاس میں جناب لیاقت علی جماعۃ الدعوۃ، سید صاحبقران گیلانی جمعیت علمائے پاکستان، جناب مولانا عبدالسلام سلفی جمعیت اہل حدیث، جناب وسیم اظہر ترابی اسلامی تحریک کو خیبر پختونخوا کابینہ میں نائب صدور کے عنوان سے منتخب کیا گیا۔ اس اجلاس میں اتحاد امت کانفرنسوں کے انعقاد پر زور دیا گیا۔

☆ 4 فروری 2015ء صوبہ پنجاب کی تنظیم نو

اس اجلاس کی میزبانی تنظیم اسلامی نے کی۔ ملی یکجہتی کونسل کی مجلس عاملہ کے فیصلوں کی روشنی میں صوبہ پنجاب کی کونسل کی تنظیم نو کا اجلاس 4 فروری 2015 کو لاہور میں مرکزی صدر جناب ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں متعدد مرکزی قائدین کے علاوہ رکن تنظیموں کی صوبائی قیادت نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں مختلف تنظیمی امور زیر بحث آئے۔ اجلاس کی نظامت کونسل کے مرکزی سیکریٹری جنرل جناب لیاقت بلوچ نے کی۔ انھوں نے ابتداء میں اجلاس کے مقاصد پر روشنی

ڈالی۔ بعدازاں کونسل کے مرکزی صدر جناب صاحبزادہ ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر نے افتتاحی کلمات ادا کیے۔

اجلاس کے دوران میں رکن جماعتوں کے صوبائی اراکین کو کونسل کی مجلس عاملہ میں کیے جانے والے فیصلوں سے آگاہ کیا گیا۔

یہ اجلاس خالصتاً تنظیمی نوعیت کا تھا جس میں کونسل کے انتخابی طریقہ کار کے مطابق صوبہ پنجاب کی تنظیم نو کی گئی۔ اس سلسلے میں درج ذیل اراکین کو ذمہ داریاں تفویض کی گئیں۔

عہدہ	اسم گرامی	جماعت
صدر صوبہ پنجاب	ڈاکٹر سید وسیم اختر	جماعت اسلامی
سیکریٹری جنرل صوبہ پنجاب	سردار محمد خان لغاری	جمعیت علمائے پاکستان
سینئر نائب صدر	علامہ مظہر عباس علوی	اسلامی تحریک پاکستان
نائب صدر	سیف اللہ خالد	جماعۃ الدعوۃ
نائب صدر	پیر سید عثمان نوری	تحریک فیضان اولیاء
نائب صدر	محمد جہانگیر	تنظیم اسلامی
ڈپٹی سیکریٹری جنرل	علامہ حسن ہمدانی	مجلس وحدت مسلمین
ڈپٹی سیکریٹری جنرل	مولانا عبدالرزاق	جمعیت اتحاد علماء
ڈپٹی سیکریٹری جنرل	پیر اختر رسول قادری	تحریک فیضان اولیاء
سیکریٹری اطلاعات	مولانا حبیب احمد اعوان	جمعیت علمائے اسلام سینئر
سیکریٹری مالیات	نذیر احمد جنجوعہ	جماعت اسلامی
رابطہ سیکریٹری	سید منیب الرحمٰن	جمعیت اتحاد علماء

اس اجلاس میں شامل مرکزی قائدین حسب ذیل تھے۔ ان قائدین نے انتخابی عمل اور صوبائی عہدیداران کی توثیق کی۔

ڈاکٹر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر	صدر ملی یکجہتی کونسل
لیاقت بلوچ	سیکریٹری جنرل ملی یکجہتی کونسل
پیر سید محفوظ مشہدی	نائب صدر ملی یکجہتی کونسل
حافظ عاکف سعید	نائب صدر ملی یکجہتی کونسل
ثاقب اکبر	ڈپٹی سیکریٹری جنرل ملی یکجہتی کونسل
علامہ امین شہیدی	سیکریٹری مالیات ملی یکجہتی کونسل
سردار محمد خان لغاری	سیکریٹری اطلاعات ملی یکجہتی کونسل
ڈاکٹر وسیم اختر	کنوینر مصالحتی کمیشن

اس اجلاس میں صوبائی کمیشنز کے اراکین بھی نامزد کیے گئے جن کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں

مصالحتی کمیشن

جمعیت اتحاد علماء پاکستان کے راہنما مولانا مختار سواتی کو صوبائی مصالحتی کمیشن کا کنوینئر مقرر کیا گیا۔

کمیشن کے دیگر اراکین

مولانا عبدالرزاق علوی	وفاق المدارس شیعہ
عبدالوحید شاہ	جماعۃ الدعوۃ
حافظ کاظم رضا نقوی	اسلامی تحریک پاکستان
محمد ایوب ایڈووکیٹ	جمعیت علمائے پاکستان
محمد انور گوندل	جماعت اسلامی
فضل نقوی ایڈوکیٹ	مجلس وحدت مسلمین
مولانا اسلم صدیقی	جے یو آئی سینئر
علی رضا نقوی	نائب مدیر، البصیرہ لاہور
مولانا عبدالرزاق علوی	وفاق المدارس شیعہ
حافظ عبدالوحید شاہد روپڑی	جماعت اہل حدیث
ڈاکٹر امجد حسین چشتی	تحریک فیضان اولیاء

خطبات جمعہ کمیشن

تنظیم اسلامی پاکستان کے راہنما ایوب بیگ صاحب کو صوبائی خطبات جمعہ کمیشن کا کنوینئر مقرر کیا گیا۔

دیگر شرکاء کمیشن حسب ذیل ہیں

قاری عطاالرحمٰن	جماعت اسلامی
پیر اختر رسول شاہ	
ڈاکٹر اعجاز مہدی	تحریک اسلامی پاکستان

ڈاکٹر محسن نقوی

سابق رکن اسلامی نظریاتی کونسل



عالمی اتحاد امت کے حوالے سے تین پہلو اہم ہیں فرقہ واریت، فروعی مسائل، علم کلام کو متحدہ علم کلام بنانا سب باتیں بعد کی ہیں۔ اتحاد امت یعنی تمام مسلمان ممالک کا سیاسی اتحاد یعنی ملت کا ایک سیاسی نظام تشکیل دینا۔ اسی طرح معاشی اتحاد یعنی مسلمان ممالک کے تمام وسائل امت کے وسائل ہیں اور ان کو جہاں جہاں مسائل ہیں وہاں استعمال کیا جانا چاہیے۔ تیسرا اتحاد تعلیم و تعلم کا اتحاد ہے۔ علم کی پیداوار اور اسے تمام اسلامی ممالک سے شیئر کرنا۔ پاکستان کی سائنس اور ٹیکنالوجی، اسی طرح انڈونیشیا اور ملائشیا کی ٹیکنالوجی پوری امت مسلمہ کے لیے ہونی چاہیے۔ اگر ہم ان تینوں شعبوں میں اتحاد قائم کریں تو امت کے لیے نہایت مفید ہو سکتا ہے۔

(۱۵ اپریل ۲۰۱۴ء، عالمی اتحاد امت کانفرنس سے خطاب)

ڈاکٹر محمد یونس	
علامہ خادم خورشید الازہری	جمعیت علمائے پاکستان
مولانا اعجاز حسین حیدری	وفاق المدارس شیعہ
مفتی لیاقت علی صدیقی	تحریک فیضان اولیاء

اسلامی نظریاتی کونسل سفارشات کمیشن

جماعت الدعوۃ کے راہنما سید وحید شاہ کو صوبائی اسلامی نظریاتی کونسل سفارشات کمیشن کا کنوینئر مقرر کیا گیا۔

مولانا گلزار شیر پاؤ	
مولانا شاہد محمود جانباز	جماعت اہل حدیث
مولانا غلام باقر گھلو	وفاق المدارس شیعہ
مولانا محمد اصغر عسکری	مجلس وحدت مسلمین
پیر اختر رسول قادری	تحریک فیضان اولیاء

علمی تحقیقاتی کمیشن

وفاق المدارس شیعہ کے مولانا سید محمد ظفر نقوی صاحب کو علمی تحقیقاتی کمیشن کا کنوینئر مقرر کیا گیا۔

کمیشن کے دیگر اراکین

مولانا اسلم صدیقی

سید نثار علی ترمذی

یونس خلیق

امتیاز کاظمی

پروفیسر شبیر

محمد زمان چشتی

نوٹ: تمام کمیشنز کے صوبائی ذمہ داران جن جماعتوں کے اراکین اجلاس میں نامزد نہیں کیے گئے ان سے نام حاصل کر کے اپنے اپنے کمیشنز کا اجلاس طلب کریں گے۔

اس اجلاس میں صوبائی کونسل کا بھی اعلان کیا گیا جس کے اراکین کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں:

پیر سید محفوظ مشہدی	جمعیت علمائے پاکستان

علامہ محمد خان لغاری	جمعیت علمائے پاکستان
عبدالرزاق	جمعیت اتحاد علماء
سید لطیف الرحمٰن	جمعیت اتحاد علماء
محمد اسلم صدیقی	جمعیت علمائے اسلام سینئر
مولانا محمد حسین اعوان	جمعیت علمائے اسلام سینئر
سید حسن ہمدانی	مجلس وحدت مسلمین
عمران قمی	مجلس وحدت مسلمین
مظہر عباس علوی	اسلامی تحریک پاکستان
حافظ کاظم رضا نقوی	اسلامی تحریک پاکستان
محمد جہانگیر	تنظیم اسلامی
پروفیسر خلیل الرحمٰن	تنظیم اسلامی
پیر سید عثمان نوری	تحریک فیضان اولیاء
لیاقت علی صدیقی	تحریک فیضان اولیاء
ڈاکٹر وسیم اختر	جماعت اسلامی
نذیر جنجوعہ	جماعت اسلامی
سید عبدالوحید	جماعت الدعوۃ
سیف اللہ خالد	جماعت الدعوۃ
مولانا محمد ظفر نقوی	وفاق المدارس شیعہ
غلام باقر گلو	وفاق المدارس شیعہ
شاہد محمود جانباز	جماعت اہل حدیث
حافظ عبدالوحید شاہد روپڑی	جماعت اہل حدیث
علی رضا نقوی	البصیرہ، لاہور
نثار علی ترمذی	البصیرہ، لاہور
مولانا اسرار حسین طاہر	وفاق علماء شیعہ پاکستان
مولانا مہدی حسن	وفاق علماء شیعہ پاکستان

اجلاس میں جن جماعتوں کے نمائندگان موجود نہیں تھے ان کی نمائندگی گزشتہ اجلاس میں دئے گئے اسماء کے مطابق ہوگی البتہ

جنرل (ر) حمید گل مرحوم



اتحاد امت اس وقت تک ممکن نہیں جب تک اتحاد ملت نہ ہو۔ اتحاد ملت اس وقت ہوتا ہے جب آپ کے سامنے ایک منزل ہو۔ پاکستان کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے اس کو مسجد کہا لیکن یہ مسجد ادھوری رہ گئی، اس میں نماز قائم نہ ہوسکی جسے ہمیں پورا کرنا ہے۔

(۱۵ اپریل ۲۰۱۴ء، عالمی اتحاد امت کانفرنس سے خطاب)

ہر جماعت اپنے نمائندگان منتخب کرنے اور انھیں تبدیل کرنے کا حق رکھتی ہے۔

☆ 16 فروری 2015 صوبائی اجلاس پنجاب، منصورہ لاہور

زیر صدارت: ڈاکٹر سید وسیم اختر

شرکاء: سیکریٹری جنرل صوبہ پنجاب سردار محمد خان لغاری ،سینئر نائب صدر علامہ مظہر عباس علوی، سینئر نائب صدر پیر سید عثمان نوری، نائب صدر سیف اللہ خالد، نائب صدر محمد جہانگیر، ڈپٹی سیکریٹری جنرل علامہ حسن ہمدانی، ڈپٹی سیکریٹری جنرل مولانا عبد الرزاق، سیکریٹری اطلاعات مولانا حسین احمد اعوان، سیکریٹری مالیات نذیر احمد جنجوعہ، رابطہ سیکریٹری سید لطیف الرحمٰن شاہ، حافظ کاظم رضا نقوی رکن مصالحتی کمیشن، سید عبدالوحید کنوینئر اسلامی نظریاتی کونسل سفارشات کمیشن، محمد ایوب بیگ کنوینئر خطبات جمعہ کنونشن ،شاہد محمود جانباز، علی رضا شاہ، محمد ایوب ایڈوکیٹ اور دیگر ممبران نے شرکت کی۔ تلاوت کلام پاک اور نعت رسولؐ کے بعد صدر مجلس ڈاکٹر سید وسیم اختر نے اس اہم اجلاس کی غرض وغایت بیان کی۔

ڈاکٹر وسیم اختر: صدر مجلس نے مہمانوں کی آمد کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اس وقت ملک کے حالات نہایت خراب ہیں۔ کسی جگہ امن نہیں۔ چوراہوں، مسجدوں، امام بارگاہوں، سکولوں اور دیگر سرکاری وغیر سرکاری اداروں کو بم دھماکوں کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ جس میں بے گناہ انسانوں کا خون بہہ رہا ہے۔ حالیہ بم دھماکوں امام بارگاہ پشاور، امام بارگاہ شکار پور اور اسی طرح کے دیگر دہشت گردی کے واقعات کی مذمت کی گئی اور تمام شہداء کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ 21ویں ترمیم جس میں مذہب کو دہشت گردی کے ساتھ جوڑ ہوا ہے، کے بارے میں تفصیل سے بات کی کہ کس طرح مرکزی اجلاس میں امیر جماعت اسلامی سراج الحق نے دہشت گردی سے مذہب کے نام کو نکالے جانے پر پندرہ منٹ گفتگو کی مگر یہ نہ ہوسکا۔ اس ترمیم کی آڑ میں پولیس والے مسجدوں میں جوتوں سمیت داخل ہوکر لاؤڈ سپیکر کو اپنے قبضے میں لیتے ہیں اور مسجدوں کے امام وخطباء کو گرفتار و ہراساں کیا جارہا ہے۔ جس پر تحفظات کا اظہار کیا گیا۔ ان حالات میں ملی یکجہتی کونسل جس میں 24 جماعتیں شامل ہیں، پر ذمہ داری بڑھ جاتی ہے کہ وہ آگے بڑھیں اور ملک میں امن لانے کے لیے اپنا کردار ادا کریں۔ عوامی سطح پر ملی یکجہتی کونسل کو فعال بنایا جائے۔ پنجاب میں ہر مرکزی مسجد کے خطیب کا نام اور رابطہ نمبر حاصل کیا جائے۔ اس کے لیے ڈویژن اور اضلاع سے آغاز کیا جائے۔

ملی یکجہتی کونسل نے جو کمیشنز بنائے گئے ہیں جن خطبات جمعہ کمیشن، مصالحتی کمیشن و دیگر کمشنز اگر فعال ہوجائیں تو ان حالات امن وامان لانے میں بہتر کردار ادا کرسکتے ہیں۔

سردار محمد خان لغاری کمیشنز مرکزی سطح پر فعالیت دکھائے اور مصالحتی کمیشن وخطبات جمعہ کمیشن صوبوں، ڈویژن واضلاع تک فعال ہوجائیں تو بہتر نتائج نکلیں گے۔

پیر عثمان نوری: صوبائی سطح پر جو کمیشن بنے ہوئے ہیں وہ مرکز سے دائرہ کار معلوم کرکے ڈویژن واضلاع تک ابلاغ کرکے۔

محمد ایوب بیگ: اسلامی نظریات کونسل سفارشات کمیشن اور خطبات جمعہ کمیشن صرف مرکزی سطح پر ہو جبکہ مصالحتی کونسل ڈویژن

پیغام جولائی تا ستمبر 2016ء

اور ضلع تک پھیلایا جائے

سیف اللہ خالد: ملی یکجہتی کونسل کو فعال بنانے کے لیے اس کو ڈرائنگ روم سے نکلا جائے اور مسلسل مختلف موضوعات پر سرگرمیاں کر کے عوامی سطح پر اور مختلف تنظیموں کے مراکز میں جا کر اجلاس و سیمینار منعقد کیے جائیں تا کہ عوامی سطح پر اس فعالیت مظاہرہ ہو اور جس سے عوام یہ محسوس کرے کہ ملی یکجہتی کونسل حالات کو مثبت بنانے میں بنیادی کردار ادا کر رہی ہے۔

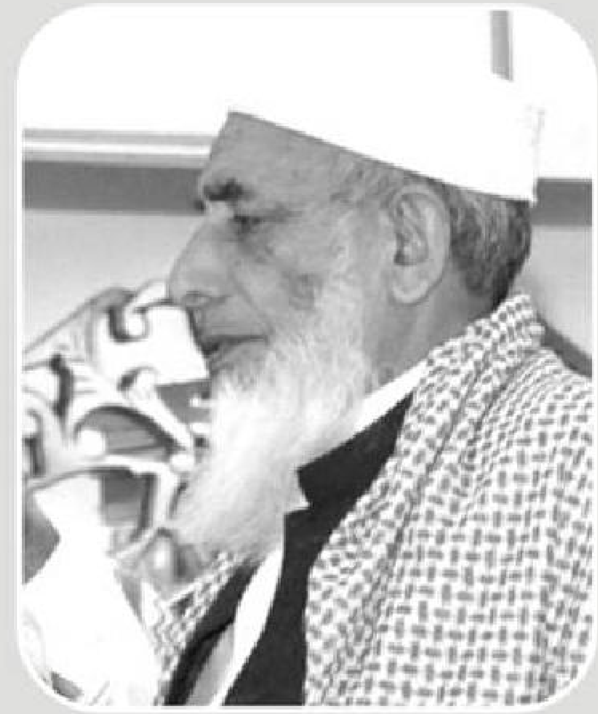


مظہر عباس علوی: متحدہ علماء بورڈ میں جس کتاب پر پابندی لگائی جاتی ہے اس کی تفصیل سے عوام کو آگاہ کیا جائے تا کہ عوامی سطح پر معلوم ہو کہ کس کتاب پر پابندی کس وجہ سے ہے اور پبلشرز کو بھی وہ فہرست مہیا کی جائیں کہ وہ کتابیں مارکیٹ میں نہ آسکیں۔ اجلاس میں اس بات پر بھی تحفظات کا اظہار کیا گیا کہ مدارس رجسٹریشن کے لیے متعلقہ اہل کار رشوت طلب کرتے ہیں، اضلاع کے سطح پر مدارس رجسٹریشن کو آسان بنایا جائے۔

☆ **اجلاس میں مندرجہ ذیل فیصلے کیے گئے۔**

- پنجاب کے 9 ڈویژن میں نظم فعال کیا جائیگا۔ تمام ممبر جماعتیں ۱۵ مارچ تک ایک ایک نام دیں گے وہ نام صوبائی کونسل کے ممبر کے طور پر شامل سمجھا جائے گا اور وہی اس ڈویژن میں اپنی جماعت کی نمائندگی کرتے ہوئے ملی یکجہتی کونسل کو فعال بنانے میں کردار ادا کرے گا۔ (یہ کام ہر جماعت کے ذمہ دار افراد کے ذمے ہے)
- مرکز سے رابطہ کر کے کمیشنز کا دائرہ اختیار اور کرنے کے کام کی تفصیل طلب کی جائے۔ مرکزی سطح پر جو جماعتیں شامل ہیں، ان کی اور مرکزی ذمہ

مولانا عبدالمالک



منتظم وہ ہے جو نظام کو جاننے والا ہو۔ اللہ نے فرمایا اے ایمان والو اللہ، اس کے رسول اور اولی الامر کی اطاعت کرو۔ اولی الامر کی وضاحت کرتے ہوئے علماء نے لکھا کہ ان سے مراد علماء ہیں۔ جب قیادت آپس میں بر سر پیکار ہو گی تو نظام کو کیسے نافذ کرے گی۔ ملی یکجہتی کونسل جو کام کر رہی ہے یہی ہے کہ وہ قیادت کو متوجہ کرے، منتظم کو متوجہ کرے کہ تم ملک کے نظام کو سنبھالو۔ علماء کا کام ہے کہ وہ سیاست میں رہیں اور سیکولر لوگوں کو سیاست سے باہر کریں اور ملک کا نظام سنبھالیں۔ انشاء اللہ ملی یکجہتی کونسل ملک میں اسلامی نظام نافذ کرے گی۔

(۱۵ اپریل ۲۰۱۴ء، عالمی اتحاد امت کانفرنس سے خطاب)

□□□□□

داران کی فہرست اور اگر کوئی جماعت صوبائی سطح پر شامل ہونا چاہیں اور وہ پہلے سے مرکزی سطح پر نہ ہوتو اس کے لیے کیا ہدایات ہیں ۔(لغاری صاحب کے ذمے)

کمیشن مرکز سے رابطہ کرے اور تفصیل احکامات وصول کرے خصوصا خطبات جمعہ کمیشن ، اور مصالحتی کمیشن (یہ کنوینیر کمیشن کے ذمے ہے)

- ۳۱ مارچ تک ہر کمیشن اجلاس کر لیں جو تاریخ مقرر کریں وہ صوبائی نظم کو بتادے
- اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ ہر دو مہینے بعد صوبائی ذمہ داران کا اجلاس اور ۶ ماہ بعد صوبائی کونسل کا اجلاس ہوا کرے گا۔ کسی بھی ہنگامی صورت حال میں صدر Myc ہنگامی اجلاس طلب کرے گا۔
- ۳۰ اپریل تک ملی یکجہتی کونسل پنجاب کے سطح پر بڑا پروگرام کیا جائے گا۔
- مالیات کے سلسلے میں فیصلہ کیا گیا کہ ہر ممبر جماعت ایک ہزار ماہانہ کونسل کے ناظم مالیات کو ادا کرے گا۔
- اجلاس میں صدر مجلس جو کہ پنجاب اسمبلی میں پارلیمانی لیڈر بھی ہیں نے بتایا کہ وہ پنجاب اسمبلی میں مدارس کے خلاف کاروائیوں مسجدوں امام بارگاہوں کے اماموں وخطیبوں کو ہراساں کرنے ، ناجائز طور پر لوڈ سپیکر اتارنے اور دیگر اشتعال انگیز کاروایئوں کے خلاف آواز اٹھائیں گے۔

آخر میں اجلاس کے شرکاء کو 17 فروری بروز منگل کو منصورہ میں ناموس رسالت پر آل پارٹیز کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ تمام ممبران نے جماعت اسلامی کے اس اقدام کو سراہا اور تحسین کی۔ صدر مجلس نے بتایا کہ مغرب نے جو اشتعال انگیز کارروائیاں مسلمانوں کے خلاف کی ہیں اور گستاخانہ خاکے شائع کر کے مسلمانوں کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی ، اظہار آزادی کے نام پر یہ کھلی دہشت گردی ہے۔ مغرب اظہار آزادی کے نام پر مسلمانوں کے خلاف اس باب کو بند کردے اجلاس کا اختتام دعا سے ہوا۔

نوٹ : درج بالا اجلاسوں کے علاوہ بھی کونسل کے متعدد اجلاس منعقد ہوئے جن کو طوالت کے خوف سے ترک کیا جا رہا ہے۔

□□□□□

ملی یکجہتی کونسل پاکستان کے کمیشنز کے چند اہم اجلاس اوران کی روداد

خطبات جمعہ کمیشن

ملی یکجہتی کونسل پاکستان کے خطبات جمعہ کمیشن کا باقاعدہ اجلاس کمیشن کے کنوینئر جناب پروفیسر محمد ابراھیم کی سربراہی میں منعقد ہوتا ہے۔ اس عنوان سے منعقد کیے گئے چند اہم اجلاسوں کی تفصیل پیش خدمت ہے۔ اجلاسوں کی کثیر تعداد اور تفاصیل کی طوالت کے پیش نظر ہم نے ان صفحات میں چند اہم اجلاسوں پر ہی اکتفا کیا ہے۔

☆ 13 فروری 2013 خطبات جمعہ کمیشن اجلاس

ملی یکجہتی کونسل کے مرکزی آفس میں کونسل کے خطبات جمعہ کمیشن کا ماہانہ اجلاس 13 جنوری 2013 کو منعقد ہوا۔ ملی یکجہتی کونسل کے آفس اسلام آباد میں کونسل کے خطبات جمعہ کمیشن کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ کمیشن کے سربراہ پروفیسر محمد ابراہیم نے اجلاس کی صدارت کی۔ آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ تلاوت کلام اللہ جناب پروفیسر قاری سیف اللہ خالد نے کی۔ اس کے بعد قاضی حسین احمد مرحوم کے بلندی درجات کے لیے دعا کی گئی۔

اجلاس میں ملی یکجہتی کونسل کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل جناب ثاقب اکبر، جناب عبدالوحید قاسمی، سید ندر حسن شیرازی، مولانا سید نصیر حسین، مولانا غلام جعفر، جناب محمود علی نقوی، محمد اسلم ضیائی، حافظ محمد اقبال نعیمی، جناب شوکت علی سلفی، ڈاکٹر امتیاز احمد، جناب شوکت مجید قریشی، جناب قاضی ظفر الحق، پروفیسر سیف اللہ خالد، حافظ محمد صدیق عابد، مولانا عامر صدیق، مفتی محمد جاوید مدنی اور جناب سید انیس الحسنین نے شرکت کی۔ اس موقع پر حاضرین نے باری باری اظہار خیال کیا۔ ان کی گفتگو کے منتخب نکات یہ ہیں:

سید ندر حسن شیرازی نمائندہ وفاق المدارس شیعہ پاکستان نے کہا کہ اوقاف کے خطباء حضرات کی فہرست ہم فراہم کریں گے۔

مولانا نصیر حسین موسوی نمائندہ اسلامی تحریک پاکستان نے کہا کہ ہمیں اپنے فیصلوں کے حوالے سے عالمی حالات کو ضرور مدنظر رکھنا چاہیے۔

حافظ محمد صدیق عابد نمائندہ جماعت اہل حدیث نے کہا کہ غزوہ احزاب کے حوالے سے پاکستان، ایران اور افغانستان کے موجودہ صورت کا بھی تقابلی جائزہ لیا جائے اور اس وقت عالم کفر کی طرف سے جو یلغار ہے اسے تاریخ کے آئینے میں دیکھا جائے۔

علامہ غلام جعفر نمائندہ اسلامی تحریک نے کہا کہ سب سے بڑا جہاد تو جہاد بالنفس ہے۔ مسلمانوں اور خاص کر حق پرستوں کو اس جہاد کو فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ انھوں نے کہا کہ خطبات جمعہ کو تحریری شکل میں لا کر خطیب حضرات کو فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔

مولانا اسلم ضیائی نمائندہ جمعیت علمائے پاکستان (سواد اعظم) اسلام آباد نے کہا کہ علماء کرام خطبات جمعہ کے لیے مواد فراہم

کریں۔اس وقت ملک کے اندر جو فحاشی و عریانی کا بازار گرم ہے اس کے خلاف علماء کو میدان میں آنا چاہیے اور ایک مشترکہ واک کا اہتمام کرنا چاہیے اور ماؤں بہنوں کو حجاب کی پاسداری کا پیغام دینا چاہیے۔

حافظ محمد اقبال نعیمی نمائندہ جمعیت علمائے پاکستان (سواد اعظم) اسلام آباد نے کہا کہ خطبات جمعہ میں ہر ماہ کے خاص ایام مثلاً اسلامی تہوار اور غزوات کے تذکرے بھی کیے جائیں اور جو نئے واقعات پیدا ہوں ان کا بھی ذکر کیا جائے اور اولیاءِ کرام کے ایام کا بھی ذکر ہمارے جمعہ کے اجتماعات میں ہونا چاہیے۔

مولانا عامر صدیق نائب خطیب لال مسجد اسلام آباد نے کہا کہ آئین پاکستان میں جو اسلامی دفعات ہیں ان کی حقیقت لوگوں کے سامنے لائی جانی چاہیے تاکہ ان کا غلط اطلاق نہ ہو اور حضور کے رحمۃ للعالمینؐ ہونے کا پہلو دنیا کے سامنے لانے کی ضرورت ہے اور اس کو بھی خطبات جمعہ کا موضوع ہونا چاہیے۔

صدر مجلس پروفیسر محمد ابراہیم خان نے کہا کہ الیکشن قریب ہے جب لوگ الیکشن کمیشن میں کاغذات داخل کروانے جائیں تو اس موقع پر ان دفعات کو زیادہ عام کرنا چاہیے۔

مفتی محمد جاوید مدنی نمائندہ جمعیت علمائے اسلام (ف) نے کہا کہ غزوہ احزاب اور قتال فی سبیل اللہ پر بھی گفتگو ہونی چاہیے۔بعض لوگوں نے صرف پانچ نمازوں کو پڑھنا ہی اسلام سمجھ لیا ہے۔اسلام صرف عبادت کا نام نہیں اس میں معاملات، اقتصادیات، سیاسیات اور زندگی کے دیگر پہلوؤں کو بھی زیر بحث رکھنا چاہیے۔

ڈاکٹر احمد علی سراج
نائب امیر عالمی تحفظ ختم نبوت



ملی یکجہتی کونسل درحقیقت ہندوستان میں قائم ہوئی وہاں کے مسلمان اس پرچم تلے عزت سے زندگی گزار رہے ہیں۔آج اگر تمام دینی قوتیں یکجا نہ ہوئیں تو مسلمانوں کا خون جو دنیا میں بہایا جا رہا ہے اسے روکنے والا کوئی نہ ہوگا۔لہٰذا ملی یکجہتی نہایت ضروری ہے۔

(۱۱، اکتوبر ۲۰۱۲ء اتحاد امت کانفرنس سے خطاب)

مولانا شوکت علی سلفی نمائندہ جماعۃ الدعوۃ نے کہا کہ خطبات جمعہ کے لیے مواد آئمہ جمعہ کو بھیجنا چاہیے۔اس وقت ہم ایک عالمی جہاد کی صورت میں ہیں ہمیں اپنے گردونواح کے حالات سے باخبر رہنا چاہیے اور آئمہ جمعہ یہ بات لوگوں کو بتائیں۔

ڈاکٹر امتیاز احمد نمائندہ تنظیم اسلامی نے کہا کہ افضل گرو کی شہادت ایک سانحہ ہے آئندہ جمعہ کے خطبوں میں اس پر بھی بات ہونی چاہیے۔دینی جرائد کو ہمیں اپنی رپورٹ بھیجنی چاہیے۔

جناب شوکت مجید قریشی نمائندہ تحریک احیائے خلافت نے کہا کہ حالات حاضرہ خطبے کا لازمی جز ہونا چاہیے۔قرآن حکیم ہمارے لیے قول فیصل ہونا چاہیے۔اسی سے فرقہ واریت ختم ہوسکتی ہے۔خلافت علی منہاج النبوۃ کی کوشش کرنا چاہیے اور اسلامی نظام کے عملی نفاذ کی بھی جدوجہد جاری رکھنی چاہیے۔

امیر تحریک احیائے خلافت قاضی ظفر الحق نے کہا کہ ہر خطبہ جمعہ میں قرآن کا ایک رکوع پڑھا جائے اور اس کا ترجمہ و تفسیر پیش

کی جائے اس طرح چند سالوں میں قرآن کی مکمل تفسیر عوام کے سامنے آجائے گی۔ اسی طرح ہر خطبہ میں 10 احادیث اگر بیان کی جائیں تو احادیث کا ذخیرہ بھی عوام الناس کے گوش گزار ہو جائے گا۔ 10 ہزار احادیث کو محدثین نے درست کہا ہے۔ 2 ہزار احادیث اصول اربعہ اور صحاح ستہ میں مشترک طور پر موجود ہیں۔ نماز جمعہ کے خطبات میں ادھر ادھر کی باتوں کی بجائے ان موضوعات پر بات ہونی چاہیے لیکن یہ مواد فراہم کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ انھوں نے کہا کہ مدارس کی فہرست طلب کی جائے۔

پروفیسر سیف اللہ خالد نمائندہ جماعت اہلحدیث نے کہا کہ اتحاد بین المسلمین کے لیے عملی شکل سامنے لانی ضروری ہے۔ یہ تجویز قاضی صاحب نے عالمی اتحاد امت کانفرنس میں بھی پیش کی تھی۔ مسلمانوں کے درمیان یہ شعور اجاگر کرنا چاہیے کہ شیعہ وسنی ایک دوسرے کے دشمن نہیں اس سلسلے میں محراب ومنبر اپنا کردار ادا کرے جس طرح کنونشن سنٹر میں سب مکاتب فکر کے لوگ ایک گلدستے کی شکل میں موجود تھے۔ یہ تصویر اداروں، شہروں، گلی محلوں میں بھی نظر آنی چاہیے۔

صدر مجلس پروفیسر محمد ابراہیم نے اجلاس کے آغاز میں گذشتہ پیش رفت کا خلاصہ پیش کیا اور اس عزم کا اظہار کیا کہ قاضی حسین احمد مرحوم کی رحلت کے بعد ان کے مشن کو جاری رکھا جائے گا۔ انھوں نے اجلاس کے آخر میں حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور حاضرین کے مشورے سے اعلان کیا کہ 12 مارچ 2013 کو آئندہ ماہانہ اجلاس منعقد کیا جائے گا۔

☆ 13 مارچ 2013 اجلاس خطبات جمعہ کمیشن

یہ اجلاس کمیشن کے سربراہ جناب پروفیسر ابراہیم کی سربراہی میں مرکزی دفتر، میں منعقد ہوا جس میں اظہار خیال کرتے ہوئے قائدین نے کہا کہ ہمارا میڈیا نماز جمعہ کے اجتماعات ہیں جن کے ذریعے ہم ملک کے اندر مثبت طرز فکر کو فروغ دیں گے۔ جس طرح شر کی قوتیں گمراہی پھیلا رہی ہیں، خیر کی طاقتوں کو بھی حق کی حمایت کے لیے آگے آنا چاہیے۔ ووٹ قومی امانت ہے نااہل افراد کو ووٹ دینا شرعا جرم ہے۔ جناب علامہ سید ساجد علی نقوی نے خطبات جمعہ کے اجلاس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کی۔ کونسل کے ڈپٹی سیکریٹری جنرل ثاقب اکبر نے کہا کہ اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کرنا ہمارا ایمانی فریضہ ہے، ہم ہر طرح کی انتہا پسندی کی مذمت کرتے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ملی یکجہتی کونسل کے تمام کمیشنز فعال ہیں اور اپنے اپنے دائرہ کار میں پیشرفت کر رہے ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ہم عوام میں یہ شعور اجاگر کریں گے کہ وہ اپنا مقدر بدلنے کے لیے ووٹ کو بطور طاقت استعمال کریں اور اس قومی امانت کے تقدس کا خیال رکھیں۔ خطبات جمعہ کمیشن کے کنوینر پروفیسر محمد ابراہیم کا کہنا تھا کہ ہم آئین کے آرٹیکل 63-62 کی خلاف ورزی نہیں ہونے دیں گے۔ خطبات جمعہ میں نااہل امیدواروں کے خلاف آواز اٹھائیں گے۔ ملی یکجہتی کونسل آئندہ عام انتخابات میں اہل نمائندوں کے انتخاب میں عوام کی راہنمائی کرے گی تا کہ یہ انتخابات مثبت تبدیلی کا ذریعہ بن سکیں۔ ملی یکجہتی کونسل

کے خطبات جمعہ کمیشن کا یہ اجلاس،کونسل کے مرکزی سیکریٹریٹ اسلام آباد میں منعقد ہوا۔اس اہم اجلاس میں کونسل کے قائمقام صدر علامہ سید ساجد علی نقوی، ڈپٹی سیکریٹری جنرل ثاقب اکبراور پروفیسر ابراھیم کے علاوہ کونسل میں شامل دیگر جماعتوں کے نمائندگان نے شرکت کی۔کمیشن کا اگلا اجلاس 16 اپریل 2013 کو منعقد ہوگا۔اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ خطبات جمعہ کمیشن مرکزی کابینہ کے ساتھ ایک خصوصی نشست کا اہتمام کرے گا۔ان اجلاسوں کے علاوہ بھی خطبات جمعہ کمیشن کے کئی ایک اجلاس منعقد ہوئے جن میں کمیشن کے اراکین نے شرکت کی۔ان اجلاسوں میں جاری ماہ کے حوالے سے موضوعات جمعہ کا اعلان کیا گیا۔

☆ 29 مئی 2014ء اجلاس خطبات جمعہ کمیشن

یہ اجلاس پروفیسر محمد ابراھیم کنوینئر خطبات جمعہ کمیشن کی سربراہی میں اسلام آباد میں منعقد ہوا۔اس اجلاس میں مرکزی سے جناب ثاقب اکبر نے خصوصی شرکت کی۔اجلاس میں دیگر رکن جماعتوں کے علماء بھی شریک ہوئے۔خطبات جمعہ کمیشن کے اجلاس تقریبا ماہانہ بنیادوں پر انعقاد پذیر ہوتے رہے جس میں آئندہ جمعہ کی مختلف مناسبتوں کے حوالے سے خطبات جمعہ کی سفارشات پر غور کیا گیا۔

جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا گیا کہ اس کمیشن کا ہدف ومقصد بین المسالک ہم آہنگی کے فروغ کے لیے عملی کاوشیں اور غلط فہمیوں کا ازالہ تھا۔اس کمیشن کے متعدد اہم اجلاس میں منعقد ہوئے جن کی روداد حسب ذیل ہے۔

☆ 12 دسمبر 2013 مصالحتی کمیشن اجلاس، منصورہ لاہور

تلاوت: جناب ڈاکٹر سید وسیم اختر، صدر چیئر مین مصالحتی کمیشن

خصوصی شرکت: جناب لیاقت بلوچ، مرکزی سیکرٹری جنرل ملی یکجہتی کونسل

شرکاء: ثاقب اکبر، انجینئر مختار فاروقی، علامہ حسن رضا نقوی، پیر سید عثمان نوری، سید لطیف الرحمٰن شاہ، قاری عطاء الرحمٰن، عمران ظہور غازی، حافظ خالد شہزاد فاروقی، شاہد محمود جانباز

اجلاس کے آغاز میں جناب لیاقت بلوچ صاحب نے ملی یکجہتی کونسل کی ضرورت واہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ قاضی حسین احمد کی وفات کے بعد ملی یکجہتی کونسل کی تنظیم نو ہوئی۔ سانحہ راولپنڈی، کراچی، چشتیاں کے بعد اب لاہور میں ہونے والے واقعات نہایت خوفناک اور المناک ہیں۔ پاکستان، دینی جماعتوں اور اتحاد ویکجہتی کی فضا کے لیے نقصان دہ ہیں۔ملی یکجہتی کونسل قرآن وسنت کی تعلیمات کی روشنی میں ظلم کے خاتمے اور مصالحت کے لیے کوشاں ہے۔تمام جماعتیں ساتھ ہیں۔شیعہ بھی، دیوبندی اور اہلحدیث بھی۔گذشتہ دنوں مولانا فضل الرحمٰن کے ساتھ لاہور میں ملاقات ہوئی۔ دینی جماعتوں کا ایک اجلاس اسلام آباد میں منعقد ہوا جس میں ایم ایم اے کی جماعتوں کے سربراہان نے شرکت کی۔ وہاں بھی ملی یکجہتی کونسل بارے بات ہوئی۔ مولانا فضل الرحمن نے اپنی پارٹی کو فعال کرنے کے بارے یقین دلایا۔مصالحتی کمیشن کونسل کے سامنے موجودہ اور پہلے کے حالات بھی ہیں۔ مصالحت کے حوالے سے ترجیحات کا تعین اور حکمت سے اس کا حل تلاش کیا جائے۔

جناب لیاقت بلوچ: امن جہاں ملک کی ضرورت ہے۔ وہاں دینی جماعتوں اور دعوت وتبلیغ کی بھی ناگزیر ضرورت ہے۔تمام

جماعتوں میں ہم آہنگی اور یکجہتی کا ماحول وقت کا اہم تقاضا ہے مصالحتی کمیشن بہت اہم ہے۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے حالات کی نزاکت محسوس کرتے ہوئے اجلاس بلایا۔ ماضی کے اقدامات اور آئندہ کے لائحہ عمل کے لیے یہ اجلاس بہت اہم ہے۔KPK اور پنجاب کے تنظیمی اجلاسوں کی تاریخ طے ہو جائیں تو یہ سرگرمیاں شروع ہو جائیں گی۔

انہوں نے کہا کہ دونوں فریقین سے رابطہ کر کے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ملک میں پے در پے واقعات ہو گئے ہیں۔ کراچی، بلوچستان، راولپنڈی، چشتیاں میں سے کسی ایک کو Test case بنانے کی ضرورت ہے۔ اس سے ماحول اور فضا بنتی ہے۔

❁ مولانا مختار خان سواتی، سیکرٹری مصالحتی کمیشن نے گذشتہ اجلاس (منعقدہ 31 دسمبر 2012) کی روداد پڑھ کر سنائی، مجلس نے اس کی توثیق کی۔

❁ ڈاکٹر سید وسیم اختر صدر مصالحتی کمیشن نے اجلاس کی غرض وغایت بیان کی اور کہا کہ اٹک کے واقعہ کے بعد میں خود بھی اٹک گیا تھا۔ اس طرح وفد بھی چلا گیا تھا۔ اسی طرح چنیوٹ بھی گیا۔ مولانا محمد الیاس چنیوٹی کے ساتھ ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بھی بھرپور تعاون کیا۔

قاضی حسین احمد کی وفات کے بعد اجلاس میں ایک طویل وقفہ ہے۔ اس دوران الیکشن بھی آئے۔ ابھی راولپنڈی سانحہ پر لیاقت بلوچ تشریف لے گئے۔ جس کے اچھے اثرات مرتب ہوئے ہیں، اضلاع میں ابھی تک تنظیم سازی نہیں ہو سکی۔ لاہور میں دفتر جماعت اسلامی لاہور میں ہی ملی یکجہتی کونسل لاہور کا دفتر قائم ہو گیا ہے۔ یہ اجلاس تین معاملات میں آپ کی رہنمائی کے لیے بلایا گیا۔

ا۔ معاشرے میں اتحاد و وحدت کیسے پیدا کیا جائے، جبکہ مغرب انتشار کا خواہاں ہے۔ اس سے کیسے نمٹا جائے۔

۲۔ آپس کی لڑائی جھگڑے کا سلسلہ بند کیا جائے اور واقعات کی روک تھام کیسے ہو۔

۳۔ ضلعی تنظیمات کا قیام اور مصالحتی کمیشن کا کام بہت اہم ہے۔ واقعات کی غیر جانبدارانہ رپورٹ اور ایشوز پر بریفنگ نہایت اہم معاملہ ہے۔ اس کی بناء پر ہی معاملات سدھر سکتے ہیں۔ تنظیم سازی کیسے ہو اور مصالحتی کمیشن کیسے کام کرے کہ نتیجہ خیز ہو۔

جناب ثاقب اکبر: عوامی سطح پر مسائل کیا ہیں شیعوں کو کیا ہے اور دوسروں کو کیا شکایات ہیں۔ صحابہؓ کی حرمت بارے شیعہ علماء کے فتاویٰ پر مشتمل کتاب آ رہی ہے۔ تکفیری روش سے احتراز کرنے کی ضرورت ہے۔ ملی یکجہتی کونسل کا ضابطہ اخلاق بارے بعض سوالات اور اشکالات ہیں، جن کو سن کر حل کرنے اور ضابطہ اخلاق کا حصہ بنانے کی ضرورت ہے۔ اضلاع تک تنظیم کا قیام ہمارا ہدف ہے تاکہ ایشوز حل ہوں، اس پر سینئرز کو شامل کرنے کی ضرورت ہے۔ نیز JUI(F) کو فعال بنانا بہت اہم ہے۔

جناب علامہ حسن رضا نقوی: JUI(F) کو ملی یکجہتی کونسل کے دائرے میں لا کر متحرک کیا جائے۔ اس ضمن میں مرکز کو بھی متوجہ کیا جائے۔ ضلعی تنظیمات کا قیام ناگزیر ہے جو مسائل کے حل میں مددگار ثابت ہوں گی۔

❁ ماہ محرم میں چشتیاں، راولپنڈی، لاہور میں واقعات ہوئے جو انتہائی افسوسناک اور قابل مذمت ہیں۔ ان ایشوز کو ملی یکجہتی کونسل کے ضابطہ اخلاق کی روشنی میں حل کرنا چاہیے۔

❁ راولپنڈی، چشتیاں اور ملتان کے واقعات کی روشنی میں ایسی حکمت عملی بنائی جائے کہ ان کی روک تھام ہو سکے۔

جناب صاحبزادہ عثمان نوری: سب وشتم کا سلسلہ بند ہونا چاہیے۔ علماء کا پینل بن جائے جو یہ کام کرے۔ جب معاملہ سامنے

آ جاتا ہے۔ اس وقت اس کو موضوع بنایا جاتا ہے۔ جبکہ یہ کام اس سے پہلے ہونا چاہیے۔

جناب شاہد جانباز: ہمیں ان معاملات کو مخلص ہو کر حل کرنا ہوگا۔ اس ضمن میں قانون سازی کرنی چاہیے۔ یوم علیؑ اور محرم میں کونسی مجلس ہے جس میں اشارۃً کنایۃً صحابہؓ کی توہین نہیں کی جاتی، ہر عمل کا ردعمل ہوتا ہے۔ اہل بیت اور امہات کی توہین کرنے والے کو سزائے موت ہونی چاہیے۔

جناب خالد فاروقی: علماء کا پینل حکومت کے سامنے مجالس کے حوالے سے رپورٹ دے کہ کن کن مقامات پر جلوس کے باعث فتنہ فساد پیدا ہوتا ہے۔ نیز جلوس کو محدود کرنا چاہیے۔

جناب انجینئر مختار فاروقی: جماعتیں اپنے اپنے افراد کی ضمانتیں دیں، میں اپنی جماعت کے افراد کی ضمانتیں دیتا ہوں، جب تک یہ نہیں ہوگا، تب تک معاملات بہتر نہیں ہوں گے۔

جناب ثاقب اکبر: مختلف مسالک کی موجودگی کو تسلیم کرنا چاہیے۔ ہر ایک کا اپنی تاویلات اور اپنا موقف ہے، اسے تسلیم کیا جانا چاہیے۔ اپنا موقف رکھنا، دوسرے کو بھی حق دیتا ہے۔ مسالک کی موجودگی دوسرے کے احترام کے ساتھ ہونی چاہیے۔ ملی یکجہتی کونسل کی حدود واضح ہیں:

- ہمارے لیے مسلمان سے بڑھ کر کوئی نام نہیں، توہین والا معاملہ بہت اذیت ناک ہے۔ چاہے کوئی شیعہ شناخت رکھنے والا ہو یا کوئی دوسرا۔ علامہ ساجد نقوی ایسے پیشہ ور ذاکرین سے بہت نالاں اور دل گرفتہ ہیں۔ اس حوالے سے شعور عام کرنے کی ضرورت ہے۔
- اس پر سنجیدہ بحث کی ضرورت ہے کہ کونسا قانون بنے، اس ضمن میں اسلام کا تصور قانون اور تصور سزا سامنے رکھ کر کام کرنا ہوگا۔

جناب مختار خان سواتی: ملی یکجہتی کونسل کے ضابطہ اخلاق پر تحفظات اور اعتراضات اٹھانے والوں کے اس پر دستخط موجود ہیں۔ چاہے وہ سپاہ محمدؐ یا سپاہ صحابہؓ۔ تنظیم سازی میں ہر سطح پر JUI(F) لازماً موجود ہو۔ شیعہ ذاکرین اور اہلسنت والجماعت کے مقررین کی فہرست بنالیں تاکہ ان کو روکا جاسکے۔ دونوں جانب سے اپنے اپنے مقررین کو Cool down کریں۔ - لٹریچر کی ضبطگی بارے حکومت کو بھی متوجہ کر سکتے ہیں۔

جناب ڈاکٹر سید وسیم اختر: شیعہ ذاکرین اور اہلسنت کے مقررین کی ایک فہرست ترتیب دینے کے لیے کمیٹی قائم کی گئی تاکہ اس کی روک تھام ہو سکے۔ شیعہ ذاکرین کی فہرست علامہ حسن رضا نقوی اور مولانا آفتاب جوادی جبکہ اہلست والجماعت کی فہرست قاری عطاء الرحمٰن اور لطیف الرحمٰن شاہ ترتیب دیں گے۔

تجاویز: ثاقب اکبر کی جانب سے یہ تجویز سامنے آئی کہ عاشورہ کے بعد اب چہلم کے جلوس نکلیں گے۔ اس لئے ابھی سے توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس پر صدر مصالحتی کمیشن ڈاکٹر سید وسیم اختر نے ایک کمیٹی تشکیل دی۔ مولانا عبدالشکور نقشبندی صدر کمیٹی جبکہ مولانا عبدالجلیل نقشبندی اور علامہ حسن رضا نقوی ممبران ہوں گے۔ اس ضمن میں اجلاس کر کے مسائل کی نشاندہی کر لی جائے اور اس کی رپورٹ بھی دی جائے۔

- لاہور کے واقعہ کے حوالے سے بات آئی کہ چونکہ یہاں بھی جلوس کا اختتام ایک مقام پر ہوتا ہے۔ اس لئے اس معاملے کو لاہور کی تنظیم دیکھے اور رپورٹ کرے جس کے صدر امیر العظیم ہیں۔

علمی وتحقیقاتی کمیشن

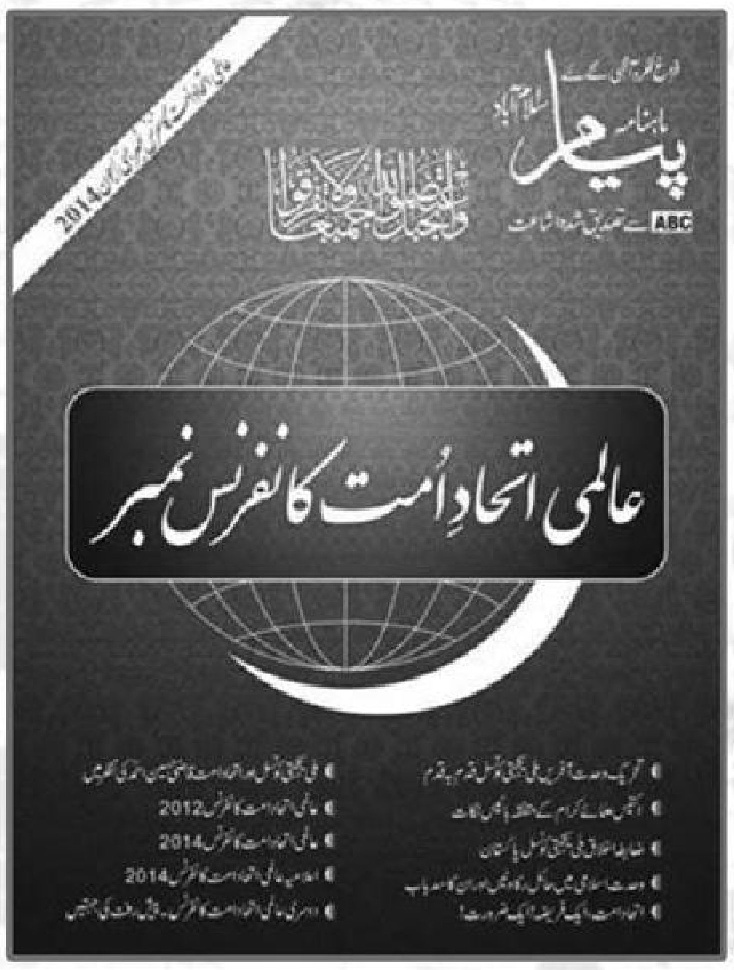
☆ 11 مارچ 2015 علمی وتحقیقاتی کمیشن اجلاس، مرکزی دفتر ملی یکجہتی کونسل پاکستان

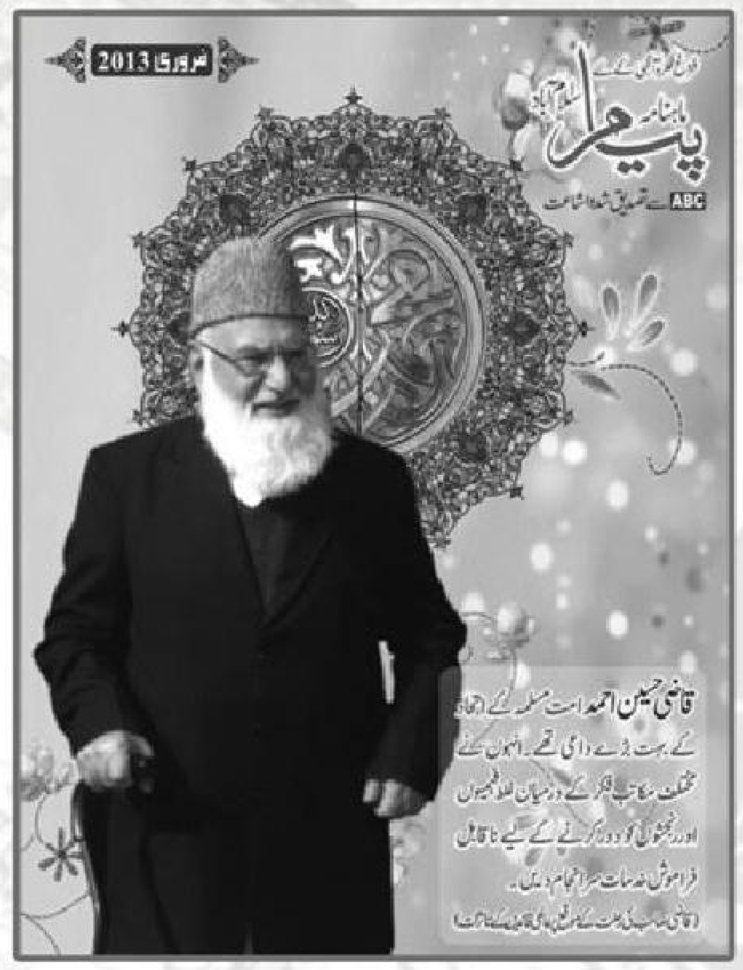
ملی یکجہتی کونسل پاکستان کے علمی وتحقیقاتی کمیشن کا اجلاس کمیشن کے کنوینر جناب قاضی ظفرالحق کی سربراہی میں مرکزی سیکریٹریٹ میں ہوا۔ جناب قاضی ظفرالحق نے اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملی یکجہتی کونسل کے علمی وتحقیقاتی کمیشن کا حقیقی کام امت کے مسائل کی نظریاتی بنیادوں کو تلاش کرنا اوران کا علمی حل پیش کرنا ہے۔ یہ ایک بڑا کام ہے۔اس اجلاس میں کونسل کے نائب صدر آصف لقمان قاضی اور ڈپٹی سیکریٹری جنرل ثاقب اکبر نے بھی شرکت کی۔ جناب قاضی ظفرالحق نے کہا کہ پاکستانی قوم کے اختلافات مختلف نوعیت کے ہیں ان میں کچھ مذہبی ہیں تو کچھ سیاسی، علاقائی اور لسانی اختلافات ان کے علاوہ ہیں۔ جناب قاضی ظفرالحق کا کہنا تھا کہ علمی وتحقیقاتی کمیشن کا کام فقط فرقہ وارانہ اختلافات کو محو کرنا نہیں ہے بلکہ ہمارے مدنظر قاضی حسین احمد مرحوم کے بقول امت کو دردمشترک اور قدرمشترک کی بنیاد پر اکٹھا کرنا ہے۔

اجلاس میں اظہار خیال کرتے ہوئے کونسل کے نائب صدر آصف لقمان قاضی نے کہا کہ ضروری ہے کہ اس کمیشن کے اہداف و مقاصد اور دائرہ کار کی تکمیل کی جائے۔ ہم قدر مشترک اور درد مشترک پر امت کو اکٹھا کرنے کی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ انھوں نے کہا کہ کمیشن کی دستاویزات کی منظوری تمام مسالک کے مستند علماء سے حاصل کی جائے گی۔کونسل کے ڈپٹی سیکریٹری جنرل ثاقب اکبر نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ آج امت کے اتحاد کی کوشش کرنا اور انتشار پھیلانے کی کوششوں کا سدباب کرنا سب سے بڑا شرعی فریضہ ہے جسے ہم ملی یکجہتی کونسل کے پلیٹ فارم پر انجام دے رہے ہیں۔ برصغیر اوراس سے باہر علماء نے اتحاد امت کے لیے جو گراں قدر کام کیا ہے اسے کونسل کے پلیٹ پر جمع کر کے اس کی نشرواشاعت کی جائے گی۔ یہی کونسل کے علمی تحقیقاتی کمیشن کا بنیادی مقصد ہے۔ مزید براں انھوں نے 25 مارچ 2015ء کو منعقد ہونے والی کانفرنس کے حوالے سے بتایا کہ اتحاد امت کانفرنس میں تمام مسالک کے جید علماء اور مذہبی جماعتوں کے سربراہ شریک ہوں گے۔ اس مقصد کے لیے کونسل کے صدر صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر، سیکریٹری جنرل لیاقت بلوچ اور دیگر قائدین ذاتی طور پر اکابر کو دعوت دے رہے ہیں۔

دیگر اراکین نے بھی کمیشن کی اہمیت اور اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالی۔ اجلاس میں طے پایا کہ کمیشن کا اجلاس ہر ماہ باقاعدگی سے منعقد کیا جائے گا۔ اجلاس میں کمیشن کے ایجنڈے، امت کے اتحاد کے حوالے سے مواد کی جمع آوری، ایجنڈے کی تکمیل کے لیے کمیٹی کی تشکیل، ماہنامے کا اجراء اور دیگر امور زیر بحث آئے۔ اجلاس میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کے راہنما خالد سیال، مجلس وحدت مسلمین کے راہنما ڈاکٹر حسنین نادر، تنظیم اسلامی کے خالد محمود عباسی، جمعیت علمائے اسلام (ف) کے مفتی امیر زیب، اتحاد علماء پاکستان کے راہنما مفتی سید محمود، وفاق المدارس شیعہ کے نمائندہ سید طاہر رضا کاظمی، اسلامی تحریک پاکستان کے راہنما فرحت عباس جوادی، ایس یو سی کے راہنما پروفیسر مظہر حسین ہاشمی، جماعت اہل حدیث کے نمائندہ پروفیسر ابوبکر خالد، تحریک احیائے خلافت کے مرکزی راہنما انجینئر وسیم احمد کھوکھر، جماعت اسلامی کے نمائندہ نذرالاسلام اور البصیرہ کے نمائندہ محمد حسین اور دیگر نے شرکت کی۔

چند اخباری تراشے اور پیام کے خصوصی شمارے








THE NEWS
ON SUNDAY

Religious experts question govt ability to tackle Daish threat









QUETTA: Secretary General Jamaat-e-Islami Liaqat Baloch addressing a press conference at MPA Hostel.





چند اخباری تراشے اور پیام کے خصوصی شمارے













چند اخباری تراشے اور پیام کے خصوصی شمارے

ملی یکجہتی کونسل کا اسرائیلی جارحیت کے خلاف جمعہ کو یوم مذمت منانے کا اعلان

ملک بھر میں غزہ پر اسرائیلی حملوں کیخلاف ریلیوں اور مظاہروں کا انعقاد کیا جائے گا، تمام جماعتوں سے شرکت کی اپیل

او آئی سی اور اقوام متحدہ اسرائیلی جارحیت کے خاتمے اور آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کیلئے کردار ادا کریں، لیاقت بلوچ و دیگر



روزنامہ دنیا

DAWN ISLAMABAD, FRIDAY JULY 25, 2014

'Shariah can't be achieved through suicide bombings'

JI's Liaquat Baloch says govts failed to properly implement Constitution

By Kalbe Ali

ISLAMABAD: The secretary general of Milli Yekjehti Council (MYC), Liaquat Baloch, on Thursday condemned suicide bombings and the use of violence by extremists in Pakistan for achieving their goals and said that Shariat cannot be implemented at gunpoint.

"This is not the way to impose the right way of governance, but successive governments have also failed to implement the constitution of Pakistan in its true form," Mr Baloch said adding: "This has given rise to disgruntled elements who have been swayed by extremism."

Mr Baloch, who is also the president of the Punjab chapter of Jamaat-i-Islami (JI), said poor political acumen and corruption on part of the national leadership were the main reasons behind the instability and chaotic situation in Pakistan that also led to derailing of democracy several times.

"And this is the same reason for the lack of unity among the Muslim ummah as a result of which there is nobody even to speak up against the barbaric acts of Israel against the civilian population of Gaza," he added.

He was speaking at a seminar held under the aegis of the MYC to observe the last Friday of Ramazan as Youm al-Quds, and to highlight the plight of the Palestinians.

"The people of Palestine are facing inhuman treatment in the hands of Israel. How come every boy and girl of Palestine is a terrorist," he added. "There is no human rights body and no organisation to stop the catastrophe."

He lauded the late Iranian revolutionary leader for giving the call to remember the continued occupation of Quds every year.

"Imam Khomeni had declared to observe Jumatul wida as Yum al Quds and it is essential upon all the Muslims otherwise the Israelis will even raze the first Kaaba of Muslims," he said.

The JI is the major component of the MYC that was established in mid-1990s as a deterrence to counter sectarianism in country. The MYC includes political and non-political groups belonging to almost all sects, including Shia, Barelvi, Deobandi and Ahle Hadis.

The speakers slammed the leadership of Muslim countries for not doing enough to stop the humanitarian crisis in Palestine.

Some of them even criticised the Muslim countries which have diplomatic ties with Israel and said at least those Arab countries should recall their ambassadors from Israel. Meanwhile, senior leader MYC Allama Sajid Naqvi said Muslims needed to forge unity and rise for the cause of justice.

"A weak person cannot have a strong voice," he said and added that the governments of Muslim countries had shown weakness by not rising up to the expectations of the people over the Gaza crisis.

Mufti Mohammad Yousuf of Jamaatul Dawa on the occasion called for jehad against Israel.

"This is an illegitimate state carved out by the colonial powers violating all norms of international politics and we must stand united to fight this tyranny under the banner of sword," he said.

It has been decided that protest demonstrations would be held after Friday prayers.

Majlis Wahdatul Muslimeen will take out a protest rally from the G-6 Imambargah to D Chowk, while another such procession will be taken out from Aabpara chowk by [illegible] component parties of the MYC.



دہشتگردی میں افغان بھارتی خفیہ ایجنسیاں ملوث ہیں: ملی یکجہتی کونسل

Daily Nai Baat

روزنامہ نئی بات اسلام آباد

www.naibaat.com



کوئٹہ دھماکہ پاکستان اور اس کے پرامن عوام پر حملہ ہے، سراج الحق

روزنامہ میٹرو واچ راولپنڈی / اسلام آباد

دہشتگردوں کو چوراہوں میں پھانسیاں دی جائیں، مذہبی رہنما



روزنامہ دنیا

Daily Asas

روزنامہ اساس راولپنڈی

حکمران خواب غفلت سے بیدار ہو کر دہشتگردوں کا قلع قمع کریں، ملی یکجہتی کونسل



چند اخباری تراشے اور پیام کے خصوصی شمارے

DAILY DUNYA ISLAMABAD

روزنامہ دنیا اسلام آباد



DAILY NAWA-I-WAQT RAWALPINDI ISLAMABAD

روزنامہ نوائے وقت

مغرب اسلام کی پسندیدہ جمہوریت کا حامی نہیں، عوامی رابطے سے ہی اتحاد امت ممکن ہے: ظفر الحق



www.jang.com.pk

ABC CERTIFIED

THE DAILY JANG RAWALPINDI

روزنامہ جنگ راولپنڈی

جلد 56 — نمبر 155



خطے میں بھارت کو بالادست ملک ثابت کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں: لیاقت بلوچ

DAILY NAWA-I-WAQT RAWALPINDI ISLAMABAD

روزنامہ نوائے وقت

UAN 111-222-007

تمام مذہبی جماعتیں فرقہ واریت اور دہشت گردی پھیلانے والوں سے لاتعلقی کا اعلان کریں



چند اخباری تراشے اور پیام کے خصوصی شمارے





ملی یکجہتی کونسل جمعہ کو اتحاد امت کے طور پر منائیگی

بیرونی طاقتیں بدامنی پھیلانے کیلئے متحرک ہیں، پروفیسر ابراہیم کی پریس کانفرنس

اسلام آباد (آئی این پی) ملی یکجہتی کونسل پاکستان کے خطبات جمعہ کمیشن کے سربراہ پروفیسر محمد ابراہیم نے کہا ہے کہ آج جمعۃ المبارک اتحاد امت کے طور پر منایا جائے، انہوں نے تمام مسالک کے آئمہ حضرات، علماء کرام سے اپیل کی کہ خطبہ جمعہ امن کے قیام کیلئے امت میں مشترکات کو موضوع بنائیں۔ ملی یکجہتی کونسل کے ضابطہ اخلاق کو تمام مذہبی جماعتوں اور مسالک کی تائید حاصل ہے۔ وہ جمعرات کو یہاں خطبات جمعہ کمیشن کے اجلاس کے بعد مرکزی سیکرٹریٹ میں پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر علامہ عارف حسین واحدی، ثاقب اکبر، عبدالوحید قاسمی، مولانا محمد حسین، علامہ محمد اصغر عسکری، عبدالرحمن بھی موجود تھے۔ پروفیسر محمد ابراہیم نے کہا کہ اجلاس میں اس امر پر اتفاق کیا گیا کہ قاتلوں اور مجرموں کا کوئی مذہب اور عقیدہ نہیں ہوتا، لہٰذا بلا تفریق قاتلوں کو عبرت ناک سزا ملنی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ مولانا شمس الرحمن معاویہ اور علامہ ناصر عباس کو قتل کرنے والا ایک ہی گروہ تھا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ ملک میں بیرونی طاقتیں بدامنی پھیلانے کے لیے متحرک ہیں۔ ان سازشوں کو ناکام بنانے کیلئے ملی یکجہتی کونسل بھرپور کردار ادا کرے گی۔ اس موقعہ پر اعلان کیا گیا کہ 23 دسمبر کو الفلاح ہال اسلام آباد میں صدر ملی یکجہتی کونسل صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر کی زیر صدارت اتحاد امت سیمینار منعقد ہو گا۔







اہم نشستیں


اجلاس
ملی یکجہتی کونسل پاکستان


اھلاً وسھلاً و مرحبا
خوش آمدید






ملی یکجہتی کونسل



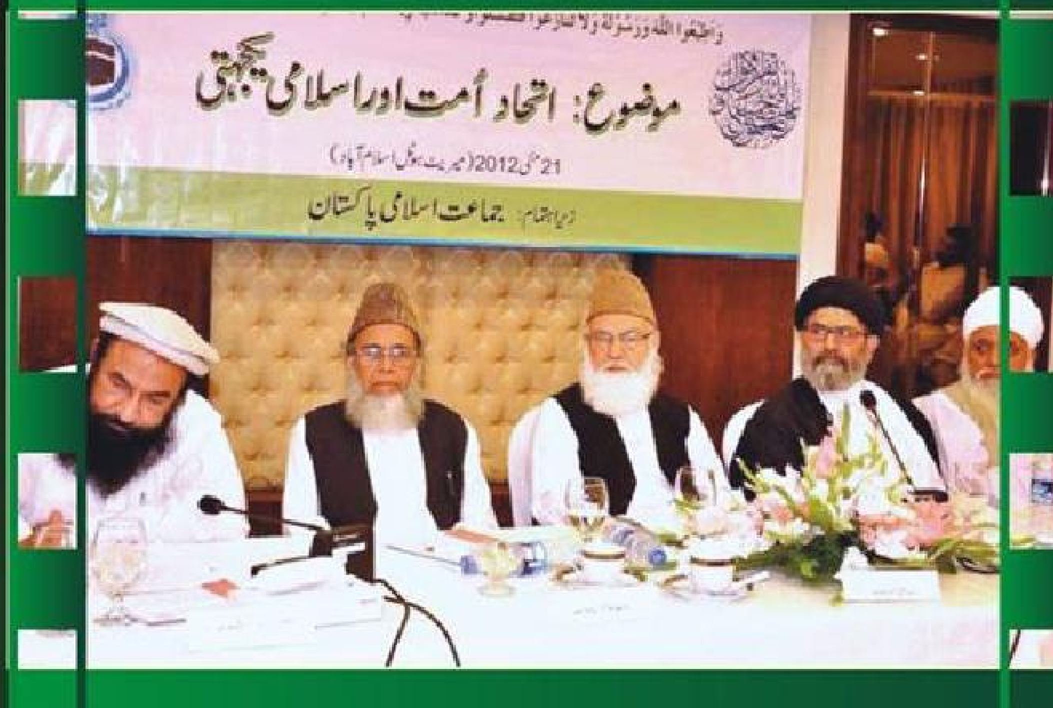

پریس کانفرنس


ملی یکجہتی کونسل

انما المومنون اخوۃ

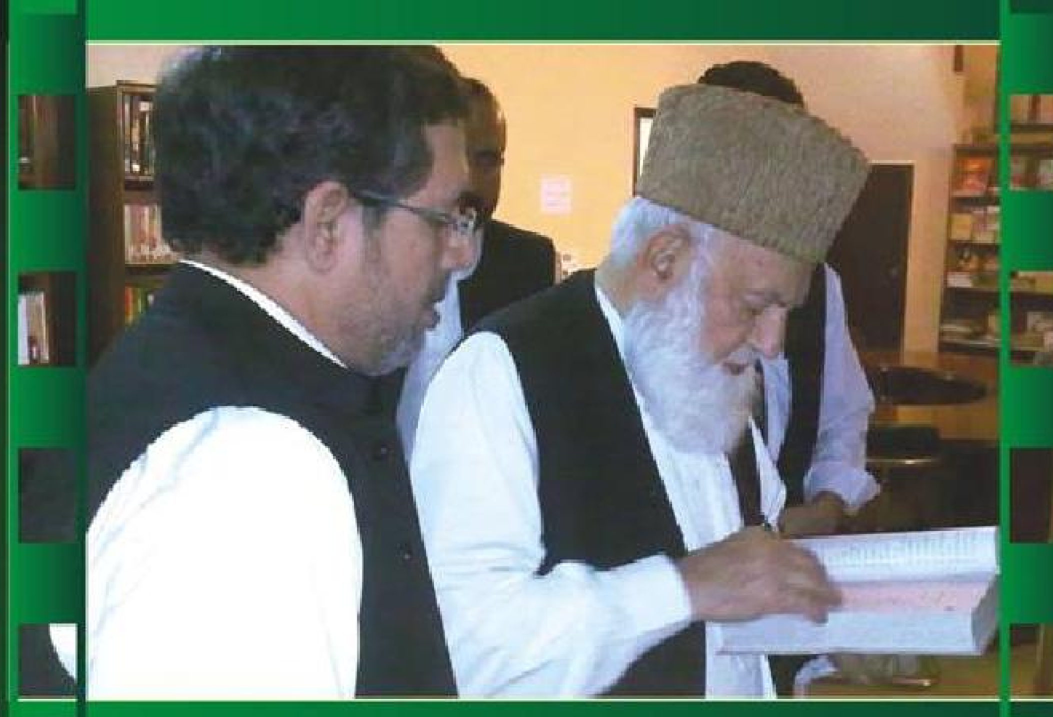
ملی یکجہتی کونسل











البصیرہ A-246 سٹریٹ 39،
ایف الیون تھری، اسلام آباد
+92 51 2225415
+92 51 2225416